اَلنَّجَاۃ فِي إِقَامَۃِ الصَّلَاۃ

(فضائلِ نماز پر منتخب آیات و احادیث اور آثار و اقوال)

شیخ الاسلام
ڈاکٹر محمد طاہر القادری

MINHAJ-UL-QURAN PUBLICATIONS
منہاج القرآن پبلیکیشنز

اَلنَّجَاةُ

فِي

إِقَامَةِ الصَّلَاةِ

(فضائلِ نماز پر منتخب آیات و احادیث اور آثار و اَقوال)

تألیف

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلی کیشنز

365- ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 35168514، 140-140-111-042

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 37237695

www.Minhaj.org-sales@Minhaj.org

نام کتاب	:	اَلنَّجَاةُ فِي إِقَامَةِ الصَّلَاةِ (فضائلِ نماز پر منتخب آیات و احادیث اور آثار و اَقوال)
تالیف	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
معاونینِ ترجمہ و تخریج	:	محمد اَفضل قادری، فیض اللہ بغدادی
نظر ثانی	:	پروفیسر محمد نواز ظفر
پروف ریڈنگ	:	حسنین عباس
زیرِ اہتمام	:	فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
مطبع	:	منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعتِ اَوّل	:	ستمبر 2009ء
تعداد	:	1,100
قیمت	:	-/180 روپے

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔
(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

﴿صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔۱) ۴-۱/۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل و ایم ۴/۰۷-۹۷-۳-۷، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔۱/اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت/اِنتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱/۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

فہرس

فَصْلٌ فِي فَضْلِ الْوُضُوْءِ وَالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهِ

﴿وضو اور اس کی محافظت کی فضیلت کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. اِنَّ اللهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ○ (البقرہ، ٢: ٢٢٢)

’’بے شک اللہ بہت توبہ کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے اور خوب پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے ○‘‘

٢. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ط وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ط وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْعَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ط مَا يُرِيْدُ اللهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَ لِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○

(المائدۃ، ٥: ٦)

’’اے ایمان والو! جب (تمہارا) نماز کے لیے کھڑے (ہونے کا ارادہ) ہوتو (وضو کے لیے) اپنے چہروں کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں (بھی) ٹخنوں سمیت (دھولو)، اور اگر تم حالت جنابت میں ہوتو (نہا کر) خوب پاک ہو جاؤ، اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم سے کوئی رفع حاجت سے

(فارغ ہوکر) آیا ہو یا تم نے عورتوں سے قربت (مجامعت) کی ہو پھر تم پانی نہ پاؤ تو (اندریں صورت) پاک مٹی سے تیمّم کر لیا کرو۔ پس (تیمّم یہ ہے کہ) اس (پاک مٹی) سے اپنے چہروں اور اپنے (پورے) ہاتھوں کا مسح کر لو۔ اﷲ نہیں چاہتا کہ وہ تمہارے اوپر کسی قسم کی سختی کرے لیکن وہ (یہ) چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کر دے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دے تاکہ تم شکرگزار بن جاؤo''

٣. وَ ثِيَابَکَ فَطَهِّرْo (المدثر، ٧٤: ٤)

''اور اپنے (ظاہر و باطن کے) لباس (پہلے کی طرح ہمیشہ) پاک رکھیں o''

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: إِنَّ أُمَّتِي يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيْلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے روز میرے اُمتی اعضائے وضو کی چمک کے باعث سفید چہرے اور سفید ٹانگوں والے (پنج کلیان) کہہ کر بلائے جائیں گے۔ جو تم میں سے اپنی چمک کو بڑھانے کی طاقت رکھتا ہے اسے بڑھانی چاہیے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوضوء، باب فضل الوضوء، ١/٦٣، الرقم: ١٣٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب استحباب إطالة الغرة والتحجيل في الوضوء، ١/٢١٦، الرقم: ٢٤٦۔

٢. عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ السُّلَمِيِّ قَالَ: فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، فَالْوُضُوءُ؟ حَدِّثْنِي عَنْهُ. قَالَ: مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُقَرِّبُ وَضُوئَهُ فَيَتَمَضْمَضُ وَيَسْتَنْشِقُ فَيَنْتَثِرُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ وَفِيْهِ وَخَيَاشِيْمِهِ. ثُمَّ إِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ كَمَا أَمَرَهُ اللهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ مِنْ أَطْرَافِ لِحْيَتِهِ مَعَ الْمَاءِ. ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ. ثُمَّ يَمْسَحُ رَأْسَهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ. ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ. فَإِنْ هُوَ قَامَ فَصَلَّى فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهُ بِالَّذِي هُوَ لَهُ أَهْلٌ وَفَرَّغَ قَلْبَهُ لِلّٰهِ إِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيْئَتِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت عمرو بن عبسہ سُلَمی رضی اللہ عنہ (ایک طویل روایت میں) بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! مجھے وضو کے متعلق بتلایئے! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو شخص بھی ثواب کی نیت سے وضو کرتا ہے، کلی کرتا ہے، ناک میں پانی ڈالتا ہے، ناک صاف کرتا ہے، اس کے چہرے، منہ اور نتھنوں کے گناہ جھڑ جاتے ہیں، پھر جب وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق چہرہ دھوتا ہے تو داڑھی کے اطراف سے اس کے چہرہ کے گناہ پانی کے ساتھ جھڑ جاتے ہیں، پھر جب وہ کہنیوں تک ہاتھ دھوتا ہے تو ہاتھوں کے پوروں سے پانی کے ساتھ اس کے ہاتھوں کے گناہ جھڑ جاتے ہیں، پھر جب وہ سر کا مسح کرتا ہے تو

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين، باب إسلام عمرو بن عبسة، ١/٥٧٠، الرقم: ٨٣٢، وأبو نعيم في المسند المستخرج على صحيح مسلم، ٢/٤٢٥، الرقم: ١٨٧٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٥٤، الرقم: ٤١٧٨۔

بالوں کے سِروں سے اس کے سر کے گناہ پانی کے ساتھ جھڑ جاتے ہیں اور جب وہ ٹخنوں سمیت پاؤں دھوتا ہے تو پوروں سے لے کر ٹانگوں تک اس کے گناہ پانی سے جھڑ جاتے ہیں، پھر اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے جس میں اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد وثناء اور تعظیم کرے جو اس کی شان کے لائق ہے اور خالی الذہن ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف متوجہ رہے تو نماز سے فارغ ہونے کے بعد وہ اپنے گناہوں سے اس دن طرح پاک ہو جائے گا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٣. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: أَيُّمَا رَجُلٍ قَامَ إِلَى وُضُوْئِهِ يُرِيْدُ الصَّلَاةَ ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ نَزَلَتْ خَطِيْئَتُهُ مِنْ كَفَّيْهِ مَعَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ، فَإِذَا مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ نَزَلَتْ خَطِيْئَتُهُ مِنْ لِّسَانِهِ وَشَفَتَيْهِ مَعَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ فَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ نَزَلَتْ خَطِيْئَتُهُ مِنْ سَمْعِهِ وَبَصَرِهِ مَعَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ، فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَرِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ سَلِمَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ هُوَ لَهُ وَمِنْ كُلِّ خَطِيْئَةٍ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ، قَالَ: فَإِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ اللهُ بِهَا دَرَجَتَهُ وَإِنْ قَعَدَ قَعَدَ سَالِمًا.

وفي رواية له: **قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوْءَ: غَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ وَمَسَحَ عَلٰى رَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَفْرُوْضَةِ غَفَرَ اللهُ لَهُ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ مَا مَشَتْ إِلَيْهِ رِجْلُهُ**

٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٦٣، الرقم: ٢٢٣٢١، ٢٢٣٢٦، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/٩٤، الرقم: ٢٩٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٢٢٢، والسيوطي في الدر المنثور، ٣/٣٢۔

وَقَبَضَتْ عَلَيْهِ يَدَاهُ وسَمِعَتْ إِلَيْهِ أُذُنَاهُ وَنَظَرَتْ إِلَيْهِ عَيْنَاهُ وَحَدَّثَ بِهٖ نَفْسَهُ مِنْ سُوْءٍ. قَالَ: وَاللهِ، لَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَّبِيِّ اللهِ ﷺ مَا لَا أُحْصِيْهِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالْمُنْذِرِيُّ، وَالْهَيْثَمِيُّ.

’’حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص نماز کے ارادے سے وضو کرنے کے لئے تیاری کرے اور پھر اپنی ہتھیلیوں کو دھوئے تو پہلے قطرے کے ساتھ ہی اس کی ہتھیلیوں کے تمام گناہ ساقط ہوجاتے ہیں پھر جب وہ کلی کرتا ہے، ناک میں پانی ڈالتا ہے اور ناک صاف کرتا ہے تو اس کی زبان اور ہونٹوں کے تمام گناہ پہلے قطرے کے ساتھ ہی ڈھل جاتے ہیں اور جب اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس کے تمام گناہ پہلے قطرے کے ساتھ ہی اس کے کان اور آنکھ سے جھڑ جاتے ہیں اور جب اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک اور پاؤں کو ٹخنوں تک دھوتا ہے تو وہ اپنے ہر گناہ اور ہر خطا سے اس دن کی حالت کی طرح محفوظ ہو جاتا ہے جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر اگر وہ نماز کے لئے کھڑا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند کرتا ہے اور اگر وہ بیٹھ جائے تو گناہوں سے پاک صاف اور محفوظ بیٹھتا ہے۔

’’اور دوسری روایت میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے مکمل وضو کیا، اپنے ہاتھوں اور چہرے کو دھویا، سر اور کانوں کا مسح کیا پھر فرض نماز ادا کی۔ اللہ تعالیٰ اس کے اس دن کے وہ تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے جو اس کے پاؤں نے چل کر، ہاتھوں نے پکڑ کر، کانوں نے سن کر، آنکھوں نے دیکھ کر کیے اور اس نے اپنے آپ سے کسی قسم کی برائی کے لئے بات کی۔ راوی کہتے ہیں کہ خدا کی قسم! میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے یہ ارشاد گرامی اتنی دفعہ سنا ہے کہ اسے شمار نہیں کر سکتا۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل، منذری اور ہیثمي نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم أَتَى الْمَقْبُرَةَ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ وَدِدْتُ أَنَّا قَدْ رَأَيْنَا إِخْوَانَنَا. قَالُوْا: أَوَلَسْنَا إِخْوَانَكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: أَنْتُمْ أَصْحَابِي، وَإِخْوَانُنَا الَّذِيْنَ لَمْ يَأْتُوْا بَعْدُ. فَقَالُوْا: كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَأْتِ بَعْدُ مِنْ أُمَّتِكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا لَهُ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَيْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ أَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ؟ قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: فَإِنَّهُمْ يَأْتُوْنَ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبرستان (جنت البقیع) تشریف لے گئے اور فرمایا: السلام علیکم اے مؤمنو! ہم بھی ان شاء اللہ تمہارے پاس آنے والے ہیں۔ میری خواہش ہے کہ ہم اپنے (دینی) بھائیوں کو دیکھیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم آپ کے (دینی) بھائی نہیں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میرے صحابہ ہو اور ہمارے (دینی) بھائی وہ لوگ ہیں جو ابھی تک پیدا نہیں ہوئے (بعد کے زمانوں میں پیدا ہوں گے)، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اپنی امت

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب استحباب إطالة الغرة والتحجيل في الوضوء، ١/٢١٨، الرقم: ٢٤٩، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٦، الرقم: ٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٠٨، الرقم: ٩٢٨١، وأبو يعلى في المسند، ١١/٣٨٧، الرقم: ٦٥٠٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٧٨، الرقم: ٧٠٠١۔

کے اِن لوگوں کو کیسے پہچان لیں گے جو ابھی تک پیدا ہی نہیں ہوئے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بتلاؤ کہ کسی شخص کے ایسے گھوڑے جو سفید چہرے اور سفید ٹانگوں والے (پنج کلیان) ہوں، کالے سیاہ گھوڑوں میں مل جائیں تو کیا وہ اپنے گھوڑوں کو ان میں سے شناخت نہیں کر سکے گا؟ صحابہ نے عرض کیا: کیوں نہیں! یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: میری اُمت جس وقت میرے حوض پر آئے گی تو ان کے چہرے اور ہاتھ پاؤں آثارِ وضو سے سفید اور چمکدار ہوں گے اور میں ان کے استقبال کے لیے پہلے سے حوض پر موجود ہوں گا۔'' اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ أَوْ فَيُسْبِغُ الْوَضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهُ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر یہ کہے: **أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهُ**، (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے (خاص مقرب) بندے اور اس کے رسول ہیں) اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں کہ جس دروازے سے چاہے جنت میں

٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب الذكر المستحب عقب الوضوء، ١/٢٠٩، الرقم: ٢٣٤، وابن خزيمة في الصحيح، ١/١١١، الرقم: ٢٢٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٢١، الرقم:٢٧٥٣، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/٢١٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/١٠٥، الرقم: ٣٥٠۔

داخل ہو جائے۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ أَوَى إِلٰى فِرَاشِهٖ طَاهِرًا يَذْكُرُ اللهَ حَتَّى يُدْرِكَهُ النُّعَاسُ لَمْ يَتَقَلَّبْ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ سَأَلَ اللهَ شَيْئًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو اُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص باوضو ہو کر اپنے بستر پر لیٹے اور نیند آنے تک ذکر الٰہی میں مشغول رہے وہ رات کی جس گھڑی میں اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی بھلائی میں سے جو کچھ بھی مانگے اللہ تعالیٰ اسے عطا فرمائے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے، اور امام ابوعیسیٰ ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٧. عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اسْتَقِيْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ٩٣، ٥/٥٤٠، الرقم: ٣٥٢٦، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في النوم على الطهارة، ٤/٣١٠، الرقم: ٥٠٤٢، والنسائي عن معاذ في السنن الكبرى، ٦/٢٠١، الرقم: ١٠٦٤١، وفي عمل اليوم والليلة، ١/٤٦٩، الرقم: ٨٠٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/١٢٥، الرقم: ٧٥٦٨۔

٧: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة و سننها، باب المحافظة—

وَاعْلَمُوْا أَنَّ خَيْرَ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوْءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَة.

’’حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین پر قائم رہو اگرچہ تم اس کا احاطہ نہیں کر سکتے اور یہ بات جان لو کہ تمہارے تمام اعمال میں سب سے افضل عمل نماز ہے اور مومن کے سوا کوئی اور شخص وضو کی پابندی نہیں کرتا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيْبِ بَيْتِهِ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهُ ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَابْنُ مَاجَه، وَأَحْمَدُ.

.... على الوضوء، ١/١٠١، الرقم: ٢٧٧، ومالك في الموطأ، ١/٣٤، الرقم: ٦٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٧٦، الرقم: ٢٢٤٣٢، والدارمي في السنن، ١/١٧٤، الرقم: ٦٥٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٨٢، الرقم: ٣٨٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/١٠١، الرقم: ١٤٤٤۔

٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجمعة، باب الدهن للجمعة، ١/٣٠١، الرقم: ٨٤٣، وابن ماجه عن أبي ذر في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في الزينة يوم الجمعة، ١/٣٤٩، الرقم: ١٠٩٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٤٣٨، الرقم: ٢٣٧٦١۔

’’حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی جمعہ کے روز غسل کرے اور حسبِ استطاعت طہارت کرے، تیل لگائے اور خوشبو لگائے پھر اپنے گھر سے نمازِ جمعہ کے لیے نکلے اور (صفوں کی حالت میں پرسکون بیٹھے ہوئے) دو آدمیوں کے درمیان نہ گھسے۔ پھر نماز پڑھے جو اس پر فرض کی گئی ہے۔ پھر جب امام خطبہ دے تو خاموش رہے۔ اس کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۹. عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْإِيمَانِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پاکیزگی نصف ایمان ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۰. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلَاةُ وَمِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الْوُضُوْءُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

۹: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب فضل الوضوء، ۱: ۲۰۳، الرقم: ۲۲۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵: ۳۴۲، الرقم: ۲۲۹۵۳، ولدارمي في السنن، ۱: ۱۷۴، الرقم: ۶۵۳، وابن أبي شيبة في المصنف، ۱: ۱۴، الرقم: ۳۷۔

۱۰: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب أبواب الطهارت، باب ما جاء أن مفتاح الصلوة الطهور، ۱: ۱۰، الرقم: ۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳: ۳۴۰، الرقم: ۱۴۷۰۳، والطبراني في المعجم الصغير، ۱: ۳۵۶، الرقم: ۵۹۵۔

فرمایا: جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی طہارت ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۱. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: طَهِّرُوْا هٰذِهِ الْأَجْسَادَ طَهَّرَكُمُ اللهُ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَبْدٌ يَبِيْتُ طَاهِرًا إِلَّا بَاتَ مَعَهُ مَلَكٌ فِي شِعَارِهٖ لَا يَنْقَلِبُ سَاعَةً مِّنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَالَ: اَللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لِعَبْدِكَ فَإِنَّهُ بَاتَ طَاهِرًا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

’’حضرت (عبد اللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اپنے) ان جسموں کو پاک رکھا کرو، اللہ تعالیٰ تمہیں پاک رکھے گا، جو شخص بھی رات کو طہارت کی حالت میں سوتا ہے تو اس کے جسم کے ساتھ لگنے والے کپڑے میں ایک فرشتہ رات بسر کرتا ہے۔ رات کو جب بھی وہ شخص کروٹ لیتا ہے، فرشتہ اس کے لئے دعا کرتا ہے: اے اللہ! اپنے اس بندے کو بخش دے، کہ اس نے طہارت اور پاکیزگی کی حالت میں (باوضو) رات بسر کی ہے۔‘‘

امام طبرانی نے اس حدیث کو عمدہ سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۱۲. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ التَّيَمُّمِ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ قَالَ فِي كِتَابِهِ

۱۱: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۲/٤٤٦، الرقم: ۱۳٦۲۰، وفي المعجم الأوسط، ٤/۳٦۲، الرقم: ٤٤٤۰، ٥/۲۰٤، الرقم: ٥۰۸۷، والديلمي في مسند الفردوس، ۲/٤٦۰، الرقم: ۳۹٦۷، وأبونعيم في حلية الأولياء، ۹/۳۱۹۔

۱۲: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الطهارة، باب ما جاء في التيمم، ۱: ۲۷۲، الرقم: ۱٤٥۔

حِينَ ذَكَرَ الْوُضُوْءَ ﴿فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ﴾ وَقَالَ فِي التَّيَمُّمِ ﴿فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ﴾.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

’’حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے تیمّم کے بارے میں پوچھا گیا، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں وضو کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اپنے چہروں اور ہاتھوں کو (کہنیوں سمیت) دھوؤ اور تیمّم کے بارے میں فرمایا ’’چہروں اور ہاتھوں کا مسح کرو‘‘۔

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔‘‘

۱۳. عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطُهُوْرًا أَيْنَمَا أَدْرَكَتْنِي الصَّلَاةُ تَمَسَّحْتُ وَصَلَّيْتُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ اپنے والد اور دادا کے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ساری زمین میرے لئے مسجد اور ذریعہ حصول طہارت بنا دی گئی ہے، مجھے جہاں بھی نماز کا وقت ہو گیا تو میں تیمّم کر کے نماز ادا کروں گا۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲:۲۲۲، الرقم: ۷۰۶۸، والبيهقی في السنن الكبرىٰ، ۱:۲۲۲، الرقم: ۱۰۰۰، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰:۳٦۷۔

فَصُلٌ فِي فَضُلِ الْأَذَانِ وَالْمُؤَذِّنِ

﴿اَذان اور مؤذّن کی فضیلت کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرُآنِيَّةُ

۱. وَاِذَا نَادَيْتُمُ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ط ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ○ (المائدہ، ۵: ۵۸)

’’اور جب تم نماز کے لیے (لوگوں کو بصورتِ اذان) پکارتے ہو تو یہ (لوگ) اسے ہنسی اور کھیل بنا لیتے ہیں۔ یہ اس لیے کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو (بالکل) عقل ہی نہیں رکھتے ○‘‘

۲. وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ○ (فصلت، ۴۱: ۳۳)

’’اور اس شخص سے زیادہ خوش گفتار کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور کہے: بے شک میں (اللہ ﷯ اور رسول ﷺ کے) فرمانبرداروں میں سے ہوں ○‘‘

۳. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ط ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○

(الجمعة، ٦٢: ٩)

’’اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن (جمعہ کی) نماز کے لیے اذان دی جائے تو

فوراً اللہ کے ذکر (یعنی خطبہ و نماز) کی طرف تیزی سے چل پڑو اور خرید و فروخت (یعنی کاروبار) چھوڑ دو۔ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو o‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر لوگ جانتے کہ اذان دینے اور پہلی صف میں کھڑے ہونے کی کیا (فضیلت) ہے اور پھر قرعہ اندازی کے بغیر (یہ سعادت) حاصل نہ کر سکتے تو قرعہ اندازی کرتے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ الْأَنْصَارِيِّ ثُمَّ الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رضی الله عنه قَالَ لَهُ: إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الآذان، باب الاستهام في الآذان، ١/٢٢٢، الرقم: ٥٩٠، وكتاب الجماعة والإمامة، باب فضل التهجير إلى الظهر، ١/٢٣٣، الرقم: ٦٢٤، وكتاب الشهادات، باب في المشكلات، ٢/٩٥٥، الرقم: ٢٥٤٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف وإقامتها وفضل الأول، ١/٣٢٥، الرقم: ٤٣٧۔

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الآذان، باب رفع الصوت بالنداء، ١/٢٢١، الرقم: ٥٨٤، وكتاب بدء الخلق، باب ذكر الجن__

وَالْبَادِيَةَ فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِکَ أَوْ بَادِيَتِکَ فَأَذَّنْتَ بِالصَّلَاةِ فَارْفَعْ صَوْتَکَ بِالنِّدَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلَا إِنْسٌ وَلَا شَيْئٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ: سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَمَالِکٌ، وَأَحْمَدُ.

’’عبد الرحمٰن بن ابو صعصعہ انصاری مازِنی کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے اُن سے فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ تم بکریوں اور جنگل کو پسند کرتے ہو۔ جب تم اپنی بکریوں یا جنگل میں ہوا کرو تو نماز کے لیے اذان کہو اور خوب بلند آواز سے کہو کیونکہ مؤذن کی اذان کو جو بھی جن یا انسان یا دوسری مخلوق سنے گی وہ قیامت کے روز اس کے لیے گواہی دے گی۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی۔‘‘ اس حدیث کو بخاری، نسائی، مالک اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۳. عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَمِّهِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي

.... وثوابهم، وعقابهم، ۳/۱۲۰۰، الرقم: ۳۱۲۲، وكتاب التوحيد، باب قول النبي ﷺ الماهر بالقرآن مع السفرة الكرام البررة وزينوا القرآن بأصواتهم، ۶/۴۳۲۷، الرقم: ۷۱۰۹، والنسائي في السنن، كتاب الآذان، باب رفع الصوت بالآذان، ۲/۱۲، الرقم: ۶۴۴۔

۳: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب فضل الآذان وهرب الشيطان عند سماعه، ۱/۲۹۰، الرقم: ۳۸۷، وابن ماجه في السنن، كتاب الآذان والسنة فيها، باب فضل الآذان وثواب المؤذنين، ۱/۲۴۰، الرقم: ۷۲۵، وأحمد بن حنبل عن أنس في المسند، ۳/۱۶۹، ۲۶۴، الرقم: ۱۲۷۵۲، ۱۳۸۱۵، وعبد الرزاق بإسناده في المصنف، ۱/۴۸۳، الرقم: ۱۸۶۰، ۱۸۶۲۔

سُفْيَانَ فَجَائَهُ الْمُؤَذِّنُ يَدْعُوهُ إِلَى الصَّلَاةِ. فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَلْمُؤَذِّنُوْنَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ.

’’طلحہ بن یحییٰ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے پاس تھا کہ مؤذن ان کے پاس انہیں نماز کے لئے بلانے آیا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن جب مؤذن اٹھیں گے تو ان کی گردنیں سب سے بلند ہوں گی۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ابن ماجہ اور عبدالرزاق نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يُرَدُّ الدُّعَاءُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اذان اور تکبیر کے درمیان جو دعا بھی مانگی جائے مسترد نہیں ہوتی۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود، عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٤: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء في الدعاء بين الآذان والإقامة، ١/١٤٤، الرقم: ٥٢١، وعبد الرزاق في المصنف، ١/٤٩٥، الرقم: ١١٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٠، الرقم: ٢٩٢٤٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٢٣، الرقم: ٩٨٩٩، وفي عمل اليوم والليلة، ١/١٦٧، ١٦٩، الرقم: ٦٧، ٧١۔

٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: اَلْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ مَدَى صَوْتِهِ وَيَشْهَدُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَابْنُ مَاجَة.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مؤذن کی آواز جہاں تک پہنچتی ہے اس کو بخش دیا جاتا ہے اور اذان دینے والے کے لیے ہر تر اور خشک چیز (اس کے ایمان کی) گواہی دیتی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی، ابوداود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے، مذکورہ الفاظ امام ابو داود کے ہیں۔

٦. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: مَنْ أَذَّنَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَكُتِبَ لَهُ بِتَأْذِيْنِهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ سِتُّوْنَ حَسَنَةً وَلِكُلِّ

٥: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الأذان، باب رفع الصوت بالآذان، ٢/١٢، الرقم: ٦٤٥، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب رفع الصوت بالأذان، ١/١٤٢، الرقم: ٥١٥، وابن ماجه في السنن، كتاب الأذان والسنة فيها، باب فضل الأذان وثواب المؤذنين، ١/٢٤٠، الرقم: ٧٢٤.

٦: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الأذان والسنة فيها، باب فضل الأذان وثواب المؤذن، ١/٢٤١، الرقم: ٧٢٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٣١٢، الرقم: ٨٧٣٣، والدارقطني في السنن، ١/٢٤٠، الرقم: ٢٤، والحاكم في المستدرك، ١/٣٢٢، الرقم: ٧٣٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٤٣٣، الرقم: ١٨٨١، وفي شعب الإيمان، ٣/١١٩، الرقم: ٣٠٥٩.

إِقَامَةٍ ثَـلَاثُوْنَ حَسَنَةً. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَالطَّبَرَانِيُّ، والْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بارہ سال تک اذان دے اس کے لیے بہشت واجب ہو جاتی ہے، اور اس کے لیے ہر روز ہر اذان پر ساٹھ نیکیاں اور ہر تکبیر پر تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۷. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: يَدُ الرَّحْمٰنِ فَوْقَ رَأْسِ الْمُؤَذِّنِ وَإِنَّهُ لَيُغْفَرُ لَهُ مَدَى صَوْتِهِ أَيْنَ بَلَغَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَالْمُنْذِرِيُّ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مؤذن کے سر پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہوتا ہے اور اسے اس کی آواز کی پہنچ تک، جہاں تک بھی پہنچ جائے، معاف کر دیا جاتا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی اور منذری نے روایت کیا ہے۔

۸. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: لَو يَعْلَمُ النَّاسُ مَا لَهُمْ فِي التَّأْذِيْنِ لَتَضَارَبُوْا عَلَيْهِ بِالسُّيُوْفِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالْمُنْذِرِيُّ، وَالْهَيْثَمِيُّ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر لوگوں کو اذان کے ثواب کا علم ہوجائے تو وہ اس کی خاطر تلواروں کے ساتھ باہم برسر پیکار

۷: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۲/ ۲۸۱، الرقم: ۱۹۸۷، ونقله المنذري في الترغيب والترهيب، ۱/ ۱۰۹، الرقم: ۳٦٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱/ ۳۲٦۔

۸: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/ ۲۹، الرقم: ۱۱۲۵۹، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱/ ۱۰۸، الرقم: ۳۵۹، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱/ ۳۲۵۔

ہو جائیں۔'' اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۹. عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْمُؤَذِّنِيْنَ وَالْمُلَبِّيْنَ يَخْرُجُوْنَ مِنْ قُبُوْرِهِمْ يُؤَذِّنُ الْمُؤَذِّنُ وَيُلَبِّي الْمُلَبِّي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اذان کہنے والے اور تلبیہ (لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ) کہنے والے جب اپنی قبروں سے نکلیں گے تو مؤذن اذان اور ملبی (تلبیہ کہنے والے) تلبیہ کہہ رہے ہوں گے۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۰. عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَيُّمَا قَوْمٍ نُوْدِيَ فِيْهِمْ بِالْأَذَانِ صَبَاحًا إِلَّا كَانُوْا فِي أَمَانِ اللهِ حَتَّى يُمْسُوْا وَأَيُّمَا قَوْمٍ نُوْدِيَ عَلَيْهِمْ بِالْأَذَانِ مَسَاءً إِلَّا كَانُوْا فِي أَمَانِ اللهِ حَتَّى يُصْبِحُوْا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَالْمُنْذِرِيُّ.

''حضرت معقِل بن یسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب لوگوں کی (کسی بستی) میں صبح کی اذان کہی جائے تو وہ شام تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہتی ہے اور جب شام کی اذان کہی جائے تو وہ صبح تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہتی ہے۔'' اس حدیث کو امام طبرانی اور منذری نے روایت کیا ہے۔

۹: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٤/٤٠، الرقم: ٣٥٥٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/١١١، الرقم: ٣٧٣، الهيثمى في مجمع الزوائد، ١/٣٢٧۔

۱۰: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/٢١٥، الرقم: ٤٩٨، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/١١٣، الرقم: ٣٨٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٣٢٨۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ

﴿فضیلتِ نماز کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَo

(البقرة، ٢: ٤٣)

’’اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دیا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ (مل کر) رکوع کیا کرو۔‘‘

٢. وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ط اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًاo (النساء، ٤: ١٦٢)

’’اور وہ (کتنے اچھے ہیں کہ) نماز قائم کرنے والے (ہیں) اور زکوٰۃ دینے والے (ہیں) اور اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والے (ہیں)۔ ایسے ہی لوگوں کو ہم عنقریب بڑا اجر عطا فرمائیں گےo‘‘

٣. لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ. (المائدة، ٥: ١٢)

’’اگر تم نے نماز قائم رکھی اور تم زکوٰۃ دیتے رہے اور میرے رسولوں پر (ہمیشہ) ایمان لاتے رہے اور ان (کے پیغمبرانہ مشن) کی مدد کرتے رہے اور اللہ کو (اس کے دین

کی حمایت و نصرت میں مال خرچ کرکے) قرضِ حسن دیتے رہے تو میں تم سے تمہارے گناہوں کو ضرور مٹا دوں گا اور تمہیں یقیناً ایسی جنتوں میں داخل کر دوں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔‘‘

٤. اَلَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰـهُمْ يُنْفِقُوْنَ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ط لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ۝

(الأنفال، ٨ : ٣، ٤)

’’(یہ) وہ لوگ ہیں جو نماز قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اس میں سے خرچ کرتے رہتے ہیں۝ (حقیقت میں) یہی لوگ سچے مومن ہیں، ان کے لیے ان کے رب کی بارگاہ میں (بڑے) درجات ہیں اور مغفرت اور بلند درجہ رزق ہے۝‘‘

٥. وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ط اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ط ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ۝ (هود، ١١: ١١٤)

’’اور آپ دن کے دونوں کناروں میں اور رات کے کچھ حصوں میں نماز قائم کیجئے۔ بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ یہ نصیحت قبول کرنے والوں کے لیے نصیحت ہے۝‘‘

٦. وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۝ (النور، ٢٤: ٥٦)

’’اور تم نماز (کے نظام) کو قائم رکھو اور زکوٰۃ کی ادائیگی (کا انتظام) کرتے رہو اور رسول (ﷺ) کی (مکمل) اطاعت بجا لاؤ تاکہ تم پر رحم فرمایا جائے (یعنی غلبہ و

اقتدار، استحکام اور امن وحفاظت کی نعمتوں کو برقرار رکھا جائے)۔‘‘

۷. وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنۡهٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡكَرِ.

(العنکبوت، ۲۹: ۴۵)

’’اور نماز قائم کیجئے، بے شک نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

۱. عَنْ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے اور محمد (ﷺ) کے اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہونے کی گواہی دینا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۲. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:...... مَا مِنْ

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوضوء، باب وقاتلوهم حتى لا تكون فتنة، ۴/۱۶۴۱، الرقم: ۴۲۴۳، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان أركان الإسلام، ۱/۴۵، الرقم: ۱۶۔

۲: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب الذكر المستحب—

مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلٌ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهٖ وَوَجْهِهٖ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَأَحْمَدُ، وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:...... جو مسلمان اچھی طرح وضو کرے اور پھر کھڑا ہو کر حضورِ قلب کے ساتھ دو رکعات نماز پڑھے اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳. عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ أَبِيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوْئِهٖ وَحَاجَتِهٖ فَقَالَ لِي: سَلْ. فَقُلْتُ: أَسْأَلُکَ مُرَافَقَتَکَ فِي الْجَنَّةِ. قَالَ: أَوْ غَيْرَ ذٰلِکَ؟ قُلْتُ: هُوَ ذَاکَ. قَالَ: فَأَعِنِّي عَلٰی نَفْسِکَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالطَّبَرَانِيُّ.

.... عقب الوضوء، ۱/۲۰۹، الرقم: ۲۳٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/۱۵۳، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۷/۳۳۲، الرقم: ۹۱۷، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱/۷۸، الرقم: ۳۷۳، وفي ۲/۲۸۰، الرقم: ۳۳۳٤، وابن خزيمة في الصحيح، ۱/۱۱۰، الرقم: ۲۲۲۔

۳: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب فضل السجود والحث عليه، ۱/۳۵۳، الرقم: ٤۸۹، والنسائي في السننن الكبرى، ۱/۲٤۲، الرقم: ۷۲٤، والطبراني في المعجم الكبير، ۵/۵٦، الرقم: ٤۵۷۰، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲/٤۸٦، الرقم: ٤۳٤٤، وأبو عوانة في المسند، ۱/٤۹۹، ال رقم: ۱۸٦۱۔

''حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رات کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں رہا کرتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے استنجاء اور وضو کے لیے پانی لاتا تھا۔ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا: مانگ (کیا مانگتا ہے؟) میں نے عرض کیا: میں آپ سے جنت کی رفاقت مانگتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کے علاوہ اور کچھ؟ میں نے عرض کیا: مجھے یہی کافی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تو پھر زیادہ سجدے کر کے اپنے معاملے میں میری مدد کرو۔'' اس حدیث کو امام مسلم، نسائی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ رضی الله عنه قَالَ: كُنْتُ أَخْدُمُ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم نَهَارِيْ فَإِذَا كَانَ اللَّيْلُ أَوَيْتُ إِلَى بَابِ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم فَبِتُّ عِنْدَهُ. فَلَا أَزَالُ أَسْمَعُهُ يَقُوْلُ: سُبْحَانَ اللهِ سُبْحَانَ رَبِّي حَتَّى أَمَلَّ أَوْ تَغْلِبَنِي عَيْنِي فَأَنَامَ، فَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ: يَا رَبِيْعَةُ، سَلْنِي، فَأُعْطِيَكَ. قُلْتُ: أَنْظِرْنِي حَتَّى أَنْظُرَ وَتَذَكَّرْتُ أَنَّ الدُّنْيَا فَانِيَةٌ مُنْقَطِعَةٌ، فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ، أَسْأَلُكَ أَنْ تَدْعُوَ اللهَ أَنْ يُجْنِبَنِي مِنَ النَّارِ وَيُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ، فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم ثُمَّ قَالَ: مَنْ أَمَرَكَ بِهٰذَا؟ قُلْتُ: مَا أَمَرَنِي بِهٖ أَحَدٌ، وَلَكِنِّيْ عَلِمْتُ أَنَّ الدُّنْيَا مُنْقَطِعَةٌ فَانِيَةٌ وَأَنْتَ مِنَ اللهِ بِالْمَكَانِ الَّذِي أَنْتَ بِهٖ فَأَحْبَبْتُ أَنْ تَدْعُوَ اللهَ. قَالَ: إِنِّي فَاعِلٌ فَأَعِنِّيْ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٥٠٠، الرقم: ١٦١٢٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٥/٥٧، الرقم: ٤٥٧٦، والعسقلاني في المطالب العالية، ٤/٣٥٣، الرقم: ٥٧٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/٢٤٩۔

’’حضرت ربیعہ بن کعب بیان کرتے ہیں کہ میں دن کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا اور جب رات آجاتی تو میں آپ ﷺ کے دروازے کی پناہ لیتا اور وہیں رات گزارتا۔ میں رات کو سنتا کہ آپ ﷺ سبحان اللہ اور سبحان ربی کا اس قدر ورد کرتے کہ میں تھک جاتا، یا مجھ پر نیند غالب آجاتی اور میں سو جاتا۔ ایک دن آپ ﷺ مجھے فرمانے لگے: اے ربیعہ! مانگو جو مانگنا ہے میں تمہیں دوں گا: میں نے عرض کیا: مجھے مہلت دیں، میں ذرا سوچ لوں مجھے خیال آیا کہ دنیا تو فانی ہے اور ختم ہو جانے والی ہے، لہٰذا میں نے عرض کیا: میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے جہنم سے آزاد کردے اور جنت میں داخل کر دے۔ رسول اللہ ﷺ خاموش ہوگئے۔ پھر فرمانے لگے: یہ تجھے کس نے مشورہ دیا، میں نے عرض کیا: مجھے مشورہ تو کسی نے نہیں دیا، لیکن میں جانتا ہوں کہ دنیا فانی ہے، ختم ہونے والی ہے اور آپ کا اللہ تعالیٰ کے ہاں اعلیٰ مقام ہے، لہٰذا مجھے اچھا لگا کہ آپ میرے لئے دعا فرمائیں۔ آپ ﷺ فرمانے لگے: میں دعا ضرور کروں گا۔ (لیکن) کثرت سجود کے ذریعے اس معاملے میں میری مدد کر۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے، مذکورہ الفاظ طبرانی کے ہیں۔

۵. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ: يَا ابْنَ آدَمَ، تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى وَأَسُدَّ فَقْرَكَ وَإِلَّا تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَيْكَ شُغْلًا وَلَمْ أَسُدَّ فَقْرَكَ.

۵: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب ۳۰، ٤/٦٤٢، الرقم: ٢٤٦٦، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب الهم بالدنيا، ٢/١٣٧٦، الرقم: ٤١٠٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٥٨، الرقم: ٨٦٨١، وابن حبان عن أبي هريرة رضی الله عنه في الصحيح، ٢/١١٩، الرقم: ٣٩٣۔

رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! تو میری عبادت کے لئے فارغ تو ہو میں تیرا سینہ غنا اور بے نیازی سے بھر دوں گا اور تیرا فقر و فاقہ ختم کر دوں گا؛ اور اگر تو ایسا نہیں کرے گا تو میں تیرے ہاتھ کام کاج سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی ختم نہیں کروں گا۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے اور امام حاکم کہتے ہیں کہ صحیح الاسناد ہے۔

٦. عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اسْتَقِيْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا وَاعْلَمُوْا أَنَّ خَيْرَ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوْءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَأَحْمَدُ، وَالدَّارِمِيُّ.

''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دین پر قائم رہو اگرچہ تم اس کا احاطہ نہیں کر سکتے اور یہ بات جان لو کہ تمہارے تمام اعمال میں سب سے افضل عمل نماز ہے اور مومن کے سوا کوئی اور شخص وضو کی پابندی نہیں کرتا۔''

٦: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة و سننها، باب المحافظة على الوضوء، ١/١٠١، الرقم: ٢٧٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٨٢، الرقم: ٢٢٤٨٦، والدارمي في السنن، ١/١٧٤، الرقم: ٦٥٥، والبزار في المسند، ٦/٣٥٨، الرقم: ٢٣٦٧، وابن حبان في الصحيح، ٣/٣١١، الرقم: ١٠٣٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧/١١٦، الرقم: ٧٠١٩۔

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، احمد اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ﷺ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً وَمَحَا عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً وَرَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً فَاسْتَكْثِرُوْا مِنَ السُّجُوْدِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَزَّارُ.

''حضرت عبادہ بن صامت ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بندہ اللہ تعالیٰ کے لئے ایک سجدہ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک برائی مٹاتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے تو تم کثرت سے سجدہ کیا کرو۔''

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور بزار نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنْ أَبِي ذَرٍّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ يَتَهَافَتُ فَأَخَذَ بِغُصْنَيْنِ مِنْ شَجَرَةٍ، قَالَ: فَجَعَلَ ذٰلِكَ الْوَرَقُ يَتَهَافَتُ قَالَ: فَقَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّي الصَّلَاةَ يُرِيْدُ بِهَا وَجْهَ اللهِ، فَتَهَافَتُ عَنْهُ ذُنُوْبُهُ كَمَا يَتَهَافَتُ هٰذَا

٧: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في كثرة السجود، ١/٤٥٧، الرقم: ١٤٢٤، والبزار في المسند، ٧/١٥٠، الرقم: ٢٧٠٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/١٥٢، الرقم: ٥٦٢۔

٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٧٩، الرقم: ٢١٥٩٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/١٥١، الرقم: ٥٦٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/٢٤٨۔

الْوَرَقُ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

’’حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک دفعہ) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سردی کے موسم میں باہر تشریف لائے۔ درختوں کے پتے گر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک درخت کی ٹہنی کو پکڑا تو اس کے پتے گرنا شروع ہو گئے اور فرمایا: اے ابو ذر! میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک مسلمان اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے جب نماز ادا کرتا ہے تو اس کے گناہ ایسے جھڑ جاتے ہیں جیسے اس درخت کے پتے جھڑ گئے۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد نے سندِ حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٩. عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَا مِنْ حَالٍ يَكُوْنُ عَلَيْهَا الْعَبْدُ أَحَبَّ إِلَى اللهِ مِنْ أَنْ يَرَاهُ سَاجِدًا مُعَفِّرًا وَجْهَهُ فِي التُّرَابِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

’’حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں اپنے بندے کی سب سے پسندیدہ حالت یہ ہے کہ وہ سجدہ ریز ہو کر اپنے چہرے کو خاک آلود کر رہا ہو۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے سندِ حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. قَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: لَوْلَا ثَلَاثٌ لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَكُوْنَ قَدْ لَقِيْتُ اللهَ:

٩: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/١٥٨، الرقم: ٦٠٧٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٣٠١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/١٥٣، الرقم: ٥٦٦

١: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٥١، وأحمد بن حنبل في الزهد: ١١٧۔

لَوْلَا أَنْ أَضَعَ جَبْهَتِي ِللهِ، أَوْ أَجْلِسَ فِي مَجَالِسَ يُنْتَقٰى فِيْهَا طِيْبُ الْكَلَامِ كَمَا ينقى جَيِّدُ التَّمْرِ، أَوْ أَنْ أَسِيْرَ فِي سَبِيْلِ اللهِ ﷻ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تین باتوں کا مزہ نہ ہوتا تو میں خدا سے ملاقات (یعنی موت) کو زیادہ پسند کرتا۔ اللہ کے سامنے سر ٹیکنے کا مزہ، ایسی مجالس میں شرکت کا مزہ جن میں اس طرح اچھا کلام منتخب کیا جاتا ہے جس طرح عمدہ کھجوروں کو چن لیا جاتا ہے اور اللہ کے راستے میں چلنے کا مزہ۔‘‘

۲. كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ يُصَلِّي لَيْلَهُ وَلَا يَهْجَعُ إِلَّا يَسِيْراً، وَيَقْبِضُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ، وَيَتَمَلْمَلُ تَمَلْمُلَ السَّلِيْمِ، وَيَبْكِي بُكَاءَ الْحَزِيْنِ حَتّٰى يُصْبِحَ.

’’حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رات بھر نماز ادا فرماتے۔ بہت تھوڑا سا سستاتے، اپنی ریش مبارک کو پکڑ لیتے اور مریض کی طرح لوٹتے اور انتہائی غمگین آدمی کی طرح روتے حتی کہ صبح ہو جاتی۔‘‘

۳. كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ كَأَنَّهُ عَمُوْدٌ مِنَ الْخُشُوْعِ، وَكَانَ يَسْجُدُ وَيُطِيْلُ السُّجُوْدَ حَتّٰى تَنْزِلُ الْعَصَافِيْرُ عَلٰى ظَهْرِهٖ لَا تَحْسَبُهُ إِلَّا جِدَارٌ حَائِطٌ، وَكَانَ يُحْيِي الدَّهْرَ كُلَّهُ لَيْلَةً قَائِمًا حَتّٰى يُصْبِحَ، وَلَيْلَةً يُحْيِيْهَا رَاكِعًا، حَتّٰى يُصْبِحَ وَلَيْلَةً يُحْيِيْهَا سَاجِدًا، حَتّٰى يُصْبِحَ وَكَانَ يُسَمّٰى حَمَامَةَ الْمَسْجِدِ.

۲: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ۳٤۔

۳: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٤١۔

’’حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ جب نماز میں کھڑے ہوتے تو خشوع کی وجہ سے یوں معلوم ہوتا کہ گویا ایک ستون کھڑا ہے۔ سجدہ کرتے اور طویل سجدہ کرتے حتیٰ کہ چڑیاں دیوار سمجھ کر آپ کی پشت پر بیٹھ جاتیں۔ آپ ہمیشہ شب بیداری فرماتے کسی رات کو صبح تک قیام میں کسی کو رکوع میں اور کسی کو سجدہ میں بسر کرتے اور آپ کو مسجد کا کبوتر کہا جاتا تھا۔‘‘

٤ . عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما صَاحِبِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: مَا كَانَ يُفَرِّقُ بَيْنَ الْكُفْرِ وَالإِيمَانِ عِنْدَكُمْ مِنَ الْأَعْمَالِ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما صحابی رسول ﷺ سے کسی نے پوچھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں کون سا عمل کفر و ایمان میں فرق کرنے والا تھا۔ آپ نے فرمایا: نماز۔‘‘

٥ . عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: نُبِّئْتُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رضي الله عنهما كَانَا يُعَلِّمَانِ النَّاسَ: تَعْبُدُ اللهَ، وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ الَّتِي افْتَرَضَ اللهُ لِمَوَاقِيْتِهَا، فَإِنَّ فِي تَفْرِيْطِهَا الْهَلَكَةَ.

’’محمد بن سیرین رَحِمَہُ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا کہ حضرت ابو بکر اور عمر

٤: أخرجه المروزي في تعظيم قدر الصلاة، ٢/٨٧٧، الرقم: ٨٩٣، وهبة الله اللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/٨٢٩، الرقم: ١٥٣٨۔

٥: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ١/٢٨٠، الرقم: ٣٢١٢، وابن عبد البر في التمهيد، ٢٣/٢٩٤، ومعمر بن راشد في الجامع، ١١/٣٣٠، الرقم: ٢٠٦٨٣۔

رضي الله عنهما لوگوں کو یہ تعلیم دیتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ، اور نماز جو اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض کی ہے، اس کے اوقات میں ادا کرو، اور بے شک اسے چھوڑنے میں ہلاکت ہے۔‘‘

٦. عَنِ الضَّحَّاكِ رَحِمَهُ اللهُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللهِ﴾ [المنافقون، ٦٣: ٩] قَالَ: الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ.

’’حضرت ضحاک رَحِمَهُ الله اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿تمہارے مال اور تمہاری اولاد (کہیں) تمہیں اللہ کی یاد سے ہی غافل نہ کر دیں﴾ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ ذکر اللہ سے مراد پانچ نمازیں ہیں۔‘‘

٧. قَالَ أَبُوْ يَزِيْد رَحِمَهُ الله: إِطَّلَعَ اللهُ عَلٰى قُلُوْبِ أَوْلِيَائِهِ، فَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَكُنْ يَصْلُحُ لِحَمْلِ الْمَعْرِفَةِ صِرْفاً، فَشَغَلَهُمْ بِالْعِبَادَةِ.

’’حضرت ابو یزید بسطامی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اولیاء کے دلوں پر مطلع ہوتا ہے پس ان میں سے بعض وہ ہوتے ہیں جو معرفت الٰہی کا بوجھ برداشت نہیں کر سکتے، ایسے دلوں کو عبادت میں مشغول کر دیتا ہے۔‘‘

٦: أخرجه الطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ٢٨/١١٧، والمروزي في تعظيم قدر الصلاة، ١/١٢٧، الرقم: ٤٦۔

٧: أخرجه السُّلمى في طبقات الصّوفية: ٧١۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَةِ وَالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا

﴿فرض نمازوں کی فضیلت اور محافظت کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ. (البقرة، ٢: ١١٠)

''اور نماز قائم (کیا) کرو اور زکوٰۃ دیتے رہا کرو۔''

٢. حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ○ (البقرة، ٢: ٢٣٨)

''سب نمازوں کی محافظت کیا کرو اور بالخصوص درمیانی نماز کی، اور اللہ کے حضور سراپا ادب و نیاز بن کر قیام کیا کرو ○''

٣. فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ج فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ج اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ○ (النساء، ٤: ١٠٣)

''پھر (اے مسلمانو!) جب تم نماز ادا کر چکو تو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر (لیٹے ہر حال میں) یاد کرتے رہو، پھر جب تم (حالتِ خوف سے نکل کر) اطمینان پا لو تو نماز کو (حسبِ دستور) قائم کرو۔ بے شک نماز مومنوں پر مقررہ وقت کے

حساب سے فرض ہےo‘‘

٤. وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ط وَهُوَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَo

(الأنعام، ٦: ٧٢)

’’اور یہ (بھی حکم ہوا ہے) کہ تم نماز قائم رکھو اور اس سے ڈرتے رہو اور وہی اللہ ہے جس کی طرف تم (سب) جمع کیے جاؤ گےo‘‘

٥. وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ط اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ط ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَo (هود، ١١: ١١٤)

’’اور آپ دن کے دونوں کناروں میں اور رات کے کچھ حصوں میں نماز قائم کیجئے۔ بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ یہ نصیحت قبول کرنے والوں کے لیے نصیحت ہےo‘‘

٦. اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ط اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًاo (بني إسرائيل، ١٧: ٧٨)

’’آپ سورج ڈھلنے سے لے کر رات کی تاریکی تک (ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی) نماز قائم فرمایا کریں اور نمازِ فجر کا قرآن پڑھنا بھی (لازم کر لیں)، بے شک نمازِ فجر کے قرآن میں (فرشتوں کی) حاضری ہوتی ہے (اور حضوری بھی نصیب ہوتی ہے)o‘‘

٧. وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ط لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا ط نَحْنُ نَرْزُقُكَ ط وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰىo (طه، ٢٠: ١٣٢)

’’اور آپ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم فرمائیں اور اس پر ثابت قدم رہیں، ہم

آپ سے رزق طلب نہیں کرتے (بلکہ) ہم آپ کو رزق دیتے ہیں، اور بہتر انجام پرہیزگاری کا ہی ہےo‘‘

۸. یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارْکَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّکُمْ وَافْعَلُوا الْخَیْرَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَo (الحج، ٢٢: ٧٧)

’’اے ایمان والو! تم رکوع کرتے رہو اور سجود کرتے رہو، اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہو اور (دیگر) نیک کام کیے جاؤ تاکہ تم فلاح پا سکوo‘‘

۹. وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلَوٰتِهِمْ یُحَافِظُوْنَo اُولٰٓـئِکَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَo الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ط هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَo (المؤمنون، ٢٣: ٩۔ ١١)

’’اور جو اپنی نمازوں کی (مداومت کے ساتھ) حفاظت کرنے والے ہیں۔ یہی لوگ (جنت کے) وارث ہیں۔ یہ لوگ جنت کے سب سے اعلیٰ باغات (جہاں تمام نعمتوں، راحتوں اور قربِ الٰہی کی لذتوں کی کثرت ہو گی ان) کی وراثت (بھی) پائیں گے، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گےo‘‘

۱۰. وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّکٰوةَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَo (النور، ٢٤: ٥٦)

’’اور تم نماز (کے نظام) کو قائم رکھو اور زکوٰۃ کی ادائیگی (کا انتظام) کرتے رہو اور رسول (ﷺ) کی (مکمل) اطاعت بجا لاؤ تاکہ تم پر رحم فرمایا جائے (یعنی غلبہ و اقتدار، استحکام اور امن و حفاظت کی نعمتوں کو برقرار رکھا جائے)o‘‘

۱۱. وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ط اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ.

(العنکبوت، ٢٩: ٤٥)

’’اور نماز قائم کیجئے، بے شک نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔‘‘

١٢. وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ○ (المعارج، ٧٠ : ٣٤، ٣٥)

’’اور وہ لوگ جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں○ یہی لوگ ہیں جو جنتوں میں معزّز و مکرّم ہوں گے○‘‘

١٣. فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللهَ قَرْضًا حَسَنًا. (المزمل، ٧٣: ٢٠)

’’سو جتنا آسانی سے ہو سکے اُتنا (ہی) پڑھ لیا کرو، اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور اللہ کو قرضِ حسن دیا کرو۔‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فَقَالَ: دُلَّنِي عَلٰى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ: تَعْبُدُ اللهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا، وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوْبَةَ، وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوْضَةَ، وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ. قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَا أَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا، فَلَمَّا وَلّٰى، قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الزكاة، باب وجوب الزكاة، ٢/٥٠٦، الرقم: ١٣٣٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان الإيمان الذي يدخل به الجنة وأن من تمسك بما أمر به دخل الجنة، ١/٤٤، الرقم: ١٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٤٢، الرقم: ٨٤٩٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٨٣، الرقم: ٧٠٢٩۔

مَنْ سَرَّهٗ أَنْ يَنظُرَ إِلٰى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى هٰذَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: (یا رسول اللہ!) مجھے ایسا عمل بتلائیں جس کے ذریعے میں جنت میں داخل ہوجاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کر، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا، فرض نماز کی پابندی کر، زکوٰۃ ادا کر اور رمضان المبارک کے روزے رکھ۔ وہ عرض کرنے لگا: مجھے اس ہستی کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، میں اس پر اضافہ نہیں کروں گا۔ جب وہ واپس مڑا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جنتی آدمی کو دیکھنا چاہتا ہو وہ اسے دیکھ لے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ: أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهَرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا مَا تَقُوْلُ: ذٰلِکَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِه؟ قَالُوْا: لَا يُبْقِي مِنْ دَرَنِهٖ شَيْئًا. قَالَ: فَذٰلِکَ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللهُ بِهِ الْخَطَايَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: سوچو تو سہی اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر ہو اور وہ روزانہ اس

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب مواقيت الصلاة، باب الصلوات الخمس كفارة، ١/١٩٧، الرقم: ٥٠٥، ومسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب المشي إلى الصلاة تمحى به الخطايا وترفع به الدرجات، ١/٤٦٢، الرقم: ٦٦٧، والترمذي في السنن، كتاب الأمثال، باب مثل الصلوات الخمس، ٥/١٥١، الرقم: ٢٨٦٨۔

میں پانچ دفعہ نہائے تو کیا کہتے ہو کہ اس کے جسم پر میل کچیل باقی رہ جائے گا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ذرا بھی میل باقی نہیں رہے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہی پانچوں نمازوں کی مثال ہے کہ ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ. فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ: كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات اور دن کے فرشتے تمہارے پاس باری باری آتے رہتے ہیں اور فجر اور عصر کی نماز کے وقت وہ اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ پھر وہ جو فرشتے رات تمہارے پاس ٹھہرے تھے، اوپر چڑھ جاتے ہیں اور ان سے ان کا پروردگار پوچھتا ہے حالانکہ وہ انہیں (اپنے بندوں کو) خوب جانتا ہے، تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ کہتے ہیں: جب ہم ان کے پاس سے (رات

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب مواقيت الصلوة، باب فضل صلاة العصر، ١/٢٠٣، الرقم: ٥٣٠، ومسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب فضل صلاتي الصبح والعصر والمحافظة عليهما، ١/٤٣٩، الرقم: ٦٣٢، وابن حبان في الصحيح، ٥/٢٨، الرقم: ١٧٣٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٥٧، الرقم: ٧٤٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٥٠، الرقم: ٢٨٣٦۔

کو) روانہ ہوئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ان کے پاس (صبح) پہنچے تو بھی نماز پڑھ رہے تھے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: اَلصَّلَاةُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا لَمْ تُغْشَ الْكَبَائِرُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پانچ نمازیں اور ایک جمعہ سے لے کر دوسرا جمعہ پڑھنا ان کے درمیان واقع ہونے والے گناہوں کے لیے کفارہ بن جاتا ہے، جب تک انسان گناہ کبیرہ کا ارتکاب نہ کرے۔'' اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ رضی الله عنه قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عُثْمَانَ فَدَعَا بِطَهُوْرٍ

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب الصلوات الخمس والجمعة إلى الجمعة ورمضان إلى رمضان مكفرات لما بينهن ما اجتنبت الكبائر، ١/٢٠٩، الرقم: ٢٣٣، والترمذي في السنن، أبواب: الصلاة، باب ما جاء في فضل الصلوات الخمس، ١/٤١٨، الرقم: ٢١٤، وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب تحت كل شعرة جنابة، ١/١٩٦، الرقم: ٥٩٨۔

٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب فضل الوضوء والصلاة عقبه، ١/٢٠٦، الرقم: ٢٢٨، والبزار في المسند، ٢/٦٨، الرقم: ٤١١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٢٩٠، الرقم: ٣٣٩٧، وفي السنن الصغرى، ١/٤٩٥، الرقم: ٨٧٧، وعبد بن حميد في المسند، ١/٤٩، الرقم: ٥٧، وأبو عوانة في المسند، ١/٣٦٣، الرقم: ١٣١٢۔

فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِنَ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلَاةٌ مَكْتُوْبَةٌ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهَا وَخُشُوْعَهَا وَرُكُوْعَهَا إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوْبِ مَا لَمْ يُؤْتِ كَبِيْرَةً وَذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَالْبَيْهَقِيُّ، وَالْبَزَّارُ.

’’حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے سامنے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی منگوایا، پھر کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان نے بھی فرض نماز کا وقت پایا، اچھی طرح وضو کیا، پھر خشوع وخضوع کے ساتھ نماز پڑھی تو وہ نماز اس کے پچھلے تمام گناہوں کا کفارہ بن جائے گی، جب تک کہ وہ کوئی کبیرہ گناہ نہ کرے اور یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، بیہقی اور بزار نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللهُ عَلَى الْعِبَادِ فَمَنْ جَاءَ بِهِنَّ لَمْ يُضَيِّعْ مِنْهُنَّ شَيْئًا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللهِ عَهْدٌ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يَأْتِ بِهِنَّ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ حِبَّانَ.

٦: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الوتر، باب في من لم يوتر، ٢/٦٢، الرقم: ١٤٢٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣١٥، الرقم: ٢٢٧٤٥، وابن حبان في الصحيح، ٥/٢٣، الرقم: ١٧٣٢، والدارمي في السنن، ١/٤٤٦، الرقم: ١٥٧٧۔

''حضرت عبادہ بن صامت ﷺ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں جو شخص انہیں ادا کرے اور حقیر سمجھ کر ان میں سے کسی کو ضائع نہ کرے، اللہ تعالیٰ کا اس کے ساتھ وعدہ ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جو انہیں ادا نہ کرے، اللہ تعالیٰ کا اس کے ساتھ وعدہ نہیں ہے، چاہے تو اسے عذاب سے دوچار کرے گا اور چاہے تو اسے جنت میں داخل کر دے گا۔'' اس حدیث کو امام ابو داود اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيْدٍ رضي الله عنهما يَقُوْلَانِ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمًا قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ -- ثَلَاثَ مَرَّاتٍ -- ثُمَّ أَكَبَّ، فَأَكَبَّ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا يَبْكِي لَا نَدْرِي عَلٰى مَاذَا حَلَفَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، فِي وَجْهِهِ الْبُشْرٰى فَكَانَتْ أَحَبَّ إِلَيْنَا مِنْ حُمُرِ النَّعَمِ ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَيَصُوْمُ رَمَضَانَ وَيُخْرِجُ الزَّكَاةَ وَيَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ السَّبْعَ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَقِيْلَ لَهُ: ادْخُلْ بِسَلَامٍ. رَوَاهُ النِّسَائِيُّ.

''حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما دونوں کا بیان ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: اس ہستی کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! (اس ہستی کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس ہستی کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے!) تین دفعہ فرمانے کے بعد آپ ﷺ جھکے (یعنی سجدہ ریز ہو

٧: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الزكاة، باب وجوب الزكاة، ٥/٨، الرقم: ٢٤٣٨، وفي السنن الكبرى، ٢/٥، الرقم: ٢٢١٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٩٩، الرقم: ١١٠٣، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/١٧٠۔

گئے)، ہم میں سے بھی ہر شخص جھک کر رونے لگا۔ ہم نہیں جانتے تھے کہ آپ ﷺ نے حلف کیوں اُٹھایا۔ پھر آپ ﷺ نے سرِ انور اٹھایا تو آپ ﷺ کے چہرۂ انور پر رونق تھی اور آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس پر خوشی کے آثار ہمیں سرخ اونٹوں سے بھی بڑھ کر پسندیدہ تھے۔ آپ ﷺ فرمانے لگے: جو شخص پانچ نمازیں پڑھے، رمضان المبارک کے روزے رکھے، زکوٰۃ ادا کرے اور سات کبیرہ گناہوں سے بچا رہے، اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اسے کہا جائے گا سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنْ أَبِي عُثْمَانَ رضی الله عنه قَالَ: كُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَأَخَذَ مِنْهَا غُصْنًا يَابِسًا فَهَزَّهُ حَتّٰى تَحَاتَّ وَرَقُهُ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَا عُثْمَانَ، أَ لَا تَسْأَلُنِي لِمَ أَفْعَلُ هٰذَا؟ قُلْتُ: وَلِمَ تَفْعَلُهُ؟ فَقَالَ: هٰكَذَا فَعَلَ بِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَأَنَا مَعَهُ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَأَخَذَ مِنْهَا غُصْنًا يَابِسًا فَهَزَّهُ حَتّٰى تَحَاتَّ وَرَقُهُ، فَقَالَ: يَا سَلْمَانُ، أَلَا تَسْأَلُنِي لِمَ أَفْعَلُ هٰذَا؟ قُلْتُ: وَلِمَ تَفْعَلُهُ؟ قَالَ: إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ صَلَّى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ، تَحَاتَّتْ خَطَايَاهُ كَمَا يَتَحَاتُّ هٰذَا الْوَرَقُ وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ

٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٤٣٧، الرقم: ٢٣٧٥٨، والدارمي في السنن، ١/١٩٧، الرقم: ٧١٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٦/٢٥٧، الرقم: ٦١٥١، والبزار في المسند، ٦/٤٧٧، الرقم: ٢٥٠٨، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/١٤٥، الرقم: ٥٣٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٢٩٧۔

يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِکَ ذِکْرَی لِلذَّاکِرِيْنَ﴾ [هود، ١١: ١١٤].

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ.

’’حضرت ابو عثمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے بیٹھا ہوا تھا کہ انہوں نے اس کی ایک خشک ٹہنی پکڑی اور اسے اس قدر ہلایا کہ اس کے تمام پتے گر گئے۔ پھر کہنے لگے: اے ابو عثمان! تم نے مجھ سے پوچھا کیوں نہیں کہ میں نے ایسے کیوں کیا؟ میں نے کہا: آپ نے ایسے کیوں کیا ہے؟ کہنے لگے: میں ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ درخت کے نیچے بیٹھا ہوا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی طرح اس کی ایک خشک ٹہنی پکڑی اور اسے ہلایا، یہاں تک کہ اس کے تمام پتے گر گئے۔ پھر فرمایا: اے سلمان! تم مجھ سے پوچھتے کیوں نہیں کہ میں نے ایسے کیوں کیا؟ میں نے عرض کیا: آپ نے ایسے کیوں کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمانے لگے: ایک مسلمان جب اچھی طرح وضو کرے اور پانچ نمازیں ادا کرے تو اس کے گناہ ایسے جھڑ جاتے ہیں جیسے یہ پتے جھڑ رہے تھے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ’’اور دن کے دونوں سروں (یعنی صبح و شام کے اوقات میں) اور رات کی چند (پہلی) ساعات میں نماز پڑھا کرو، کچھ شک نہیں کہ نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں، یہ ان کے لئے نصیحت ہے جو نصیحت قبول کرنے والے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

٩. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما، عَنِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم: أَنَّهُ ذَکَرَ

٩: أخرجه الدارمي في السنن، کتاب الرقاق، باب في المحافظة على الصلاة، ٢/ ٣٩٠، الرقم: ٢٧٢١، وابن حبان في الصحيح، ٤/ ٣٢٩، الرقم: ١٤٦٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ١٦٩، الرقم: ٦٥٧٦، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/ ٨٧، الرقم: ٢٥٤، وعبد بن حميد في المسند، ١/ ١٣٩، الرقم: ٣٥٣۔

الصَّلَاةَ يَوْمًا فَقَالَ: مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُوْرًا وَبُرْهَانًا وَنَجَاةً مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَم تَكُنْ لَهُ نُوْرًا وَلَا نَجَاةً وَلَا بُرْهَانًا وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ، وَأَحمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کا ذکر کیا اور فرمایا: جو شخص اس کی حفاظت کرے گا، یہ اس کے لئے قیامت کے دن نور، برھان اور آگ سے نجات کا باعث ہوگی اور جس نے اس کی حفاظت نہ کی، اس کے لئے نہ کوئی نور ہوگا، نہ نجات اور نہ ہی برہان، بلکہ وہ بروز قیامت قارون، فرعون، ہامان اور اُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔''

اس حدیث کو امام دارمی، احمد بن حنبل نے اسناد صحیح کے ساتھ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ رضی اللہ عنہ يُعْجِبُهُ أَنْ يَقْعُدَ حَيْثُ تُعْرَضُ الْمَصَاحِفُ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ ثَقِيْفٍ، فَقَالَ: أَيُّ دَرَجَاتِ الإِسْلَامِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ عَلٰى وَقْتِهَا، مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ فَلَا دِيْنَ لَهُ.

''حضرت زِر بن حُبَیش بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ اس جگہ بیٹھنا پسند فرماتے تھے، جہاں مصاحف کھلے ہوئے ہوتے، پس آپ کے پاس بنوثقیف کا ایک آدمی آیا اور کہا: اسلام کے درجوں میں سے کون سا درجہ افضل ہے؟ آپ نے فرمایا:

١: أخرجه المروزي في تعظيم قدر الصلاة، ٢/٨٩٨، الرقم: ٩٣٥۔

بروقت نماز کی ادائیگی، جس نے نماز ترک کی پس اس کا کوئی دین نہیں۔‘‘

٢. قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ رضي الله عنه: مَا فَاتَتْنِي فَرِيْضَةٌ فِي جَمَاعَةٍ مُنْذُ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً، وَمَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ مُنْذُ ثَلَاثِيْنَ سَنَةً إِلَّا وَأَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَصَلّٰى رضي الله عنه الصُّبْحَ بِوُضُوْءِ الْعِشَاءِ خَمْسِيْنَ سَنَةً.

’’حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چالیس سال سے میرا کوئی فرض باجماعت فوت نہیں ہوا اور تیس سال سے موذن جب بھی اذان دیتا ہے تو میں مسجد میں ہوتا ہوں۔ آپ نے پچاس سال عشاء کے وضو کے ساتھ نمازِ فجر ادا فرمائی۔‘‘

٣. قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلَ رَحِمَهُ اللهُ: كَانَ أَبِي يُصَلِّي فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثَلَاثُمِائَةِ رَكْعَةٍ فَلَمَّا مَرِضَ مِنْ تِلْكَ الْأَسْوَاطِ أَضْعَفَتْهُ، فَكَانَ يُصَلِّيْ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ مِائَةً وَخَمْسِيْنَ رَكْعَةٍ، وَكَانَ قُرْبَ الثَّمَانِيْنَ.

’’(امام احمد بن حنبل رَحِمَهُ الله کے صاحبزادے) حضرت عبد اللہ بن احمد بن حنبل بیان کرے ہیں کہ میرے والد ماجد (امام احمد بن حنبل) ایک دن میں تین سو رکعات نوافل پڑھتے تھے اور جب انہیں ظلم و تعدی کے کوڑے لگے تو اس نے آپ کو کمزور کر دیا تو پھر ایک دن میں ڈیڑھ سو رکعات پڑھتے تھے اور اس وقت وہ اسی برس کی عمر کے قریب قریب تھے۔‘‘

٢: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٤٧۔

٣: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٩/١٨١، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١١/٢١٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٥/٣٠٠۔

٤. قَالَ بِشْرٌ رَحِمَهُ اللهُ: لَا تَجِدُ حَلَاوَةَ الْعِبَادَةِ، حَتّٰى تَجْعَلَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الشَّهَوَاتِ حَائِطاً مِنْ حَدِيْدٍ.

’’حضرت بشر حافی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: تو اس وقت تک عبادت کی حلاوت کو نہیں پا سکتا جب تک کہ تو اپنے اور اپنی شہوات کے درمیان لوہے کی مضبوط دیوار قائم نہیں کر لیتا۔‘‘

٥. سُئِلَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ نجيد رَحِمَهُ اللهُ: مَا الَّذِي لَا بُدَّ لِلْعَبْدِ مِنْهُ؟ فَقَالَ: مُلَازَمَةُ الْعُبُوْدِيَّةِ عَلَى السُّنَّةِ، وَدَوَامُ الْمُرَاقَبَةِ.

’’حضرت اسماعیل بن نجید رَحِمَهُ الله سے پوچھا گیا: کون سی چیز ہے جو ایک بندے کے لئے بجا لانا ضروری ہے؟ انہوں نے کہا: سنت کے مطابق عبادت کا اہتمام کرنا اور مراقبہ میں ہمیشگی اختیار کرنا۔‘‘

٦. قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ رَحِمَهُ اللهُ: اَلْخُشُوْعُ فِي الصَّلَاةِ عَلَامَةُ فَلَاحِ الْمُصَلِّي.

’’حضرت ابوعبداللہ رَحِمَهُ الله نے فرمایا: نماز میں خشوع وخضوع نمازی کی کامیابی کی علامت ہے۔‘‘

٧. قَالَ أَبُوْ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيُّ رَحِمَهُ اللهُ: مَنْ شَدَّ رِجْلَيْهِ فِي الصَّلَاةِ ثَبَّتَ اللهُ رِجْلَيْهِ عَلَى الصِّرَاطِ.

٤: أخرجه السُّلمى في طبقات الصّوفية: ٤٣۔

٥: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ٤٥٥۔

٦: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية :٤٩٨

٧: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٤٦۔

’’حضرت ابومسلم خولانی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: جس نے اپنے دونوں پاؤں نماز میں باندھ لئے (یعنی نماز میں استقامت اور خشوع اختیار کیا) اللہ تعالیٰ پل صراط پر اسے ثابت قدم رکھے گا۔‘‘

٨. قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ رحمه الله: اِئْتُوْا الصَّلَاةَ قَبْلَ النِّدَاءِ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالْعَبْدِ السُّوْءِ لَا يَأْتِي لِلصَّلَاةِ حَتّٰى يُدْعٰى إِلَيْهَا.

’’حضرت سفیان بن عیینہ رَحِمَهُ الله نے فرمایا: نماز کے لئے اذان ہونے سے پہلے آؤ اور اس برے غلام کی طرح نہ ہو جانا کہ جب تک اُسے بلایا نہ جائے نماز کے لیے نہیں آتا۔‘‘

٨: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٨٧۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ مَعَ الْجَمَاعَةِ وَ وَصْلِ الصُّفُوْفِ

﴿باجماعت نماز ادا کرنے اور صفیں ملانے کی فضیلت کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ○

(البقرة، ٢: ٤٣)

’’اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دیا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ (مل کر) رکوع کیا کرو○‘‘

٢. وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ قف فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ ص وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ.

(النساء، ٤: ١٠٢)

’’اور (اے محبوب!) جب آپ ان (مجاہدوں) میں (تشریف فرما) ہوں تو ان کے لیے نماز (کی جماعت) قائم کریں پس ان میں سے ایک جماعت کو (پہلے) آپ کے ساتھ (اقتداء) کھڑا ہونا چاہئے اور انہیں اپنے ہتھیار بھی لیے رہنا چاہئیں، پھر جب وہ سجدہ کر چکیں تو (ہٹ کر) تم لوگوں کے پیچھے ہو جائیں اور (اب) دوسری جماعت کو جنہوں نے (ابھی) نماز نہیں پڑھی آ جانا چاہیے پھر وہ آپ کے ساتھ (مقتدی بن کر) نماز پڑھیں۔‘‘

٣. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○

(الحج ٢٢: ٧٧)

’’اے ایمان والو! تم رکوع کرتے رہو اور سجود کرتے رہو، اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہو اور (دیگر) نیک کام کیے جاؤ تاکہ تم فلاح پا سکوo‘‘

٤. وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَo (النور، ٢٤: ٥٦)

’’اور تم نماز (کے نظام) کو قائم رکھو اور زکوٰۃ کی ادائیگی (کا انتظام) کرتے رہو اور رسول (ﷺ) کی (مکمل) اطاعت بجا لاؤ تاکہ تم پر رحم فرمایا جائے (یعنی غلبہ و اقتدار، استحکام اور امن و حفاظت کی نعمتوں کو برقرار رکھا جائے)o‘‘

٥. وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّاo فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًاo فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًاo

(الصافات، ٣٧: ١-٣)

’’قسم ہے قطار در قطار صف بستہ جماعتوں کیo پھر بادلوں کو کھینچ کر لے جانے والی یا برائیوں پر سختی سے جھڑکنے والی جماعتوں کیo پھر ذکرِ الٰہی (یا قرآن مجید) کی تلاوت کرنے والی جماعتوں کیo‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ:

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجماعة والإمامة، باب فضل صلاة الجماعة، ١/٢٣١، الرقم: ٦١٩، ومسلم في الصحيح، كتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب فضل صلاة الجماعة و بيان التشديد في التخلف عنها، ١/٤٥٠، الرقم: ٦٥٠، والنسائي في السنن، كتاب الصلاة، باب فضل الجماعة، ٢/١٠٣، الرقم: ٨٣٧، و مالك في الموطأ، كتاب صلاة الجماعة، باب فضل صلاة الجماعة، ١/١٢٩، الرقم: ٢٨٨۔

صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ: بِخَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: باجماعت نماز کو تنہا آدمی کی نماز پر ستائیس درجے فضیلت ہے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے

’’اور دوسری روایت میں ’’پچیس درجے فضیلت‘‘ کے الفاظ بھی آئے ہیں۔‘‘

٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلٰى صَلَاتِهٖ فِي بَيْتِهٖ وَفِي سُوْقِهٖ خَمْسَةً وَّعِشْرِيْنَ ضِعْفًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کی جماعت سے پڑھی ہوئی نماز کا ثواب اس کی اپنے گھر یا بازار میں (تنہا) پڑھی ہوئی نماز سے پچیس درجے زیادہ ہے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجماعة والإمامة، باب فضل صلاة الجماعة، ١/٢٣٢، الرقم: ٦٢٠، ومسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب فضل صلاة الجماعة وانتظار الصلاة، ١/٤٥٩، الرقم: ٦٤٩، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء في فضل المشي إلى الصلاة، ١/١٥٣ الرقم: ٥٥٩ ـ

٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَيْسَ صَلَاةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ الْمُؤَذِّنَ فَيُقِيْمَ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا يَؤُمُّ النَّاسَ ثُمَّ آخُذَ شُعَلًا مِنْ نَارٍ فَأُحَرِّقَ عَلَى مَنْ لَا يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ بَعْدُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: منافقوں پر فجر اور عشاء کی نمازوں سے بھاری اور کوئی نماز نہیں ہے اور اگر وہ جانتے کہ ان میں کیا (فضیلت) ہے تو گھٹنوں کے بل گھسٹتے ہوئے بھی حاضر ہوتے۔ میں نے ارادہ کیا کہ میں مؤذن کو حکم (اذان) دوں پھر وہ اقامت کہے۔ پھر کسی شخص کو حکم دوں کہ لوگوں کی امامت کرے۔ پھر آگ کے شعلے لے کر انہیں جلا دوں جو (باجماعت) نماز کے لیے ابھی تک نہیں نکلے۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری، ابن ابی شیبہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ قَالَ: دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجماعة والإمامة، باب فضل العشاء في جماعة، ١/٢٠٦، الرقم: ٦٢٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/٢٩٢، الرقم: ٣٣٥٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٤١، الرقم: ٢١٣١٠، والدارمي في السنن، ١/٣٢٦، الرقم: ١٢٧٣۔

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب فضل صلاة العشاء والصبح جماعة، ١/١٣٢، الرقم: ٦٥٦، ومالك في الموطأ، كتاب صلاة الجماعة، باب ما جاء في العتمة والصبح، ١/٤٥٤، الرقم: ٢٩٥، وعبد الرزاق في المصنف، ١/٥٢٥، الرقم: ٢٠٠٩، وابن حبان في الصحيح، ٥/٤٠٨، الرقم: ٢٠٦٠۔

الْمَسْجِدَ بَعْدَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقَعَدَ وَحْدَهُ فَقَعَدْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَمَالِكٌ، وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ.

’’عبد الرحمٰن بن ابی عمرہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ مغرب کی نماز کے بعد مسجد میں آئے اور تنہا بیٹھ گئے، میں بھی ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ انہوں نے فرمایا: اے بھتیجے! میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے عشاء کی نماز باجماعت پڑھی تو گویا اس نے نصف رات قیام کیا اور جس نے صبح کی نماز باجماعت پڑھی تو گویا اس نے تمام رات قیام کیا (یعنی نوافل پڑھتے ہوئے رات گزاری)۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، مالک اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلْقَى اللهَ غَدًا مُسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ حَيْثُ يُنَادٰى بِهِنَّ فَإِنَّ اللهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ ﷺ سُنَنَ الْهُدٰى وَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى وَلَوْ أَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوْتِكُمْ كَمَا يُصَلِّي هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِي بَيْتِهِ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُوْرَ ثُمَّ يَعْمِدُ إِلَى مَسْجِدٍ مِنْ هَذِهِ الْمَسَاجِدِ إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ يَخْطُوْهَا حَسَنَةً

٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب صلاة الجماعة لك سنن الهدى، ١/٤٥٣، الرقم: ٦٥٤، والنسائي في السنن، كتاب الإمامة، باب المحافظة على الصلوات حيث ينادي بهن، ٢/١٠٨، الرقم: ٨٤٩، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في التشديد في ترك الجماعة، ١/١٥٠، الرقم: ٥٥٠۔

وَيَرْفَعُهُ بِهَا دَرَجَةً وَيَحُطُّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُوْمُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتٰی بِهٖ يُهَادٰی بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتّٰی يُقَامَ فِي الصَّفِّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَالنَّسَائِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص کو کل حالتِ اسلام میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شوق ہو اس پر لازم ہے کہ جس جگہ اذان دی جاتی ہے وہاں ان نمازوں کو ہمیشہ ادا کرے، اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی ﷺ کے لیے سنن ہدیٰ مشروع فرمائی ہیں اور یہ (جماعت سے نماز پڑھنا) سنن ہدیٰ یعنی سنت مؤکدہ ہے اور اگر تم نے گھروں میں نماز پڑھی جیسا کہ یہ تارکِ جماعت پڑھتا ہے تو تم اپنے نبی (ﷺ) کی سنت چھوڑ دو گے اور اگر تم نے اپنے نبی کی سنت چھوڑ دی تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ جو شخص اچھی طرح وضو کر کے ان مساجد میں جانے کا قصد کرتا ہو تو بے شک اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم کے بدلے میں ایک نیکی عطا فرماتا ہے، ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیتا ہے، (حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) ہم یہ سمجھتے تھے کہ صرف وہ منافق ہی باجماعت نماز ترک کرسکتا ہے جس کا نفاق معلوم و معروف ہو اور (جماعت کی اہمیت کا اندازہ یہاں سے لگا لیں کہ) ایک شخص دو آدمیوں کے سہارے مسجد میں لایا جاتا اور اس کو صف میں کھڑا کر دیا جاتا۔''

اس حدیث کو امام مسلم، نسائی، ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمًا الصُّبْحَ فَقَالَ: أَشَاهِدٌ فُلَانٌ؟ قَالُوْا: لَا، قَالَ: أَشَاهِدٌ فُلَانٌ؟ قَالُوْا: لَا،

:٦ أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في فضل صلاة الجماعة، ١/١٥١، الرقم: ٥٥٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٤٠، الرقم: ٢١٢٧٦، وابن حبان في الصحيح، ٥/٤٠٥، الرقم: ٢٠٥٦، والنسائي في السنن الكبرى، ١/٢٩٥، الرقم: ٩١٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٦١، الرقم: ٤٧٤٤۔

قَالَ: إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ أَثْقَلُ الصَّلَوَاتِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَأَتَيْتُمُوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الرُّكَبِ وَإِنَّ الصَّفَّ الْأَوَّلَ عَلٰى مِثْلِ صَفِّ الْمَلَائِكَةِ وَلَوْ عَلِمْتُمْ مَا فَضِيْلَتُهُ لَابْتَدَرْتُمُوْهُ وَإِنَّ صَلَاةَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِهِ وَحْدَهُ وَصَلَاتُهُ مَعَ الرَّجُلَيْنِ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِهِ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا كَثُرَ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَى اللهِ ﷻ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.

”حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی اور فرمانے لگے: کیا فلاں شخص موجود ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: نہیں۔ آپ ﷺ نے پھر پوچھا: کیا فلاں آدمی موجود ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ ﷺ فرمانے لگے: یہ دو نمازیں (یعنی فجر اور عشاء) منافقوں کے لئے بہت مشکل ہیں۔ اگر تمہیں ان کے ثواب کا علم ہو جائے تو تم ان دونوں کے لیے ضرور (مسجد میں) آؤ اگرچہ تمہیں گھٹنوں کے بل ہی کیوں نہ آنا پڑے اور بے شک پہلی صف فرشتوں کی صف کی طرح ہے اور اگر تم اس کی فضیلت کو جان لو تو تم اس کو پانے کے لئے جلدبازی سے کام لو۔ ایک شخص کی دوسرے شخص کے ساتھ مل کر نماز، اکیلے شخص کی نماز سے افضل ہے اور دو آدمیوں کی معیت میں نماز ایک آدمی کے ساتھ نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ اسی طرح جتنی تعداد زیادہ ہو، اتنی اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہوتی ہے۔“

اس حدیث کو امام ابو داود، نسائی، احمد، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: مَنْ صَلّٰى فِي مَسْجِدٍ جَمَاعَةً أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً لَا تَفُوْتُهُ الرَّكْعَةُ الْأُوْلٰى مِنْ صَلَاةِ

٧: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب المساجد والجماعات، باب صلاة العشاء والفجر في جماعة، ١/٢٦١، الرقم: ٧٩٨، والبيهقي ـــ

الْعِشَاءِ كَتَبَ اللهُ لَهُ بِهَا عِتْقًا مِنَ النَّارِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمایا کرتے تھے: جو شخص مسجد میں جماعت سے چالیس روز تک نماز پڑھے کہ اس کی عشاء کی پہلی رکعت بھی فوت نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دوزخ سے نجات لکھ دیتا ہے۔'' اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ لَيَعْجَبُ مِنَ الصَّلَاةِ فِي الْجَمِيْعِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نماز با جماعت کو بہت زیادہ پسند فرماتے ہیں۔'' اس حدیث کو امام احمد نے اسنادِ حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٩. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ ثُمَّ أَتَى

.... في شعب الإيمان، ٦٢/٣، الرقم: ٢٨٧٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/١٦٠، ١٦٤، الرقم: ٥٩٤، ٦٠٦۔

٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥٠/٢، الرقم: ٥١١٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١٥٩/١، الرقم: ٥٨٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢٢٦/٢، الرقم: ٨٣٩١، والديلمي في مسند الفردوس، ١٦٠/١، الرقم: ٥٩٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣٩/٢۔

٩: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٨٥/٨، الرقم: ٧٧٦٦، وفي مسند الشاميين، ٣٠٠/١، الرقم: ٥٢٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٤١/٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١٦٤/١، الرقم: ٦٩٧۔

الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ جَلَسَ حَتّٰى يُصَلِّيَ الْفَجْرَ كُتِبَتْ صَلَاتُهُ يَوْمَئِذٍ فِي صَلَاةِ الْأَبْرَارِ وَكُتِبَ فِي وَفْدِ الرَّحْمٰنِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص وضو کرے، پھر مسجد میں پہنچ کر نماز فجر سے پہلے دو رکعت نماز پڑھے اور نماز فجر تک بیٹھا رہے، اس کی اس دن کی نماز ابرار (نیک لوگوں) کی نماز شمار ہوتی ہے اور اسے رحمٰن کے وفد میں شمار کیا جاتا ہے۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۰. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: مَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللهُ، وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللهُ عزوجل.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو صف کو ملاتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے ملاتا ہے اور جو صف توڑتا ہے اللہ تعالیٰ اسے توڑ دیتا ہے۔''

اس حدیث کو امام نسائی، ابو داود اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ نیز حاکم نے

۱۰: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الإمامة، باب من وصل صفا، ۲/۹۳، الرقم: ۸۱۹، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف، ۱/۱۷۸، الرقم: ۶۶۶، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳/۱۰۱، الرقم: ۴۹۶۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۹۷، الرقم: ۵۷۲۴، والحاكم في المستدرك، ۱/۳۳۳، الرقم: ۷۷۴، وابن خزيمة في الصحيح، ۳/۲۳، الرقم: ۱۵۴۹۔

اسے مسلم کی شرط پر صحیح قرار دیا ہے۔

١١. عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم يَتَخَلَّلُ الصُّفُوْفَ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلٰى نَاحِيَةٍ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا وَصُدُوْرَنَا، وَيَقُوْلُ: لَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ. وَكَانَ يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصُّفُوْفِ الْمُتَقَدِّمَةِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

’’حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صف کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک چلتے ہمارے کندھے یا (کہا) ہمارے سینے سیدھے کرتے اور فرماتے: تم آگے پیچھے نہ ہوا کرو، ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف پیدا ہو جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اگلی صفوں پر اپنی رحمت نازل کرتا ہے اور اس کے فرشتے ان کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

١٢. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: إِنَّ اللهَ

١١: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الصلاة، باب كيف يقوم الإمام الصفوف، ٢/٨٩، الرقم: ٨١١، وأبوداود في السنن، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف، ١/١٧٨، الرقم: ٦٦٤، والحاكم في المستدرك، ١/٧٦٦، الرقم: ٢١١٥۔

١٢: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب إقامة الصفوف، ١/٣١٨، الرقم: ٩٩٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٨٩، الرقم: ٢٤٦٣١، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/٢٣، الرقم: ١٥٥٠، وابن حبان في الصحيح، ٣/٢٩٧، والحاكم في المستدرك، ١/٣٣٤، الرقم: ٧٧٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/١٠١، الرقم: ٤٩٦٨۔

وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ الصُّفُوْفَ وَمَنْ سَدَّ فُرْجَةً رَفَعَهُ اللهُ بِهَا دَرَجَةً.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ صفوں کو ملانے والوں پر رحمت نازل فرماتا ہے اور اس کے فرشتے ان لوگوں کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ اور جو شخص صف کا خلا پُر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کا درجہ بلند فرما دیتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے اسے امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح قرار دیا ہے۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ وَالتَّكْبِيْرَةِ الْأُوْلٰى

﴿ پہلی صف میں نماز پڑھنے اور تکبیرِ اُولیٰ کی فضیلت کا بیان ﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّکَ صَفًّا. (الکهف، ١٨: ٤٨)

’’اور (سب لوگ) آپ کے رب کے حضور قطار در قطار پیش کیے جائیں گے۔‘‘

٢. وَالصّٰفّٰتِ صَفًّاo فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًاo فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًاo

(الصافات، ٣٧: ١-٣)

’’قسم ہے قطار در قطار صف بستہ جماعتوں کیo پھر بادلوں کو کھینچ کرلے جانے والی یا برائیوں پر سختی سے جھڑکنے والی جماعتوں کیo پھر ذکر الٰہی (یا قرآن مجید) کی تلاوت کرنے والی جماعتوں کیo‘‘

٣. وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَo وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَo

(الصافات، ٣٧: ١٦٥، ١٦٦)

’’اور یقیناً ہم تو خود صف بستہ رہنے والے ہیںo اور یقیناً ہم تو خود (اللہ کی) تسبیح کرنے والے ہیںo‘‘

٤. اِنَّ اللهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ

مَّرۡصُوۡصٌ○ (الصف، ٦١: ٤)

’’بے شک اللہ ان لوگوں کو پسند فرماتا ہے جو اُس کی راہ میں (یوں) صف بستہ ہوکر لڑتے ہیں گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہوں○‘‘

٥. يَوۡمَ يَقُوۡمُ الرُّوۡحُ وَ الۡمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا. (النبا، ٧٨: ٣٨)

’’جس دن جبرائیل (روح الامین) اور (تمام) فرشتے صف بستہ کھڑے ہوں گے۔‘‘

٦. وَجَآءَ رَبُّکَ وَالۡمَلَکُ صَفًّا صَفًّا○ (الفجر، ٨٩: ٢٢)

’’اور آپ کا رب جلوہ فرما ہوگا اور فرشتے قطار در قطار (اس کے حضور) حاضر ہوں گے○‘‘

اَلۡأَحَادِيۡثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنۡ أَبِي هُرَيۡرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللهِ ﷺ: خَيۡرُ صُفُوۡفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَخَيۡرُ صُفُوۡفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا. رَوَاهُ مُسۡلِمٌ، وَالتِّرۡمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف وإقامتها وفضل الأول، ١/٣٢٦، الرقم: ٤٤٠، والترمذي في السنن، أبواب: الصلاة، باب ما جاء في فضل الصف الأول، ١/٤٣٥، الرقم: ٢٢٤، والنسائي في السنن، كتاب الإمامة، باب ذكر خير الصفوف النساء وشر صفوف الرجال، ٢/٩٣، الرقم: ٨٢٠، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب صف النساء وكراهية التأخير عن الصف الأول، ١/١٨١، الرقم: ٦٧٨۔

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مردوں کی بہترین صف پہلی ہے اور کم ترین آخری اور عورتوں کی بہترین صف آخری ہے اور کم ترین صف پہلی ہے (یعنی مردوں کے لیے زیادہ ثواب پہلی صف میں جبکہ عورتوں کے لیے آخری صف میں)۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۲. عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی الله عنه أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَه، وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ.

’’حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بلاشک وشبہ پہلی صف میں کھڑے ہونے والوں پر اللہ رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے ان کے لیے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی، ابن ماجہ اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔

۳. عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم كَانَ يَسْتَغْفِرُ

۲: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الآذان، باب رفع الصوت بالآذان، ۲/۱۳، الرقم: ٦٤٦، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب فضل الصف المقدم، ۱/۳۱۸، الرقم: ۹۹۷، وعبد الرزاق في المصنف، ۲/٤٥، ٥١، الرقم: ۲٤۳۱، ۲٤٤۹، وابن أبي شيبة في المصنف، ۱/۳۳۲، الرقم: ۳۸۰۳۔

۳: أخرجه الترمذي في السنن، أبواب: الصلاة، باب ما جاء في فضل الصف الأول، ۱/٤۳٥، الرقم: ۲۲٤، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب فضل الصف المقدم، ۱/۳۱۸، الرقم: ۹۹٦، وعبد الرزاق في المصنف، ۲/٥١، الرقم: ۲٤٥۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/۱۲٦، والدارمي في السنن، ۱/۳۲٤، الرقم: ۱۲٦٥۔

لِلصَّفِّ الْمُقَدَّمِ ثَــلَاثًا وَلِلثَّانِي مَرَّةً.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلی صف کے لیے تین مرتبہ مغفرت کی دعا فرماتے اور دوسری کے لیے ایک مرتبہ۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور الفاظ ابن ماجہ کے ہیں۔

٤. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: إِنَّ اللهَ وَمَـلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَعَلَى الثَّانِي؟ قَالَ: إِنَّ اللهَ وَمَـلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَعَلَى الثَّانِي؟ قَالَ: إِنَ اللهَ وَمَـلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَعَلَى الثَّانِي؟ قَالَ: وَعَلَى الثَّانِيْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پہلی صف پر رحمت نازل فرماتا ہے اور اس کے فرشتے اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا: اور کیا دوسری صف پر بھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پہلی صف پر رحمت نازل فرماتا ہے اور اس کے فرشتے اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا: اور کیا دوسری صف پر بھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پہلی صف پر رحمت نازل فرماتا ہے اور اس کے فرشتے اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ انہوں

٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٦٢، الرقم: ٢٢٣١٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/٩١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/١٨٧، الرقم: ٧٠٢۔

نے عرض کیا: اور کیا دوسری صف پر بھی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: دوسری صف کے لئے بھی (یعنی پہلی صف کے لیے نزول رحمت کئی گنا زیادہ ہوتا ہے)۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَلّٰى لِلّٰهِ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فِي جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيْرَةَ الْأُوْلٰى كُتِبَتْ لَهٗ بَرَاءَتَانِ: بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ أَنَسٍ مَوْقُوْفًا.

’’حضرت انس بن مالک رضی الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے رضائے الٰہی کے لیے چالیس دن تک تکبیر اولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز ادا کی اس کے لیے دو نجاتیں لکھی گئیں: ایک نجات جہنم سے اور دوسری منافقت سے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حضرت انس سے موقوفاً روایت کی گئی ہے۔

٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ

٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء في فضل التكبيرة الأولى، ٢/٧، الرقم: ٢٤١، وعبد الرزاق في المصنف، ١/٥٢٨، الرقم: ٢٠١٩، والقضاعي في مسند الشهاب، ١/٢٨٥، الرقم: ٤٦٦۔

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء في المشي إلى المسجد، ٢/١٤٨، الرقم: ٣٢٧۔

فَلَا تَأْتُوهَا وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَلَكِنْ ائْتُوهَا وَأَنْتُمْ تَمْشُوْنَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةَ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوْا... وَقَالَ إِسْحٰقُ: إِنْ خَافَ فَوْتَ التَّكْبِيْرَةِ الْأُوْلَى فَلَا بَأْسَ أَنْ يُسْرِعَ فِي الْمَشْيِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نماز کھڑی ہو جائے تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ (درمیانی چال) چلتے ہوئے سکون کے ساتھ آؤ، جو مل جائے پڑھ لو جو رہ جائے (بعد میں اُٹھ کر) پوری کر لو.... امام اسحٰق فرماتے ہیں اگر تکبیر اُولیٰ کے نکل جانے کا خوف ہو تو تیز چلنے میں کوئی حرج نہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ صَلاةِ الْجُمُعَةِ وَيَوْمِهَا

﴿نمازِ جمعہ اور یومِ جمعہ کی فضیلت کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ط ذٰلِکُمْ خَيْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَo فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللهِ وَاذْکُرُوا اللهَ کَثِيْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَo (الجمعة، ٦٢: ٩، ١٠)

’’اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن (جمعہ کی) نماز کے لیے اذان دی جائے تو فوراً اللہ کے ذکر (یعنی خطبہ و نماز) کی طرف تیزی سے چل پڑو اور خرید و فروخت (یعنی کاروبار) چھوڑ دو۔ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔ پھر جب نماز ادا ہو چکے تو زمین میں منتشر ہو جاؤ اور (پھر) اللہ کا فضل (یعنی رزق) تلاش کرنے لگو اور اللہ کو کثرت سے یاد کیا کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجمعة، باب الدهن للجمعة، ١/٣٠١، الرقم: ٨٤٣، وابن ماجه عن أبي ذر في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في الزينة يوم الجمعة، ١/٣٤٩، الرقم: ١٠٩٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٤٣٨، الرقم: ٢٣٧٦١۔

يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهٖ أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيْبِ بَيْتِهٖ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهٗ ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ إِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَابْنُ مَاجه، وَأَحْمَدُ.

’’حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی جمعہ کے روز غسل کرے اور حسبِ استطاعت طہارت کرے، تیل لگائے اور خوشبو لگائے پھر اپنے گھر سے نمازِ جمعہ کے لیے نکلے اور (صفوں کی حالت میں پرسکون بیٹھے ہوئے) دو آدمیوں کے درمیان نہ گھسے۔ پھر نماز پڑھے جو اس پر فرض کی گئی ہے۔ پھر جب امام خطبہ دے تو خاموش رہے۔ اس کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ: فِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللهَ تَعَالٰى شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَأَشَارَ بِيَدِهٖ يُقَلِّلُهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمعہ کے روز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اس میں ایک ساعت ہے جو بندہ مسلمان اسے پائے اور وہ کھڑا ہو

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجمعة، باب الساعة التي في يوم الجمعة، ۱/۳۱٦، الرقم: ۸۹۳، ومسلم في الصحيح، كتاب الجمعة، باب في الساعة التي في يوم الجمعة، ۲/۵۸۳، الرقم: ۸۵۲، والترمذي في السنن، أبواب: الوتر، باب ما جاء في الساعة التي ترجى في يوم الجمعة، ۲/۳٦۲، الرقم: ٤۹۱۔

کر نماز پڑھ رہا ہو تو اللہ تعالیٰ سے جو چیز مانگے گا وہی عطا فرما دی جائے گی اور ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ وہ قلیل وقت ہے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣. عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوْسٰی الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: أَسَمِعْتَ أَبَاکَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي شَأْنِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ الْإِمَامُ إِلَی أَنْ تُقْضَی الصَّلَاةُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

’’حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے بیٹے ابو بُردہ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ کیا تم نے اپنے والد سے ساعتِ جمعہ کے بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ کی کوئی حدیث سنی ہے؟ وہ کہتے ہیں: میں نے کہا: ہاں! میں نے اپنے والد سے سنا، انہوں نے کہا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ ساعت امام کے (خطبہ کے لیے) بیٹھنے سے لے کر نماز پڑھی جانے تک ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: اَلصَّلَوَاتُ

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجمعة، باب في الساعة التي في يوم الجمعة، ٢/٥٨٤، الرقم: ٨٥٣، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب الإجابة أية ساعة هي في يوم الجمعة، ١/٢٧٦، الرقم: ١٠٤٩۔

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب الصلوات الخمس والجمعة إلى الجمعة ورمضان إلى رمضان مكفرات لما بينهن ما اجتنبت الكبائر، ١/٢٠٩، الرقم: ٢٣٣، والترمذي في السنن، أبواب: —

الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَه.

''حضرت ابو ہریرہ ﷛ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ پانچ نمازیں اور ایک جمعہ سے لے کر دوسرا جمعہ پڑھنا، اور ایک رمضان کے روزوں کے بعد دوسرے رمضان کے روزے رکھنا ان کے درمیان واقع ہونے والے گناہوں کے لیے کفارہ بن جاتا ہے، جب تک گناہ کبیرہ کا ارتکاب نہ کرے۔''

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَـلَاثَةِ أَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصَى فَقَدْ لَغَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷛ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اچھی طرح سے وضو کیا، پھر جمعہ پڑھنے آیا اور خاموشی کے ساتھ غور سے خطبہ سنا، اس کے اس جمعہ سے لے کر گزشتہ جمعہ تک اور تین دن زائد کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور

.... الصلاة، باب ما جاء في فضل الصلوات الخمس، ١/٤١٨، الرقم: ٢١٤، وابن ماجه عن أبي أيوب الأنصاري في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب تحت كل شعرة جنابة، ١/١٩٦، الرقم: ٥٩٨۔

٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجمعة، باب فضل من استمع وأنصت في الخطبة، ٢/٥٨٨، الرقم: ٨٥٧، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب فضل الجمعة، ١/٢٧٦، الرقم: ١٠٥٠۔

فرمایا: جس شخص نے کنکریاں چھوئیں (یعنی توجہ سے خطبہ نہ سنا بلکہ کنکریوں سے کھیلتا رہا) اس نے لغو کام کیا۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيْهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيْهِ أُخْرِجَ مِنْهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سب سے بہترین دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے جمعہ کا دن ہے، (کیوں کہ) اسی (جمعہ کے) دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اور اسی دن حضرت آدم علیہ السلام جنت میں داخل کئے گئے اور اسی (جمعہ کے) دن وہ جنت سے (زمین پر) اُتارے گئے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَنَّهُ قَالَ:

٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجمعة، باب فضل يوم الجمعة، ٢/٥٨٥، الرقم: ٨٥٤، والترمذي في السنن، أبواب: الوتر، باب ما جاء في فضل يوم الجمعة، ٢/٣٥٩، الرقم: ٣٨٨، والنسائي في السنن، كتاب الجمعة، باب ذكر فضل يوم الجمعة، ٣/٨٩، الرقم: ١٣٧٣۔

٧: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الصلاة، باب التبكير على الجمعة، ٣/٩٧، الرقم: ١٣٨٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٦٠، الرقم: ٢٢٢٩٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/٢٨٧، الرقم: ٨١٠٢، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/١٣٤، الرقم: ١٧٧١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٢٢٦، الرقم: ٥٦٥٦۔

تُبْعَثُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَكْتُبُوْنَ مَجِيءَ النَّاسِ فَإِذَا خَرَجَ الإِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ وَرُفِعَتِ الْأَقْلَامُ فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: مَا حَبَسَ فُلَانًا؟ فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ: اَللَّهُمَّ إِنْ كَانَ ضَالًّا فَاهْدِهِ وَإِنَّ كَانَ مَرِيْضًا فَاشْفِهِ وَإِنْ كَانَ عَائِلًا فَأَغْنِهِ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ، وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ اور اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن فرشتوں کو مساجد کے دروازوں پر بھیج دیا جاتا ہے اور وہ لوگوں کی آمد لکھتے رہتے ہیں۔ جب امام آ جاتا ہے تو قلم روک لیے جاتے ہیں اور رجسٹر بند کر دیئے جاتے ہیں۔ فرشتے ایک دوسرے سے کہتے ہیں: فلاں آدمی کو (جمعہ میں آنے سے) کس چیز نے روکا ہے۔ پھر کہتے ہیں: اے اللہ! اگر وہ گمراہ ہے تو اسے ہدایت دے، اگر وہ بیمار ہے تو اسے شفا دے اور اگر وہ تنگ دست ہے تو اسے دولت مند بنا دے۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی، احمد اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ ابن خزیمہ کے ہیں۔

۸. عَنْ أَبِي لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ

۸: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب في فضل الجمعة، ۱/۳٤٤، الرقم: ۱۰۸٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/٤۳۰، الرقم: ۱٥٥۸۷، والطبراني في المعجم الكبير، ٥/۳۳، الرقم: ٤٥۱۱، وابن أبي شيبة في المصنف، ۱/٤۷۷، الرقم: ٥٥۱٦۔

يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْأَيَّامِ وَأَعْظَمُهَا عِنْدَ اللهِ وَهُوَ أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ مِنْ يَوْمِ الْأَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ فِيْهِ خَمْسُ خِلَالٍ: خَلَقَ اللهُ فِيْهِ آدَمَ وَأَهْبَطَ اللهُ فِيْهِ آدَمَ إِلَى الْأَرْضِ وَفِيْهِ تَوَفَّى اللهُ آدَمَ وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يَسْأَلُ اللهَ فِيْهَا الْعَبْدُ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ مَا لَمْ يَسْأَلْ حَرَامًا وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ. مَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَلَا سَمَاءٍ وَلَا أَرْضٍ وَلَا رِيَاحٍ وَلَا جِبَالٍ وَلَا بَحْرٍ إِلَّا وَهُنَّ يُشْفِقْنَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو لبابہ بن عبد المنذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کا دن تمام دِنوں کا سردار ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں سب دِنوں سے زیادہ عظمت والا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں قربانی اور عید الفطر کے دن سے بھی عظیم ہے۔ اس کی پانچ خوبیاں ہیں: اسی (دن) میں اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔ اسی (دن) میں آدم علیہ السلام کو زمین پر اُتارا اسی (دن) میں آدم علیہ السلام کو فوت کیا، اس میں ایک ایسا وقت ہے جس میں بندہ اللہ تعالیٰ سے کوئی بھی چیز مانگے، اللہ تعالیٰ اسے ضرور عطا کرتا ہے، بشرطیکہ وہ حرام کا سوال نہ کرے اور اسی میں قیامت برپا ہو گی، ہر مقرب فرشتہ، آسمان و زمین، ہوا، پہاڑ اور سمندر جمعہ کے دن خطرہ محسوس کرتے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے سند حسن کے ساتھ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

فَصْلٌ فِي ذَمِّ تَرْكِ الصَّلَاةِ وَالتَّأْخِيرِ فِيهَا

﴿نماز چھوڑنے اور اس میں سستی کرنے کی مذمت کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. اِنَّ الصَّلٰوةَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِيْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ○

(النساء، ٤: ١٠٣)

’’پھر (اے مسلمانو!) جب تم نماز ادا کر چکو تو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر (لیٹے ہر حال میں) یاد کرتے رہو، پھر جب تم (حالتِ خوف سے نکل کر) اطمینان پا لو تو نماز کو (حسبِ دستور) قائم کرو۔ بے شک نماز مومنوں پر مقررہ وقت کے حساب سے فرض ہے○‘‘

۲. اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ج وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَی الصَّلٰوةِ قَامُوْا کُسَالٰی لا يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْکُرُوْنَ اللهَ اِلَّا قَلِيْلًا ○

(النساء، ٤: ١٤٢)

’’بے شک منافق (بزعمِ خویش) اللہ کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں حالانکہ وہ انہیں (اپنے ہی) دھوکے کی سزا دینے والا ہے، اور جب وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو سستی کے ساتھ (محض) لوگوں کو دکھانے کے لیے کھڑے ہوتے ہیں اور اللہ کو یاد (بھی) نہیں کرتے مگر تھوڑا○‘‘

۳. وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ کَفَرُوْا بِاللهِ وَبِرَسُوْلِهٖ

وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ○

(التوبة، ۹: ٥٤)

’’اور ان سے ان کے نفقات (یعنی صدقات) کے قبول کیے جانے میں کوئی (اور) چیز انہیں مانع نہیں ہوئی سوائے اس کے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کے منکر ہیں اور وہ نماز کی ادائیگی کے لیے نہیں آتے مگر کاہلی و بے رغبتی کے ساتھ اور وہ (اللہ کی راہ میں) خرچ (بھی) نہیں کرتے مگر اس حال میں کہ وہ ناخوش ہوتے ہیں○‘‘

٤. رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّ لَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ○

(النور، ٢٤: ٣٧)

’’(اللہ کے اس نور کے حامل) وہی مردانِ (خدا) ہیں جنہیں تجارت اور خرید و فروخت نہ اللہ کی یاد سے غافل کرتی ہے اور نہ نماز قائم کرنے سے اور نہ زکوٰۃ ادا کرنے سے (بلکہ دنیوی فرائض کی ادائیگی کے دوران بھی) وہ (ہمہ وقت) اس دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس میں (خوف کے باعث) دل اور آنکھیں (سب) الٹ پلٹ ہو جائیں گی○‘‘

٥. وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ○ (الروم، ٣٠: ٣١)

’’اور نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے مت ہو جاؤ○‘‘

٦. فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ○ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ○ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ○ (الماعون، ١٠٧: ٤۔ ٦)

’’پس افسوس (اور خرابی) ہے ان نمازیوں کے لیے○ جو اپنی نماز (کی روح)

سے بے خبر ہیں (یعنی انہیں محض حقوق اللہ یاد ہیں حقوق العباد بھلا بیٹھے ہیں)o وہ لوگ (عبادت میں) دکھلاوا کرتے ہیں (کیوں کہ وہ خالق کی رسمی بندگی بجا لاتے ہیں اور پِسی ہوئی مخلوق سے بے پرواہی برت رہے ہیں)o‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَيْسَ صَلَاةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ الْمُؤَذِّنَ فَيُقِيْمَ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا يَؤُمُّ النَّاسَ ثُمَّ آخُذَ شُعَلًا مِنْ نَارٍ فَأُحَرِّقَ عَلٰى مَنْ لَا يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ بَعْدُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: منافقوں پر فجر اور عشاء کی نمازوں سے بھاری اور کوئی نماز نہیں ہے اور اگر وہ جانتے کہ ان میں کیا (فضیلت) ہے تو گھٹنوں کے بل گھسٹتے ہوئے بھی حاضر ہوتے۔ میں نے ارادہ کیا کہ میں مؤذن کو حکم (اذان) دوں پھر وہ اقامت کہے۔ پھر کسی شخص کو حکم دوں کہ لوگوں کی امامت کرے۔ پھر آگ کے شعلے لے کر انہیں جلا دوں جو نماز کے لیے ابھی تک نہیں نکلے۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری، ابن ابی شیبہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجماعة والإمامة، باب فضل العشاء في جماعة، ١/٢٠٦، الرقم: ٦٢٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/٢٩٢، الرقم: ٣٣٥٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٤١، الرقم: ٢١٣١٠، والدارمي في السنن، ١/٣٢٦، الرقم: ١٢٧٣۔

٢. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: كَيْفَ أَنْتَ إِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ أُمَرَاءُ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا أَوْ يُمِيْتُوْنَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا؟ قَالَ: قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، فَإِنْ أَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّ فَإِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ وَلَمْ يَذْكُرْ خَلَفٌ عَنْ وَقْتِهَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا: جب تم پر ایسے حاکم مسلط ہو جائیں جو نماز کو (مستحب) وقت سے مؤخر کر کے پڑھیں یا فرمایا: نماز کے (مستحب) وقت کو ختم کر کے پڑھیں تو تم کیا کرو گے؟ میں نے عرض کیا: اس صورت میں آپ مجھے کیا حکم ارشاد فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے وقت پر نماز پڑھ لیا کرو پھر اگر ان کے ساتھ نماز پاؤ تو (اُن حاکموں کے فتنہ سے بچنے کے لئے) ان کے ساتھ بھی (نماز) پڑھ لینا کیونکہ وہ تمہارے لیے نفل ہو جائے گی اور خلف راوی نے ’’عن وقتها‘‘ کے الفاظ ذکر نہیں کئے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب كراهية التأخير الصلاة عن وقتها المختار وما يفعله المأموم إذا أخرها الإمام، ١/٤٤٨، الرقم: ٦٤٨، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب إذا أخرها الإمام الصلاة عن وقتها، ١/١١٧، الرقم: ٤٣١، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في إذا أخروا الصلاة عن وقتها، ١/٢٩٨، الرقم: ١٢٥٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٦٨، الرقم: ٢١٥١٦۔

٣. عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: سَيَكُوْنُ أُمَرَاءُ تَشْغَلُهُمْ أَشْيَاءُ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا فَاجْعَلُوْا صَلَاتَكُمْ مَعَهُمْ تَطَوُّعًا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَأَحْمَدُ.

''حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (ایک زمانے میں) میری امت کے حکام ایسے لوگ ہوں گے جو دنیاوی امور کی وجہ سے نماز تاخیر سے پڑھا کریں گے۔ تم اپنی نمازوں کو (بروقت ادا کرنے کے بعد ان حاکموں کے فتنہ سے بچنے کے لیے بوقت ضرورت) ان کے ساتھ نفل کے طور پر (بھی) پڑھ لیا کرو۔''

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، عبد الرزاق اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم وَضَرَبَ فَخِذِي: كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيْتَ فِي قَوْمٍ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا؟ قَالَ: مَا تَأْمُرُ؟ قَالَ: صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، ثُمَّ اذْهَبْ لِحَاجَتِكَ، فَإِنْ أُقِيْمَتِ

٣: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في إذا أخروا الصلاة عن وقتها، ١/٢٩٨، الرقم: ١٢٥٧، وعبد الرزاق في المصنف، ٢/٣٨٠، الرقم: ٣٧٨٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣١٤، الرقم: ٢٢٧٣٣۔

٤: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الإمامة، باب إعادة الصلاة بعد ذهاب وقتها مع الجماعة، ٣/١١٣، الرقم: ٨٥٩، وعبد الرزاق في المصنف، ٢/٣٨٠، الرقم: ٣٧٨٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/١٥٤، الرقم: ٧٥٩١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٦٨، الرقم: ٢١٥١٦، والبزار في المسند، ٩/٣٧٤، الرقم: ٣٩٥٤۔

الصَّلَاةُ وَأَنْتَ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلِّ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری ران پر ہاتھ مارتے ہوئے فرمایا: تم جب ایسے لوگوں میں رہ جاؤ گے جو نماز میں مقررہ وقت سے دیر کریں گے تو کیا کرو گے؟ میں نے عرض کیا: آپ (مجھے) کیا حکم ارشاد فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وقت پر نماز پڑھ لو، پھر اپنی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے چلے جاؤ، پھر اگر تم مسجد میں ہو اور تمہاری موجودگی میں جماعت کھڑی کی جائے تو تم بھی شریک ہو جاؤ۔'' اس حدیث کو امام نسائی، عبد الرزاق اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ جَابِرٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ: إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكَ الصَّلَاةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انسان اور کفر اور شرک میں نماز نہ پڑھنے کا فرق ہے۔''

اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَوْمًا

٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب بيان إطلاق اسم الكفر على ترك الصلاة، ١/٨٨، الرقم: ٨٢، والترمذي في السنن، كتاب الإيمان، باب ما جاء في ترك الصلاة، ٥/١٣، الرقم: ٢٦١٨، وأبو داود في السنن، كتاب السنة، باب في رد الإرجاء، ٤/٢١٩، الرقم: ٤٦٧٨۔

٦: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في فضل صلاة الجماعة، ١/١٥١، الرقم: ٥٥٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٤٠، الرقم: ٢١٢٧٦، وابن حبان في الصحيح، ٥/٤٠٥، الرقم: ٢٠٥٦، والنسائي في السنن الكبرى، ١/٢٩٥، الرقم: ٩١٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٦١، الرقم: ٤٧٤٤۔

الصُّبْحَ فَقَالَ: أَشَاهِدٌ فُــلَانٌ؟ قَالُوْا: لَا، قَالَ: أَشَاهِدٌ فُلَانٌ؟ قَالُوْا: لَا، قَالَ: إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّــلَاتَيْنِ أَثْقَلُ الصَّلَوَاتِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَأَتَيْتُمُوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الرُّكَبِ وَإِنَّ الصَّفَّ الْأَوَّلَ عَلَى مِثْلِ صَفِّ الْمَــلَائِكَةِ وَلَوْ عَلِمْتُمْ مَا فَضِيْلَتُهُ لَابْتَدَرْتُمُوْهُ وَإِنَّ صَلَاةَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِهِ وَحْدَهُ وَصَلَاتُهُ مَعَ الرَّجُلَيْنِ أَزْكَى مِنْ صَــلَاتِهِ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا كَثُرَ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَى اللهِ ﷻ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی اور فرمانے لگے: کیا فلاں شخص موجود ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: نہیں۔ آپ ﷺ نے پھر پوچھا: کیا فلاں آدمی موجود ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ ﷺ فرمانے لگے: یہ دو نمازیں (یعنی فجر اور عشاء) منافقوں کے لئے بہت مشکل ہیں۔ اگر تمہیں ان کے ثواب کا علم ہو جائے تو تم ان دونوں کے لیے ضرور (مسجد میں) آؤ اگرچہ تمہیں گھٹنوں کے بل ہی کیوں نہ آنا پڑے اور بے شک پہلی صف فرشتوں کی صف کی طرح ہے اور اگر تم اس کی فضیلت کو جان لو تو تم اس کو پانے کے لئے جلدبازی سے کام لو۔ ایک شخص کی دوسرے شخص کے ساتھ مل کر نماز، اکیلے شخص کی نماز سے افضل ہے اور دو آدمیوں کی معیت میں نماز ایک آدمی کے ساتھ نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ اسی طرح جتنی تعداد زیادہ ہو، اتنی اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہوتی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود، نسائی، احمد، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. عَنْ عُمَرَ رضي الله عنه قَالَ: لَا إِسْلَامَ لِمَنْ لَمْ يُصَلِّ.

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص کا کوئی اسلام نہیں جو نماز ادا نہیں کرتا۔''

٢. قَالَ عَلِيٌّ رضي الله عنه: مَنْ تَرَكَ صَلَاةً وَاحِدَةً مُتَعَمِّدًا، فَقَدْ بَرِيءَ مِنَ اللهِ وَبَرِيءَ اللهُ مِنْهُ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے جان بوجھ کر ایک نماز چھوڑی، تو وہ اللہ تعالیٰ سے بری ہوا، اور اللہ تعالیٰ اس سے بری ہوا۔''

٣. قَالَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ رحمه الله: كُلُّ شَيْءٍ يَذْهَبُ آخِرُهُ فَقَدْ ذَهَبَ جَمِيعُهُ، فَإِذَا ذَهَبَتْ صَلَاةُ الْمَرْءِ ذَهَبَ دِينُهُ.

''امام احمد رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ ہر وہ چیز جس کا آخری حصہ چلا گیا (ضائع ہوگیا) تو وہ ساری کی ساری ضائع ہوگئی، پس جب انسان کی نماز جاتی رہی تو اس کا دین جاتا رہا۔''

٤. قَالَ الْإِمَامُ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْمَرْوَزِيُّ رحمه الله: لَقَدْ شَدَّدَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى الْوَعِيدَ فِي تَرْكِهَا، وَوَكَّدَهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله وسلم بِأَنْ يَخْرُجَ تَارِكُهَا

١: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٦/١٥٧، والمروزى في تعظيم قدر الصلاة، ٢/٨٩٧، الرقم: ٩٣٠، ٩٣١۔

٢: أخرجه المروزي في تعظيم قدر الصلاة، ٢/٨٩٨، الرقم: ٩٣٤۔

٣: أخرجه ابن القيم في الصلاة: ٣٩۔

٤: أخرجه المروزي في تعظيم قدر الصلاة، ١/١٣٢، ١٣٣۔

مِنَ الْإِيْمَانِ بِتَرْكِهَا، وَلَمْ تُجْعَلْ فَرِيْضَةٌ مِنْ أَعْمَالِ الْعِبَادِ عَلَامَةً بَيْنَ الْكُفْرِ وَالْإِيْمَانِ إِلَّا الصَّلَاةُ.

''امام ابوعبد اللہ مروزی رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے نماز کو ترک کرنے میں سخت وعید فرمائی ہے، اور اسے اپنے نبی مکرم ﷺ کی زبان مبارک پر موکد فرمایا کہ اس کا تارک اسے ترک کرنے کی وجہ سے ایمان سے نکل جاتا ہے (یعنی اس کا ایمان کامل نہیں ہوتا)، اور بندوں کے اعمال میں سے نماز کے سوا کسی اور فریضہ کو کفر اور ایمان کے درمیان علامت نہیں بنایا۔''

۵. عَنْ مَعْقِلٍ الْخَثْعَمِيِّ، قَالَ: أَتَى عَلِيًّا رَجُلٌ وَهُوَ فِي الرَّحْبَةِ فَقَالَ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، مَا تَرَى فِي امْرَأَةٍ لَا تُصَلِّي؟ قَالَ: مَنْ لَمْ يُصَلِّ فَهُوَ كَافِرٌ.

''حضرت معقل خَثْعَمی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی اس وقت آیا جب آپ رحبہ میں تھے، اور کہا: اے امیر المؤمنین! اس عورت کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے، جو نماز نہیں پڑھتی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو نماز نہیں پڑھتا وہ کفر کرنے والا ہے۔''

٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ

٥: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٧١، الرقم: ٣٠٤٣٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٧٢، الرقم: ٤٢، والذهبي في الكبائر، ١/٢٠، والعدني في الإيمان، ١/١٧١، الرقم: ٦٣۔

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الإيمان، باب ما جاء في ترك الصلاة، ٥/١٤، الرقم: ٢٦٢٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٧٢، الرقم: ٣٠٤٤٦، والذهبي في الكبائر، ١/٢٠۔

لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِنَ الْأَعْمَالِ تَرْكُهُ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلَاةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت عبد اللہ بن شقیق عُقیلی فرماتے ہیں، صحابہ کرام، نماز کے سوا کسی دوسرے عمل کے ترک کو کفر نہیں جانتے تھے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۷. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الْمَرْوَزِيُّ رحمه الله: سَمِعْتُ إِسْحَاقَ رحمه الله يَقُولُ: كَانَ رَأْيُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ لَدُنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ تَارِكَ الصَّلَاةِ عَمْدًا مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ حَتَّى يَذْهَبَ وَقْتُهَا كَافِرٌ.

’’محمد بن نصیر مروزی رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت اسحاق رَحِمَهُ الله کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ اہل علم کی حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانہ سے یہ رائے تھی کہ بغیر عذر کے عمداً نماز ترک کرنے والا یہاں تک کہ اس کا وقت جاتا رہے، کافر ہے۔‘‘

۷: أخرجه ابن عبد البر في التمهيد، ٤/٢٢٥، والمروزي في تعظيم قدر الصلاة، ٢/٩٢٩، الرقم: ٩٩٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢١٧، الرقم: ٨٣٠۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ صَلَاةِ الْوِتْرِ

﴿نمازِ وتر کی فضیلت کا بیان﴾

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيْلِي بِثَلَاثٍ لَا أَدَعُهُنَّ حَتّٰى أَمُوْتَ: صَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَصَلَاةِ الضُّحَى، وَنَوْمٍ عَلَى وِتْرٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے میرے خلیل (رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے تین باتوں کی وصیت فرمائی ہے کہ مرتے دم تک انہیں نہ چھوڑوں: ہر مہینے میں تین روزے رکھنا، نماز چاشت پڑھنا اور سونے سے پہلے وتر پڑھ لینا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رضي الله عنها

١: أخرجه البخاري في الصحيح، أبواب التطوع، باب صلاة الضحى في الحضر، ١/٣٩٥، الرقم: ١١٢٤، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب استحباب صلاة الضحى، ١/٤٩٩، الرقم: ٧٢١، والنسائي في السنن، كتاب قيام الليل وتطوع النهار، باب الحث على الوتر قبل النوم، ٣/٢٢٩، الرقم: ١٦٧٧۔

٢: أخرجه البخاري في كتاب التهجد، باب قيام النبي صلى الله عليه وآله وسلم بالليل في رمضان وغيره، ١/٣٨٥، الرقم: ١٠٩٦، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي صلى الله عليه وآله وسلم في الليل، ١/٥٠٩، الرقم: ٧٣٨، والترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء في وصف صلاة النبي صلى الله عليه وآله وسلم بالليل، ٢/٣٠٢، الرقم: ٤٣٩، وأبوداود في السنن، كتاب الصلاة، باب في صلاة اليل، ٢/٤٠، الرقم: ١٣٤١۔

كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ؟ فَقَالَتْ: مَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَزِيْدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُصَلِّي أَرْبَعًا، فَلَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا، فَلَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوْتِرَ؟ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: رمضان المبارک میں حضور نبی اکرم ﷺ کی نماز کیسی ہوتی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ رمضان المبارک میں اور اس کے علاوہ بھی (نمازِ تہجد) گیارہ رکعات سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ چار رکعتیں پڑھتے، تم ان کے ادا کرنے کی خوبصورتی اور طوالتِ (قیام) کے متعلق کچھ نہ پوچھو۔ پھر چار رکعتیں پڑھتے، تم ان کے ادا کرنے کی خوبصورتی اور طوالتِ (قیام) کے متعلق کچھ نہ پوچھو۔ پھر تین رکعتیں (نمازِ وتر) پڑھتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! بے شک میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣. عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ خَافَ عَلَى أَنْ لَا

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب من خاف أن لا يقوم من آخر الليل فليوتر أوله، ١/٥٢٠، الرقم: ٧٥٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٠٠، الرقم: ١٤٢٤٥، وأبو يعلى في المسند، ٤/١٨٨، الرقم: ٢٢٧٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣٥، الرقم: ٤٦١٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٢٩، الرقم: ٨٧١۔

يَقُوْمَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ أَوَّلَهُ، وَمَنْ طَمِعَ أَنْ يَقُوْمَ آخِرَهُ فَلْيُوْتِرْ آخِرَ اللَّيْلِ، فَإِنَّ صَلَاةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ، وَذٰلِکَ أَفْضَلُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَأَحْمَدُ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو رات کے آخری حصے میں قیام نہ کر سکنے کا اندیشہ ہو، وہ رات کے شروع میں وتر پڑھ لے اور جو شخص رات کے آخری حصے میں قیام کرنے کے متعلق پر امید ہو تو وہ رات کے آخری حصے میں وتر ادا کرے کیونکہ رات کے آخری حصے کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور گواہی دیتے ہیں اور اس وقت وتر پڑھنا افضل ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اَلْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَصَلَاتِكُمُ الْمَكْتُوْبَةِ وَلٰكِنْ سَنَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَقَالَ: إِنَّ اللهَ وِتْرٌ، يُحِبُّ الْوِتْرَ، فَأَوْتِرُوْا يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: حَدِيْثُ عَلِيٍّ

٤: أخرجه الترمذي في السنن، أبواب: الوتر، باب ما جاء أن الوتر ليس بحتم، ٢/٣١٦، الرقم: ٤٥٣، والنسائي في السنن، كتاب قيام الليل وتطوع النهار، باب الأمر بالوتر، ٣/٢٢٨، الرقم: ١٦٧٥، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب استحباب الوتر، ٢/٦١، الرقم: ١٤١٦، وابن ماجه في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء في الوتر، ١/٣٧٠، الرقم: ١١٦٩، وعبد الرزاق عن أبي عبيدة في المصنف، ٣/٤، الرقم: ٤٥٧١۔

حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ فرماتے ہیں کہ وتر فرض نمازوں کی طرح فرض نہیں لیکن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک طریقہ جاری فرمایا اور ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ وتر (طاق) ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے، پس اے اہل قرآن (مسلمانو!) تم بھی وتر پڑھا کرو۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور ابو داود نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی فرماتے ہیں کہ حضرت علی کی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٥. عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ قَالَ: قَالَ أَبُوْ الْوَلِيْدِ الْعَدَوِيُّ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَالَ: إِنَّ اللهَ تَعَالٰی قَدْ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ وَهِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ وَهِيَ الْوِتْرُ فَجَعَلَهَا لَكُمْ فِيْمَا بَيْنَ الْعِشَاءِ إِلَى طُلُوْعِ الْفَجْرِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالطَّبَرَانِيُّ، وَالْحَاكِمُ، وَالْبَيْهَقِيُّ.

''خارجہ بن حذافہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو الولید عدوی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک نماز کے ذریعے تمہاری مدد فرمائی ہے جو تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے، وہ نماز ''وتر'' ہے پس تمہارے لیے اسے عشاء اور طلوع فجر کے درمیان رکھا ہے۔'' اس حدیث کو

٥: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب استحباب الوتر، ٢/٦١، الرقم: ١٤١٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/٢٧٩، الرقم: ٢١٦٨، والحاكم في المستدرك، ١/٤٤٨، الرقم: ١١٤٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٧٧، الرقم: ٤٢٩١، وفي السنن الصغرى، ١/٤٤٢، الرقم: ٧٧٧۔

امام ابو داود، طبرانی، حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً سِوَى الْوِتْرِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَالْبَيْهَقِيُّ، وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضي الله عنهما سے مروی ہے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ رمضان المبارک میں وتر کے علاوہ بیس رکعت تراویح پڑھا کرتے تھے۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ، بیہقی اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ طبرانی کے ہیں۔

٧. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ صَلَّى الضُّحٰى وَصَامَ ثَـلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ وَلَمْ يَتْرُكِ الْوِتْرَ فِي حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ كُتِبَ لَهُ أَجْرُ شَهِيْدٍ.

٦: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/١٦٤، الرقم: ٧٦٩٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٢٤٣، الرقم: ٧٩٨، ٥/٣٢٤، الرقم: ٥٤٤٠، وفي المعجم الكبير، ١١/٣٩٣، الرقم: ١٢١٠٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٩٦، الرقم: ٤٣٩١، وعبد بن حميد في المسند، ١/٢١٨، الرقم: ٦٥٣، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٦/١١٣۔

٧: أخرجه المنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٢٩، الرقم: ٨٧٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/٢٤١، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٤/٣٣٢۔

رَوَاهُ الْمُنْذِرِيُّ، وَقَالَ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِي فِي الْكَبِيرِ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص نماز چاشت پڑھے اور مہینے میں تین دن کے روزے رکھے اور سفر و حضر میں وتر نہ چھوڑے اسے شہید کا ثواب ملتا ہے۔''

اس حدیث کو امام منذری نے روایت کیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ اسے امام طبرانی نے "**المعجم الکبیر**" میں روایت کیا ہے۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ صَلَاةِ الْعِيْدَيْنِ

﴿نمازِ عیدین کی فضیلت کا بیان﴾

١. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْأَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ فَيَبْدَأُ بِالصَّلَاةِ فَإِذَا صَلَّى صَلَاتَهُ وَسَلَّمَ قَامَ فَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَهُمْ جُلُوْسٌ فِي مُصَلَّاهُمْ فَإِنْ كَانَ لَهُ حَاجَةٌ بِبَعْثٍ ذَكَرَهُ لِلنَّاسِ أَوْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ بِغَيْرِ ذَلِكَ أَمَرَهُمْ بِهَا وَكَانَ يَقُوْلُ تَصَدَّقُوْا تَصَدَّقُوْا تَصَدَّقُوْا وَكَانَ أَكْثَرَ مَنْ يَتَصَدَّقُ النِّسَاءُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ عید الاضحیٰ اورعید الفطر کو باہرتشریف لے جاتے اور (اس دن کی) نماز سے ابتداء فرماتے، نماز پڑھنے کے بعد لوگوں کی طرف جاتے درآں حالیکہ لوگ عید گاہ میں بیٹھے ہوئے ہوتے، اگر آپ کو کہیں لشکر بھیجنا ہوتا تو اس کا لوگوں سے ذکر فرماتے، اگر کوئی اور کام ہوتا تو اس کا حکم دیتے اور فرماتے صدقہ کرو، صدقہ کرو، صدقہ کرو، عورتیں زیادہ صدقہ دیتی تھیں۔ پھر آپ واپس تشریف لے جاتے۔'' اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب صلاة العيدين، باب العمل في غسل العيدين والنداء، ٢: ٦٠٥، الرقم: ٨٨٩، والترمذي في السنن، كتاب الجمعة عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء أن صلاة العيدين بغير أذان ولا إقامة، ٢: ٤١١، الرقم: ٥٣١۔

۲. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمَ أَضْحَى أَوْ فِطْرٍ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتْ الْمَرْأَةُ تُلْقِي خُرْصَهَا وَتُلْقِي سِخَابَهَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ عید الاضحیٰ یا عید الفطر کو تشریف لے گئے اور دو رکعت نماز (عید) پڑھی۔ آپ ﷺ نے اس (دو رکعت نماز عید) سے قبل کوئی نماز پڑھی نہ بعد میں، پھر آپ ﷺ خواتین کے پاس تشریف لے گئے، آپ ﷺ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے، آپ ﷺ نے انہیں صدقہ کا حکم دیا، کوئی عورت اپنا چھلا ڈالتی اور کوئی اپنا ہار۔''

اس حدیث کو امام مسلم اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

۳. عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ، قَالَ: كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ جَالِسًا وَعِنْدَهُ حُذَيْفَةُ وَأَبُوْمُوْسٰى الأَشْعَرِيُّ، فَسَأَلَهُمَا سَعِيْدُ ابْنُ الْعَاصِ عَنِ التَّكْبِيْرِ فِي الصَّلَاةِ يَوْمَ الفِطْرِ وَالأَضْحٰى... فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ: سَلْ هَذَا لِعَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ. فَسَأَلَهُ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: يُكَبِّرُ أَرْبَعًا، ثُمَّ يَقْرَأُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ، فَيَرْكَعُ، ثُمَّ يَقُوْمُ فِي الثَّانِيَةِ، فَيَقْرَأُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ أَرْبَعاً بَعْدَ الْقِرَأةِ.

۲: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب صلاة العيدين، باب ترك الصلاة قبل العيد، ۲: ۶۰۶، الرقم: ۸۸۴، وأبو داؤد في السنن، كتاب الصلاة، باب الصلاة بعد صلاة العيد، ۱: ۳۰۱، الرقم:۱۱۵۹۔

۳: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ۳: ۲۹۳، الرقم: ۵۶۸۷، وابن أبي شيبة في المصنف، ۲: ۱۷۴۔

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَاقِ وَابْنُ أَبِي شَيْبَة.

''حضرت علقمہ اور اَسود بن یزید بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے اور ان کے پاس حضرت حذیفہ اور ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے۔ ان دونوں (یعنی حضرت حذیفہ اور ابو موسیٰ اشعری) سے سعید بن عاص رضی اللہ عنہ نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں تکبیر کہنے کا طریقہ پوچھا۔۔ حضرت حذیفہ نے سعید بن عاص سے کہا کہ یہ سوال عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھو۔ سعید بن عاص نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: (بشمول تکبیر تحریمہ) چار تکبیرات کہے، پھر تلاوت کرے، پھر تکبیر کہہ کر رکوع کرے، پھر دوسری رکعت میں کھڑا ہو، پھر تلاوت کرے، پھر (بشمول تکبیر رکوع) چار تکبیرات کہے۔''

اس حدیث کو امام عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْأَضْحَى حَتَّى يُصَلِّيَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

''حضرت عبد اللہ بن بُریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ عید الفطر کے دن کچھ کھائے بغیر عید گاہ کی طرف تشریف نہ لے جاتے اور عید الاضحیٰ کے دن نماز سے پہلے کچھ تناول نہ فرماتے۔''

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الجمعة، باب ما جاء في الأكل يوم الفطر قبل الخروج، ٢: ٤٢٦، الرقم: ٥٤٢، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب في الأكل يوم الفطر قبل أن يخرج، ١: ٥٥٨، الرقم: ١٧٥٦، والدار قطني في السنن، كتاب العيدين، ٢: ٤٥، الرقم: ٧۔

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ الْعِيْدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

''حضرت جابر بن سَمُرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کئی مرتبہ بغیر اَذان اور اِقامت کے نمازِ عیدین پڑھی ہے۔''

اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رضی اللہ عنہم فَكُلُّهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ قَبْلَ الْخُطْبَةِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نمازِ عید میں رسول اللہ ﷺ، حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ حاضر ہوا۔ یہ سب خطبہ سے پہلے

٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب صلاة العيدين، باب العمل في غسل العيدين والنداء، ٢: ٦٠٤، الرقم: ٨٨٧، والترمذي في السنن، كتاب الجمعة عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء أن صلاة العيدين بغير أذان ولا إقامة، ٢: ٤١٢، الرقم: ٥٣٢۔

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، ابواب العيدين، باب الخطبة بعد العيد، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة العيدين، باب العمل في غسل العيدين والنداء، ٢: ٦٠٥، الرقم: ٨٨٨، والترمذي في السنن، كتاب الجمعة عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء أن صلاة العيدين بغير أذان ولا إقامة، ٢: ٤١١، الرقم: ٥٣١۔

نماز پڑھا کرتے تھے۔'' اس حدیث کو امام بخاری اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا يُصَلُّوْنَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ، حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما خطبہ سے پہلے عیدین کی نماز پڑھتے تھے۔''

اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہما قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدٍ خَالَفَ الطَّرِيْقَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ عید کے روز مخالف راستوں سے آیا جایا کرتے۔'' اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٩. عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ

٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب صلاة العيدين، باب العمل في غسل العيدين والنداء، ٢: ٦٠٥، الرقم: ٨٨٨، والترمذي في السنن، كتاب الجمعة عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء أن صلاة العيدين بغير أذان ولا إقامة، ٢: ٤١١، الرقم: ٥٣١۔

٨: أخرجه البخاري في الصحيح، ابواب العيدين، باب من خالف الطريق إذا رجع يوم العيد، ١: ٣٣٤، الرقم: ٩٤٣۔

٩: أخرجه أبوداؤد في السنن، كتاب الصلاة، باب صلاة العيدين، ١:٢٩٥، الرقم: ١١٣٤، والنسائي في السنن، كتاب صلاة العيدين، ٣: ١٧٩، الرقم: ١٥٥٦، واحمد ابن حنبل في المسند، ٣: ١٠٣، الرقم: ١١٥٦٨۔

يَلْعَبُوْنَ فِيْهِمَا فَقَالَ: مَا هَذَانِ الْيُوْمَانِ؟ قَالُوْا: كُنَّا نَلْعَبُ فِيْهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ قَدْ أَبْدَلَكُمْ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا يَوْمَ الْأَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو اہل مدینہ نے کھیل کود کے لیے دو دن مقرر کر رکھے تھے۔ دریافت فرمایا کہ یہ دو دن کیا ہیں؟ وہ عرض گزار ہوئے کہ ہم ان دو دنوں میں ایامِ جاہلیت میں کھیلا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان کی جگہ ان سے بہتر دو دن عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر مرحمت فرمائے ہیں۔''

اس حدیث کو امام ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

١٠. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ نَزَلَ جِبْرِيْلُ عليه السلام فِي كَبْكَبَةٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يُصَلُّوْنَ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ أَوْ قَاعِدٍ يَذْكُرُ اللهَ عزوجل، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدِهِمْ يَعْنِي يَوْمَ فِطْرِهِمْ بَاهَى بِهِمْ مَلَائِكَتَهُ فَقَالَ: يَا مَلَائِكَتِي، مَا جَزَاءُ أَجِيْرٍ وَفَّى عَمَلَهُ، قَالُوْا: رَبَّنَا، جَزَائُهُ أَنْ يُوَفَّى أَجْرُهُ. قَالَ: مَلَائِكَتِي، عَبِيْدِي وَإِمَائِي قَضَوْا فَرِيْضَتِي عَلَيْهِمْ ثُمَّ خَرَجُوْا يَعُجُّوْنَ إِلَيّ بِالدُّعَاءِ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَكَرَمِي وَعُلُوِّي وَارْتِفَاعِ مَكَانِي لَأُجِيْبَنَّهُمْ فَيَقُوْلُ: ارْجِعُوْا قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ وَبَدَّلْتُ سَيِّاٰتِكُمْ حَسَنَاتٍ قَالَ: فَيَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًا لَّهُمْ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

١٠: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣٤٣، الرقم: ٣٧١٧، وفي فضائل الأوقات، ١/٣١٨، الرقم: ١٥٥۔

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب شب قدر ہوتی ہے تو جبریل علیہ السلام فرشتوں کی جماعت میں اترتے ہیں، اور ہر اس کھڑے بیٹھے بندے پر جو اللہ کا ذکر کرتا ہے، سلام بھیجتے ہیں۔ جب ان کی عید کا دن ہوتا ہے یعنی عید الفطر کا دن تو اللہ ان بندوں سے اپنے فرشتوں پر فخر کرتے ہوئے فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! اُس مزدور کی اُجرت کیا ہونی چاہیے جو اپنا کام پورا کر دے؟ وہ عرض کرتے ہیں: الٰہی! اس کی اُجرت یہ ہے کہ اسے پورا پورا اجر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے فرشتو! میرے بندے اور بندیوں نے میرا وہ فریضہ پورا کر دیا جو ان پر تھا۔ پھر وہ دعا میں دست طلب دراز کرتے ہوئے نکل پڑے۔ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا:) مجھے اپنی عزت اپنے جمال، اپنے کرم، اپنی بلندی اور رفعتِ مکانی کی قسم: میں ان کی دعا ضرور قبول کروں گا۔ پھر (اپنے بندوں سے) فرماتا ہے: لوٹ جاؤ میں نے تمہیں بخش دیا اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیا۔ فرمایا: پھر یہ لوگ بخشے ہوئے لوٹتے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ صَلَوَاتِ التَّطَوُّعِ

﴿نفلی نمازوں کی فضیلت کا بیان﴾

١. وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّکَ ق عَسٰٓی اَنْ يَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا٥ (الإسراء، ١٧: ٧٩)

’’اور رات کے کچھ حصہ میں (بھی) قرآن کے ساتھ (شب خیزی کرتے ہوئے) نمازِ تہجد پڑھا کریں یہ خاص آپ کے لیے زیادہ (کی گئی) ہے، یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا (یعنی وہ مقامِ شفاعتِ عظمیٰ جہاں جملہ اوّلین و آخرین آپ کی طرف رجوع اور آپ کی حمد کریں گے)٥‘‘

٢. وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِيَامًا٥ (الفرقان، ٢٥: ٦٣)

’’اور (یہ) وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کے لئے سجدہ ریزی اور قیامِ (نیاز) میں راتیں بسر کرتے ہیں٥‘‘

٣. تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا.

(السجدة، ٣٢: ١٦)

’’اُن کے پہلو اُن کی خوابگاہوں سے جدا رہتے ہیں اور اپنے رب کو خوف اور امید (کی مِلی جُلی کیفیت) سے پکارتے ہیں۔‘‘

٤. وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ٥ (ق، ٥٠: ٤٠)

’’اور رات کے بعض اوقات میں بھی اس کی تسبیح کیجئے اور نمازوں کے بعد بھی٥‘‘

٥. كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَo وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَo

(الذاريات، ۵۱: ۱۷۔۱۸)

''وہ راتوں کو تھوڑی سی دیر سویا کرتے تھےo اور رات کے پچھلے پہروں میں (اٹھ اٹھ کر) مغفرت طلب کرتے تھےo''

٦. وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِo (الطور، ۵۲: ۴۹)

''اور رات کے اوقات میں بھی اس کی تسبیح کیجئے اور (پچھلی رات بھی) جب ستارے چھپتے ہیںo''

٧. يٰاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُo قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًاo نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًاo اَوْزِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًاo اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْکَ قَوْلًا ثَقِيْلًاo اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًاo اِنَّ لَکَ فِی النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًاo

(المزمل، ۷۳: ۱۔۷)

''اے کملی کی جھرمٹ والے (حبیب!)o آپ رات کو (نماز میں) قیام فرمایا کریں مگر تھوڑی دیر (کے لیے)o آدھی رات یا اِس سے تھوڑا کم کر دیںo یا اس پر کچھ زیادہ کر دیں اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کریںo ہم عنقریب آپ پر ایک بھاری فرمان نازل کریں گےo بے شک رات کا اُٹھنا (نفس کو) سخت پامال کرتا ہے اور (دِل و دِماغ کی یکسوئی کے ساتھ) زبان سے سیدھی بات نکالتا ہےo بے شک آپ کے لیے دن میں بہت سی مصروفیات ہوتی ہیںo''

٨. اِنَّ رَبَّکَ يَعْلَمُ اَنَّکَ تَقُوْمُ اَدْنٰی مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَ نِصْفَهٗ وَ ثُلُثَهٗ وَ طَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَکَ. (المزمل، ۷۳: ۲۰)

''بے شک آپ کا رب جانتا ہے کہ آپ (کبھی) دو تہائی شب کے قریب اور (کبھی) نصف شب اور (کبھی) ایک تہائی شب (نماز میں) قیام کرتے ہیں، اور اُن لوگوں کی ایک جماعت (بھی) جو آپ کے ساتھ ہیں (قیام میں شریک ہوتی ہے)۔''

٩. وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ○ وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ○ (الإنسان، ٧٦: ٢٥، ٢٦)

''اور صبح و شام اپنے رب کے نام کا ذکر کیا کریں ○ اور رات کی کچھ گھڑیاں اس کے حضور سجدہ ریزی کیا کریں اور رات کے (بقیہ) طویل حصہ میں اس کی تسبیح کیا کریں ○''

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. فَضْلُ صَلَاةِ التَّهَجُّدِ

﴿نمازِ تہجد کی فضیلت کا بیان﴾

١. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ وَقَدْ غَفَرَ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التفسير، باب قوله ليغفرلك الله ما تقدم من ذنبك وما تأخر، ٤/ ١٨٣٠، الرقم: ٤٥٥٧، ومسلم في الصحيح، كتاب صفة القيامة والجنة والنار، باب إكثار الأعمال والاجتهاد في العبادة، ٤/ ٢١٧٢، والترمذي عن المغيرة بن شعبة في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء في الاجتهاد في الصلاة، ٢/ ٢٦٨، الرقم: ٤١٢۔

اللهُ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ: أَفَلَا أُحِبُّ أَنْ أَکُوْنَ عَبْدًا شَکُوْرًا. فَلَمَّا کَثُرَ لَحْمُهُ صَلّٰی جَالِسًا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْکَعَ قَامَ فَقَرَأَ ثُمَّ رَکَعَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ رات کے وقت اس درجہ قیام فرمایا کرتے کہ دونوں قدم مبارک پھٹ جاتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! آپ ایسا کیوں کرتے ہیں جب کہ آپ کے سبب اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا مجھے یہ پسند نہیں کہ میں شکرگزار بندہ بنوں؟ جب جسم مبارک قدرے بھاری ہو گیا تو آپ ﷺ نمازِ تہجد بیٹھ کر ادا فرمانے لگے اور جب رکوع کرنے کا ارادہ ہوتا تو کھڑے ہو کر قرأت کرتے اور پھر رکوع میں جاتے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، قَالَ: يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کُلَّ لَيْلَةٍ إِلَی السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰی ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ يَقُوْلُ: مَنْ يَدْعُوْنِي فَأَسْتَجِيْبَ لَهُ، مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ، وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، أبواب: التهجد، باب الدُّعاءِ وَالصَّلَاةِ مِن آخِرِ اللَّيلِ، ۱/۳۸٤، الرقم: ۱۰۹٤، وفي کتاب الدعوات، باب الدُّعاءُ نصفَ اللَّيلِ، ۵/۲۳۳۰، الرقم: ۵۹٦۲، وفي کتاب التوحيد، باب قول اللّٰه تعالی: يريدونَ أَن يُبَدِّلُوا کَلَامَ اللّٰهِ [الفتح: ۱۵]، ٦/۲۷۲۳، الرقم: ۷۰۵٦، ومسلم في الصحيح، کتاب صلاة المسافرين، باب الترغيب في الدعاء والذکر في آخر الليل والإجابة فيه، ۱/۵۲۱، الرقم: ۷۰۵۔

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہمارا رب تبارک و تعالیٰ ہر رات کو جب رات کا تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے: ہے کوئی جو مجھ سے دعا کرے تاکہ میں اس کی دعا قبول کروں، ہے کوئی جو مجھ سے سوال کرے تاکہ میں اسے عطا کروں، ہے کوئی جو مجھ سے معافی چاہے کہ میں اسے بخش دوں۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللهِ الْمُحَرَّمُ وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ کے مہینے محرم کے ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز تہجد کی نماز ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَنَّهُ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب فضل صوم المحرم، ٢/ ٨٢١، الرقم: ١١٦٣، والترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء في فضل صلاة الليل، ٢/ ٣٠١، الرقم: ٤٣٨، والنسائي في السنن، كتاب قيام الليل وتطوع النهار، باب فضل صلاة الليل، ٣/ ٢٠٦، الرقم: ١٦١٣، وأبو يعلى في المسند، ١١/ ٢٨٠، الرقم: ٦٣٩٢، وابن حبان في الصحيح، ٨/ ٣٩٨، الرقم: ٣٦٣٦۔

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب في دعاء النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، —

اللَّيۡلِ، فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِيۡنَ قَبۡلَكُمۡ، وَهُوَ قُرۡبَةٌ إِلٰى رَبِّكُمۡ، وَمَكۡفَرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ، وَمَنۡهَاةٌ لِلۡإِثۡمِ.

رَوَاهُ التِّرۡمِذِيُّ وَالۡحَاكِمُ، وَ قَالَ أَبُوۡعِيۡسَى: هٰذَا حَدِيۡثٌ أَصَحُّ، وَقَالَ الۡحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيۡثٌ صَحِيۡحٌ.

’’حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رات کا قیام اپنے اوپر لازم کر لو کہ یہ تم سے پہلے کے نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور تمہارے لیے قربِ خداوندی کا باعث ہے، برائیوں کو مٹانے والا اور گناہوں سے روکنے والا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی اور امام حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٥. عَنۡ أَبِي سَعِيۡدٍ الۡخُدۡرِيِّ وَأَبِي هُرَيۡرَةَ رضي الله عنهما قَالَا: قَالَ رَسُوۡلُ اللهِ ﷺ: مَنِ اسۡتَيۡقَظَ مِنَ اللَّيۡلِ وَأَيۡقَظَ امۡرَأَتَهُ فَصَلَّيَا رَكۡعَتَيۡنِ جَمِيۡعًا كُتِبَا مِنَ الذَّاكِرِيۡنَ اللهَ كَثِيۡرًا وَالذَّاكِرَاتِ.

......٥/٥٥٢، الرقم: ٣٥٤٩، والحاكم في المستدرك، ١/٤٥١، الرقم: ١١٥٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٥٠٢، الرقم: ٤٤٢٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/٩٢، الرقم: ٧٧٦٦۔

٥: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب التطوع، باب الحث على قيام الليل، ٢/٧٠، الرقم: ١٤٥١، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء فيمن أيقظ أهله من الليل،١/٤٢٣، الرقم: ١٣٣٥، وعبد الرزاق في المصنف، ٣/٤٨، الرقم: ٤٧٣٨، والنسائي في السنن الكبرى، ١/٤١٣، الرقم: ١٣١٠، ١١٤٠٦، والحاكم في المستدرك، ١/٤٦١، الرقم: ١١٨٩۔

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص خود رات کو بیدار ہو اور اپنی اہلیہ کو (بھی) بیدار کرے، دونوں دو رکعت نماز مل کر ادا کریں تو ان کا شمار کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں اور (کثرت سے) ذکر کرنے والی عورتوں میں ہو گا۔''

اس حدیث کو امام ابو داود، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ يَقُوْلُ: قَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها: لَا تَدَعْ قِيَامَ اللَّيْلِ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ لَا يَدَعُهُ، وَكَانَ إِذَا مَرِضَ أَوْ كَسِلَ صَلّٰى قَاعِدًا. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

''حضرت عبد اللہ بن ابی قیس کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے نصیحت کی کہ قیام اللیل نہ چھوڑنا کیونکہ حضور نبی اکرم ﷺ اسے نہیں چھوڑا کرتے تھے۔ جب آپ ﷺ بیمار ہو جاتے یا کمزور ہو جاتے تو بیٹھ کر پڑھ لیتے۔''

اس حدیث کو امام ابو داود، احمد بن حنبل اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

٦: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب قيام الليل، ٢/ ٣٢، الرقم: ١٣٠٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/ ٢٤٩، الرقم: ٢٦١٥٧، والحاكم في المستدرك، ١/ ٤٥٢، الرقم: ١١٥٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/ ١٤، الرقم: ٤٤٩٨، والطيالسي في المسند، ١/ ٢١٤، الرقم: ١٥١٩، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/ ١٧٧، الرقم: ١١٣٧، والبخاري في الأدب المفرد، ١/ ٢٧٩، الرقم: ٨٠٠.

٧. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ لِسُلَيْمَانَ: يَا بُنَيَّ، لَا تُكْثِرِ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ، فَإِنَّ كَثْرَةَ النَّوْمِ بِاللَّيْلِ تَتْرُكُ الرَّجُلَ فَقِيْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کی ماں نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو نصیحت کرتے ہوئے کہا: اے میرے پیارے بیٹے! رات کو زیادہ نہ سونا (بلکہ اللہ تعالیٰ کے حضور قیام کرنا)، کیونکہ رات کو زیادہ سونا اُس شخص کو قیامت کے دن فقیر بنا چھوڑے گا۔''

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رضي الله عنهما عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: يُحْشَرُ النَّاسُ فِي صَعِيْدٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُنَادِي مُنَادٍ فَيَقُوْلُ: أَيْنَ الَّذِيْنَ كَانَتْ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ؟ فَيَقُوْمُوْنَ وَهُمْ قَلِيْلٌ

٧: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في قيام الليل، ١/٤٢٢، الرقم: ١٣٣٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤/١٨٣، الرقم: ٤٧٤٦، والطبراني في المعجم الصغير، ١/٢١٠، الرقم: ٣٣٧، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/١٩٧، الرقم: ٤٥٥٢۔

٨: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٣/١٦٩، الرقم: ٣٢٤٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٤٠، الرقم: ٩١٢، والحاكم في المستدرك، ٢/٤٣٣، الرقم: ٣٥٠٨، وابن المبارك في الزهد، ١/١٠١، الرقم: ٣٥٣۔

فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِسَائِرِ النَّاسِ إِلَى الْحِسَابِ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگ قیامت کے دن ایک میدان میں اکٹھے کئے جائیں گے اور ایک منادی اعلان کرے گا: جن لوگوں کے پہلو (اپنے رب کی یاد میں) بستروں سے جدا رہتے تھے، وہ کہاں ہیں؟ وہ کھڑے ہو جائیں گے، ان کی تعداد بہت کم ہوگی اور وہ جنت میں بغیر حساب وکتاب کے داخل ہوجائیں گے پھر باقی (بچ جانے والے) لوگوں کے حساب وکتاب کا حکم جاری کر دیا جائے گا۔'' اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۹. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ: فَضْلُ صَلَاةِ اللَّيْلِ عَلَى صَلَاةِ النَّهَارِ كَفَضْلِ صَدَقَةِ السِّرِّ عَلَى صَدَقَةِ الْعَلَانِيَةِ.

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رات کی نماز دن کی نماز سے اتنی ہی افضل ہے جتنا پردہ میں صدقہ کرنا سرعام صدقہ کرنے سے افضل ہے۔''

اسے امام عبدالرزاق اور طبرانی نے ناقابل اعتراض سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔

۱۰. عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا خَيَّبَ اللهُ

۹: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٣/٤٧، الرقم: ٤٧٣٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٩/٢٠٥، الرقم: ٨٩٩٩، وأيضًا ١٠/١٧٩، الرقم: ١٠٣٨٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/١٣٠، الرقم: ٣٠٩٨، والديلمی في مسند الفردوس، ٣/١٢٩، الرقم: ٤٣٤٨۔

۱۰: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٢/٢١٤، الرقم: ١٧٧٢، وأبو —

عَبْدًا قَامَ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَافْتَتَحَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَآلِ عِمْرَانَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کو کبھی ناکام نہیں کرتا جو رات کے وقت قیام کرتے ہوئے سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران سے آغاز کرتا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۱. عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: عَجِبَ رَبُّنَا عزوجل مِنْ رَجُلَيْنِ: رَجُلٌ ثَارَ عَنْ وِطَائِهٖ وَلِحَافِهٖ مِنْ بَيْنِ أَهْلِهٖ وَحَيِّهٖ إِلَى صَلَاتِهٖ فَيَقُوْلُ رَبُّنَا: أَيَا مَلَائِكَتِي، انْظُرُوْا إِلٰى عَبْدِي ثَارَ مِنْ فِرَاشِهٖ وَوِطَائِهٖ مِنْ بَيْنِ حَيِّهٖ وَأَهْلِهٖ إِلَى صَلَاتِهٖ رَغْبَةً فِيْمَا عِنْدِي وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدِيْ. وَرَجُلٌ غَزَا فِي سَبِيْلِ اللهِ عزوجل فَانْهَزَمُوْا فَعَلِمَ مَا عَلَيْهِ مِنَ الْفِرَارِ وَمَا لَهٗ فِي الرُّجُوْعِ فَرَجَعَ حَتَّى أُهْرِيْقَ دَمُهٗ رَغْبَةً فِيْمَا عِنْدِي وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدِيْ فَيَقُوْلُ اللهُ عزوجل لِمَلَائِكَتِهٖ: اُنْظُرُوْا إِلٰى عَبْدِيْ رَجَعَ رَغْبَةً فِيْمَا عِنْدِيْ

.... نعيم في حلية الأولياء، ۸/۱۲۹، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱/۲٤٥، الرقم: ۹۳٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲/۲٥٤، والمناوي في فيض القدير، ٥/٤٤٤۔

۱۱: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/٤۱٦، الرقم: ۳۹٤۹، وابن حبان في الصحيح، ٦/۲۹۸، الرقم: ۲٥٥۷، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۰/۱۷۹، الرقم: ۱۰۳۸۳، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱/۲٤٦، الرقم: ۹۳٦، والهيثمي في موارد الظمآن، ۱/۱٦۸، الرقم: ٦٤۳۔

وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدِيْ حَتّٰى أُهَرِيْقُ دَمُهٗ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلَى وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہمارا پروردگار دو آدمیوں پر بڑا خوش ہے: ایک وہ شخص جو نرم و گرم بستر اور محبوب بیوی اور دیگر اہل خانہ کو چھوڑ کر نماز کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے میرے فرشتو! میرے بندے کو دیکھو نرم و گرم بستر اور محبوب بیوی اور دیگر اہل خانہ کو چھوڑ کر میری رحمت کی تلاش اور میرے عذاب کے خوف کے باعث نماز کے لئے کھڑا ہو گیا ہے۔ دوسرا وہ شخص جس نے اللہ کی راہ میں جنگ کی اور اس کے ساتھی شکست خوردہ ہو گئے اور وہ پسپائی کی ذلت اور ثابت قدمی کے ثواب کو مدنظر رکھ کر تا دمِ زیست میری رحمت کی تلاش اور خوف عذاب کے باعث لڑتا رہا یہاں تک کہ اُس کا خون بہا دیا گیا (یعنی اُسے شہید کر دیا گیا) تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتے ہیں: میرے بندے کو دیکھو، میری رحمت کی امید سے، میرے عذاب کے خوف کی وجہ سے خون کا آخری قطرہ بہنے تک لڑتا رہا۔'' اس حدیث کو امام احمد بن حنبل، ابو یعلی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. قَالَ مَالِکُ بْنُ دِيْنَارٍ رَحِمَهُ اللهُ: لَمْ يَبْقَ مِنْ رُوْحِ الدُّنْيَا إِلَّا ثَلَاثَةٌ: لِقَاءُ الإِخْوَانِ وَالتَّهَجُّدُ بِالْقُرْآنِ وَبَيْتٌ خَالٍ يُذْكَرُ اللهُ فِيْهِ.

''حضرت مالک بن دینار رَحِمَہُ اللہ نے فرمایا: دنیا کی راحت سے صرف تین چیزیں باقی ہیں: احباب کی زیارت، قرآن مجید کی تلاوت کے ساتھ تہجد ادا کرنا اور (ایسا) خالی گھر جہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے۔''

١: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٥٨۔

۲. عَنِ الإِمَامِ الْقُشَيْرِي رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: قِيْلَ: وَضَعَ اللهُ تَعَالٰى خَمْسَةَ أَشْيَاءَ فِي خَمْسَةِ مَوَاضِعَ: أَلْعِزُّ فِي الطَّاعَةِ، وَالذُّلُّ فِي الْمَعْصِيَةِ، وَالْهَيْبَةُ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ، وَالْحِكْمَةُ فِي الْبَطْنِ الْخَالِي، وَالْغِنٰى فِي الْقَنَاعَةِ.

''امام قشیری رَحِمَہُ الله بیان کرتے ہیں: مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پانچ چیزوں کو پانچ جگہوں پر رکھا ہے: عزت کو اطاعت میں، ذلت کو معصیت میں، ہیبت کو قیام اللیل میں، حکمت کو خالی پیٹ میں، اور مالداری کو قناعت میں۔''

۳. قَالَ إِبْرَاهِيْمُ الْخَوَاصِ رحمه الله: دَوَاءُ الْقَلْبِ خَمْسَةُ أَشْيَاءَ: قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ بِالتَّدَبُّرِ، وَخَلَاءِ الْبَطْنِ، وَقِيَامُ اللَّيْلِ، وَالتَّضَرُّعُ عِنْدَ السَّحْرِ، وَمُجَالِسَةُ الصَّالِحِيْنَ.

''ابراہیم الخواص رَحِمَہُ الله نے فرمایا: دل کی دواء پانچ چیزیں ہیں: غور و تدبر کے ساتھ قرآن حکیم کی تلاوت کرنا، پیٹ کو خالی رکھنا، رات کو (عبادتِ الٰہی کے لیے) قیام کرنا، سحری کے وقت گریہ زاری کرنا، صالحین کی مجلس میں بیٹھنا۔''

٤. قَالَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: بِتُّ لَيْلَةً مَعَ إِبْرَاهِيْمَ، فَانْتَبَهْتُ، فَإِذَا هُوَ يُنَاجِي إِلَى الصَّبَاحِ وَيَقُوْلُ: بَرِحَ الْخَفَاءُ، وَفِي التَّلَاقِي رَاحَةٌ هَلْ يَشْفِيُ خَلِيْل بِغَيْرِ خَلِيْلِهٖ؟

''حضرت جعفر بن محمد خلدی بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم الخواص رَحِمَہُ الله

۲: أخرجه القشيري في الرسالة: ۱٦۱۔

۳: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ۲۸٦۔

٤: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ۲۸٥۔

کے پاس رات گزاری میں اچانک جاگا تو سنا کہ وہ رات کو گریہ زاری کرتے ہوئے کہہ رہے تھے: ناراضگی دور ہوگئی اور محبوب کے وصال میں ہی راحت ہے کیا دوست اپنے دوست کے بغیر شفاء پا سکتا ہے؟‘‘

٥. قَالَ أَبُوْ الْعَالِيَةِ رَحِمَهُ اللهُ: مِنْ أَعْظَمِ الذُّنُوْبِ أَنْ يَّتَعَلَّمَ الرَّجُلُ الْقُرْآنَ، ثُمَّ يَنَامُ عَنْهُ وَلَا يَتَهَجَّدُ بِهِ.

’’حضرت ابو عالیہ رَحِمَهُ اللهُ نے فرمایا: بہت بڑے گناہوں میں سے یہ ہے کہ ایک شخص قرآن مجید کا علم حاصل کرے اور پھر سویا رہے اور اس کے ساتھ تہجد نہ پڑھے۔‘‘

٢. فَضْلُ صَلَاةِ الْإِشْرَاقِ

﴿نمازِ اشراق کی فضیلت کا بیان﴾

١. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللهَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ.

٥: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٥٥۔

١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الجمعة، باب ذكر ما يستحب من الجلوس في المسجد بعد صلاة الصبح حتى تطلع الشمس، ٢/٤٨١، الرقم: ٥٨٦، والطبراني في مسند الشاميين، ٢/٤٢، الرقم: ٨٨٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/١٣٨، الرقم: ٩٧٦٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/١٧٨، الرقم: ٦٦٧۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صبح کی نماز باجماعت پڑھ کر طلوعِ آفتاب تک بیٹھا، اللہ کا ذکر کرتا رہا، پھر دو رکعت نماز (اشراق) ادا کی اس کے لیے کامل (و مقبول) حج اور عمرہ کا ثواب ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لفظ تامة یعنی کامل تین مرتبہ فرمایا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٢. عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ لَمْ يَقُمْ مِنْ مَجْلِسِهٖ حَتّٰى يُمْكِنَهُ الصَّلَاةُ وَقَالَ: مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ جَلَسَ فِي مَجْلِسِهٖ حَتّٰى يُمْكِنَهُ الصَّلَاةُ كَانَتْ بِمَنْزِلَةِ عُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ مُتَقَبَّلَتَيْنِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب فجر کی نماز ادا فرماتے تو اس وقت تک اپنی جگہ سے نہ اُٹھتے جب تک کہ دوسری نماز (اشراق) نہ پڑھ لیتے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے صبح (فجر) کی نماز ادا کی، پھر وہ اسی جگہ پر بیٹھا رہا یہاں تک کہ (جب سورج ایک نیزے کے برابر بلند ہوا اور) وہ دوسری نماز (یعنی نمازِ اشراق) پر قادر ہوا تو اس کا یہ عمل بمنزلہ ایک مقبول حج اور عمرہ کے ہو گا۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٣٧٥، الرقم: ٥٦٠٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٠٥، والشعراني في لواقح الأنوار القدسية: ٦٨۔

٣. فَضْلُ صَلَاةِ الضُّحٰی

﴿نمازِ چاشت کی فضیلت کا بیان﴾

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي بِثَلَاثٍ لَا أَدَعُهُنَّ حَتّٰی أَمُوْتَ: صَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَصَلَاةِ الضُّحٰی وَنَوْمٍ عَلَی وِتْرٍ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے میرے خلیل (رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے تین باتوں کی وصیت فرمائی ہے کہ مرتے دم تک انہیں نہ چھوڑوں: ہر مہینے میں تین روزے رکھنا، نماز چاشت پڑھنا اور سونے سے پہلے وتر پڑھ لینا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم أَنَّهُ قَالَ: يُصْبِحُ عَلَی كُلِّ سُلَامٰی مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ، فَكُلُّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنِ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، أبواب: التطوع، باب صلاة الضحی في الحضر، ١/٣٩٥، الرقم: ١١٢٤، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب استحباب صلاة الضحی، ١/٤٩٩، الرقم: ٧٢١۔

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب استحباب صلاة الضحی، ١/٤٩٨، الرقم: ٧٢٠، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب صلاة الضحی، ٢/٢٦، الرقم: ١٢٨٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٦٧، الرقم: ١٢٥١٣۔

الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَيُجْزِيءُ مِنْ ذَلِکَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰی.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْدَاوُدَ.

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص صبح اُٹھتا ہے تو اس کے ہر جوڑ پر صدقہ واجب ہوتا ہے اور اس کا ایک بار سبحان اللہ کہہ دینا صدقہ ہے۔ ایک بار الحمد للہ کہہ دینا صدقہ ہے، ایک بار لا الٰہ الا اللہ کہہ دینا صدقہ ہے، ایک بار اللہ اکبر کہہ دینا صدقہ ہے۔ کسی شخص کو نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے، کسی کو برائی سے روک دینا صدقہ ہے اور چاشت کی نماز پڑھ لینا ان تمام اُمور سے کفایت کر جاتا ہے۔'' اس حدیث کو امام مسلم اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ حَافَظَ عَلَی شُفْعَةِ الضُّحٰی غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوْبُهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص چاشت کی دو رکعات کی پابندی کرتا ہے، اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۳: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء في صلاة الضحى، ۲/۳٤۱، الرقم: ٤۷٦، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في صلاة الضحى، ۱/٤٤۰، الرقم: ۱۳۸۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/٤٤۳، الرقم: ۹۷۱٤۔

٤. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى الضُّحٰى ثِنْتَيْ عَشَرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللهُ لَهُ قَصْرًا مِنْ ذَهَبٍ فِي الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت انس بن مالک ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں سونے کا ایک محل بنا دیتا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي أَرْبَعًا بَعْدَ أَنْ تَزُوْلَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ وَقَالَ: إِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيْهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَأُحِبُّ أَنْ يَصْعَدَ لِي فِيْهَا عَمَلٌ صَالِحٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن سائب ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ زوال کے بعد ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور فرماتے: یہ وہ گھڑی ہے جس میں آسمانوں پر (رحمت) کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور میں پسند کرتا ہوں کہ اس گھڑی میں میرے نیک اعمال اوپر اٹھائے جائیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء في صلاة الضحى، ٢/٣٣٧، الرقم: ٤٧٣، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في صلاة الضحى، ١/٤٣٩، الرقم: ١٣٨٠۔

٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الوتر، باب ما جاء في الصلاة عند الزوال، ٢/٣٤٢، الرقم: ٤٧٨۔

٦. عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَعَدَ فِي مُصَلَّاهُ حِيْنَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى يُسَبِّحَ رَكْعَتَي الضُّحٰى لَا يَقُوْلُ إِلَّا خَيْرًا غُفِرَ لَهُ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

''حضرت سہل بن معاذ بن انس الجہنی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح کی نماز کے سلام پھیرنے سے لے کر چاشت کی دو رکعت پڑھنے تک اپنی نماز والی جگہ پر بیٹھا رہے، (اور) نیکی کے علاوہ کوئی بات نہ کرے، اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اگرچہ وہ گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔'' اس حدیث کو امام ابو داود اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الضُّحٰى، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نَادٰى مُنَادٍ: أَيْنَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُدِيْمُوْنَ عَلَى صَلَاةِ الضُّحٰى؟ هَذَا بَابُكُمْ فَادْخُلُوْهُ بِرَحْمَةِ اللهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

٦: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب التطوع، باب صلاة الضحى، ٢/٢٧، الرقم: ١٢٨٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٣٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/١٩٦، الرقم: ٤٤٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٤٩، الرقم: ٤٦٨٦۔

٧: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٥/١٩٥، الرقم: ٥٠٦٠، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٢٠٦، الرقم: ٧٨٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٦٧، الرقم: ١٠٠٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/٢٣٩۔

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام ضحیٰ ہے۔ جب قیامت کا دن ہو گا، ایک آواز دینے والا آواز دے گا: نماز ضحیٰ کی پابندی کرنے والو! کہاں ہو؟ یہ تمہارا دروازہ ہے، اس میں اللہ کی رحمت سے داخل ہو جاؤ۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤. فَضْلُ صَلَاةِ الْأَوَّابِيْنَ

﴿نماز اَوّابین کی فضیلت کا بیان﴾

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيْمَا بَيْنَهُنَّ بِسُوْءٍ عُدِلْنَ لَهُ بِعِبَادَةِ ثِنْتَي عَشْرَةَ سَنَةً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ان کے درمیان کوئی بری بات نہ کرے، اس کے لئے یہ نفل بارہ سال کی عبادت کے برابر شمار ہوں گے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء في فضل التطوع وست ركعات بعد المغرب، ٢/ ٢٩٨، الرقم: ٤٣٥، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في ست ركعات بعد المغرب، ١/ ٣٦٩، الرقم: ١١٦٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/ ٢٢٧، الرقم: ٨٦٢۔

۲. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مغرب کے بعد بیس رکعات پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۳. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ فِي هٰذِهِ الآيَةِ: ﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنٰـهُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾ [السجدة، ۳۲:۱٦] قَالَ: كَانُوْا يَتَيَقَّظُوْنَ مَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ يُصَلُّوْنَ قَالَ: وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُوْلُ: قِيَامُ اللَّيْلِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

’’حضرت انس بن مالک ﷺ نے اس آیت: ﴿ان کے پہلو اُن کی خوابگاہوں سے جدا رہتے ہیں اور اپنے رب کو خوف اور اُمید (کی ملی جُلی کیفیت) سے پکارتے ہیں

۲: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء في فضل التطوع وست ركعات بعد المغرب، ۲/۲۹۸، الرقم: ٤۳٥، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في الصلاة بين المغرب والعشاء، ۱/٤۳۷، الرقم: ۱۳۷۳، وأبو يعلى في المسند، ۸/۳٦۰، الرقم: ٤۹٤۸۔

۳: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب وقت قيام النبي ﷺ من الليل، ۲/۳٥، الرقم: ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳/۱۹، الرقم: ٤٥۲٤، وفي السنن الصغرى، ۱/٤۷۸، الرقم: ۸٤۱۔

اور ہمارے عطا کردہ رِزق میں سے (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: صحابہ کرام مغرب اور عشاء کے درمیان نفل پڑھا کرتے تھے۔ حسن بصری کہا کرتے تھے کہ رات کو قیام کیا کرتے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضي الله عنه قَالَ: رَأَيْتُ حَبِيْبِي رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ وَقَالَ: مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوْبُهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے محبوب مکرم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھتے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھتا ہے، اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی ہوں۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلّٰى إِلَى الْعِشَاءِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

’’حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت

٤: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٧/١٩١، الرقم: ٧٢٤٥، وفي المعجم الصغير، ٢/١٢٧، الرقم: ٩٠٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/٢٣٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٢٧، الرقم: ٨٦٤۔

٥: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ١/١٥٧، الرقم: ٣٨٠، والحاكم في المستدرك، ١/٤٥٧، الرقم: ١١٧٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٢٨، الرقم: ٨٦٨۔

میں حاضر ہوا اور میں نے آپ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی۔ آپ ﷺ عشاء تک (نوافل) پڑھتے رہے۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُوْلُ فِيْمَا يَدْعُوْ: يا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ، ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰى دِيْنِكَ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

’’حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب نماز مغرب سے فارغ ہو جاتے تو گھر میں داخل ہو کر دو رکعت نماز نفل ادا فرماتے، پھر اپنی دعا میں یوں فرماتے: اے دلوں کو موڑنے والے! ہمارے دلوں کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔‘‘ اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

٥. فَضْلُ صَلَاةِ تَحِيَّةِ الْوُضُوْءِ

﴿نماز تحیۃ الوضوء کی فضیلت کا بیان﴾

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِبِلَالٍ رضی اللہ عنہ عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ: يَا بِلَالُ، حَدِّثْنِي بِأَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ، قَالَ: مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجٰى عِنْدِي

٦: أخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة، ١/٦٠٩، الرقم: ٦٥٨، والنّووي في الأذكار من كلام سيّد الأبرار: ٨٣۔

١: أخرجه البخاري في الصحيح، أبواب: التطوع، باب فضل الطهور ـــ

أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ طَهُوْرًا فِي سَاعَةِ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِکَ الطُّهُوْرِ مَا كُتِبَ لِي أَنْ أُصَلِّيَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے نمازِ فجر کے وقت فرمایا: اے بلال! مجھے اپنا وہ اُمید افزا عمل بتاؤ جو تم نے زمانہ اسلام میں کیا ہو، کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تمہارے جوتوں کی آواز سنی ہے۔ عرض کیا: میرے نزدیک تو ایسا امید افزا کوئی عمل نہیں ہے ما سوائے اس کے کہ میں نے رات یا دن کی کسی بھی ساعت میں جب بھی وضو کیا تو اس کے ساتھ نماز (تحیۃ الوضوء) جو قسمت میں لکھی ہے ضرور پڑھی ہے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ بخاری کے ہیں۔

٢. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوْئَهُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلٌ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَأَحْمَدُ.

.... بالليل والنهار وفضل الصلاة بعد الوضوء بالليل والنهار، ١/٣٨٦، الرقم: ١٠٩٨، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة رضی اللہ عنہم، باب من فضائل بلال رضی اللہ عنہ، ٤/١٩١٠، الرقم: ٢٤٥٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٣٣، الرقم: ٨٣٨٤۔

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب الذكر المستحب عقب الوضوء، ١/٢٠٩، الرقم: ٢٣٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٥٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٧٨، الرقم: ٣٧٣، وابن خزيمة في الصحيح، ١/١١٠، الرقم: ٢٢٢۔

’’حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو بھی مسلمان اچھی طرح وضو کرے اور پھر کھڑا ہو کر حضور قلب کے ساتھ دو رکعات نماز پڑھے اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۳. عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوْءَهُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يَسْهُوْ فِيْهِمَا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَأَحْمَدُ.

’’حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر دو رکعتیں پڑھیں جن میں کوئی بھول چوک نہ ہو تو اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جاتے ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام ابو داود اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۳: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب كراهية الوسوسة وحديث النفس في الصلاة، ۱/۲۳۸، الرقم: ۹۰۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/۱۱۷، والطبراني في المعجم الكبير، ٥/۲٤۹، الرقم: ٥۲٤۲، والحاكم في المستدرك، ۱/۲۲۲، الرقم: ٤٥۱، وعبد بن حميد في المسند، ۱/۱۱۸، الرقم: ۲۸۰۔

٦. فَضْلُ صَلَاةِ تَحِيَّةِ الْمَسْجِدِ

﴿نمازِ تحیۃ المسجد کی فضیلت کا بیان﴾

١. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ، فَلَا يَجْلِسْ حَتّٰى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

’’حضرت ابو قتادہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب (بھی) تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو دو رکعت (تحیۃ المسجد) پڑھے بغیر نہ بیٹھے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ الفاظ امام بخاری کے ہیں۔

٢. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ﷺ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ النَّاسِ قَالَ: فَجَلَسْتُ.

١: أخرجه البخاري في الصحيح، أبواب: التطوع، باب ما جاء في التطوع مثنى مثنى، ٣٩١/١، الرقم: ١١١٠، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب استحباب تحية المسجد بركعتين وكراهة الجلوس قبل صلاتهما وأنها مشروعة في جميع الأوقات، ٤٩٥/١، الرقم: ٧١٤۔

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب استحباب تحية المسجد بركعتين وكراهة الجلوس قبل صلاتهما وأنها مشروعة في جميع الأوقات، ٤٩٥/١، الرقم: ٧١٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٠٥/٥، الرقم: ٢٢٦٥٤، وابن خزيمة في الصحيح، ١٦٤/٣، الرقم: ١٨٢٩، وأبو عوانة في المسند، ٣٤٦/١، الرقم: ١٢٤٠۔

فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تَجْلِسَ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، رَأَيْتُكَ جَالِسًا وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ. قَالَ: فَإِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتّٰى يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَأَحْمَدُ.

''صحابی رسول حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد میں داخل ہوا اور حضور نبی اکرم ﷺ لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے۔ میں بھی بیٹھ گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنے سے تم کو کس نے روکا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے آپ ﷺ کو اور لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا (تو میں بھی بیٹھ گیا)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص جب مسجد میں آئے تو دو رکعت نماز (تحیۃ المسجد) پڑھنے سے پہلے نہ بیٹھے۔'' اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہیں۔

٧. فَضْلُ صَلَاةِ التَّسْبِيْحِ

﴿نمازِ تسبیح کی فضیلت کا بیان﴾

١. عَنْ أَبِي وَهْبٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْمُبَارَكِ عَنِ الصَّلَاةِ الَّتِي يُسَبَّحُ فِيْهَا فَقَالَ: يُكَبِّرُ ثُمَّ يَقُوْلُ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ. ثُمَّ يَقُوْلُ خَمْسَ

١: أخرجه الترمذي في السنن، أبواب: الوتر، باب ما جاء في صلاة التسبيح، ٢/٣٥٠، الرقم: ٤٨١، وأبو داود في السنن، كتاب التطوع، باب صلاة التسبيح، ٢/٢٩، الرقم: ١٢٩٧، و٢/٣٠، الرقم: ١٢٩٨، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في صلاة التسبيح، ١/٤٤٢، ٤٤٣، الرقم: ١٣٨٦، ١٣٨٧۔

عَشْرَةَ مَرَّةً: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ. ثُمَّ يَتعَوَّذُ وَيَقْرَأُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَفَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُوْرَةً ثُمَّ يَقُوْلُ عَشَرَ مَرَّاتٍ: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَرْكَعُ فَيَقُوْلُهَا عَشَرًا ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ فَيَقُوْلُهَا عَشَرًا ثُمَّ يَسْجُدُ فَيَقُوْلُهَا عَشَرًا ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُوْلُهَا عَشَرًا ثُمَّ يَسْجُدُ الثَّانِيَةَ فَيَقُوْلُهَا عَشَرًا يُصَلِّي أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ عَلَى هٰذَا فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُوْنَ تَسْبِيْحَةً فِي كُلِّ رَكْعَةٍ يَبْدَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِخَمْسَ عَشْرَةَ تَسْبِيْحَةً ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يُسَبِّحُ عَشْرًا. فَإِنْ صَلّٰى لَيْـلًا فَأَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يُسَلِّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ وَإِنْ صَلّٰى نَهَارًا فَإِنْ شَاءَ سَلَّمَ وَإِنْ شَاءَ لَمْ يُسَلِّمْ. قَالَ أَبُوْ وَهْبٍ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِي رِزْمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ قَالَ: يَبْدَأُ فِي الرُّكُوْعِ بِسُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَفِي السُّجُوْدِ بِسُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى ثَـلَاثًا ثُمَّ يُسَبِّحُ التَّسْبِيْحَاتِ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَحَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ زَمْعَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيْزِ وَهُوَ ابْنُ أَبِي رِزْمَةَ قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ: إِنْ سَهَا فِيْهَا يُسَبِّحُ فِي سَجْدَتَي السَّهْوِ عَشْرًا عَشْرًا؟ قَالَ: لَا إِنَّمَا هِيَ ثَـلَاثُ مِائَةِ تَسْبِيحَةٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجه.

وَفِي رِوَايَةٍ: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ: فَإِنَّكَ لَوْ كُنْتَ أَعْظَمَ أَهْلِ الْأَرْضِ ذَنْبًا غُفِرَ لَكَ بِذٰلِكَ قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ أُصَلِّيَهَا تِلْكَ السَّاعَةَ. قَالَ: صَلِّهَا مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

’’ابو وہب کہتے ہیں میں نے حضرت عبد اللہ بن مبارک سے تسبیحات والی نماز کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا: تکبیر کہہ کر **سبحانک اللھم** الخ پڑھے، پھر پندرہ مرتبہ **سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ** کہے، پھر **أعوذ باللہ** پڑھے، **بسم اللہ** پڑھے، سورہ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھے اور پھر دس مرتبہ تسبیح (مذکورہ بالا) کہے، رکوع میں دس مرتبہ، رکوع سے اٹھ کر دس مرتبہ، سجدہ میں دس مرتبہ، سجدہ سے اٹھ کر دس مرتبہ اور پھر دوسرے سجدہ میں دس مرتبہ یہی تسبیحات کہے، یوں چار رکعتیں پڑھے، اس طرح ہر رکعت میں پچھتر (۷۵) تسبیحات ہوں گی، ہر رکعت کے شروع میں پندرہ مرتبہ اور پھر قرأت کے بعد دس دس مرتبہ پڑھے، اگر رات کو پڑھے تو ہر دو رکعتوں پر سلام پھیرنا مجھے پسند ہے، اگر دن کو پڑھے تو چاہے سلام پھیرے چاہے نہ پھیرے۔ ابو وہب فرماتے ہیں: مجھے ابو رزمہ عبد العزیز نے بتایا کہ عبد اللہ بن مبارک نے فرمایا: رکوع میں پہلے سبحان ربی العظیم کہے اور سجدے میں پہلے سبحان ربی الاعلیٰ کہے، پھر تسبیحات پڑھے۔ ابو رزمہ عبد العزیز فرماتے ہیں: میں نے عبد اللہ بن مبارک سے پوچھا، اگر سہو ہو جائے تو کیا سجدہ سہو میں بھی دس دس مرتبہ تسبیحات کہے، آپ نے فرمایا: نہیں یہ صرف تین سو تسبیحات ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تمہارے گناہ تمام اہلِ زمین سے بھی زیادہ ہوں تب بھی اس (نماز) کے باعث معاف کر دیئے جائیں گے۔ میں نے عرض کیا: اگر اس وقت نہ پڑھ سکوں؟ فرمایا: رات اور دن میں جس وقت بھی پڑھ سکو (پڑھ لو)۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٨. فَضْلُ صَلَاةِ الْإِسْتِخَارَةِ

﴿نمازِ اِستخارہ کی فضیلت کا بیان﴾

١. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا الْإِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُوْرِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُوْلُ: إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ لِيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ. فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ. اَللّٰهُمَّ، إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ. أَوْ قَالَ: عَاجِلِ أَمْرِيْ وَآجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِيْ فِيْ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، أبواب: التطوع، باب ما جاء في التطوع مثنى مثنى، ١/٣٩١، الرقم: ١١١٣، وفي كتاب الدعوات، باب الدعاء عند الاستخارة، ٥/٢٣٤٥، الرقم: ٦٠١٩، والترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء في صلاة الاستخارة، ٢/٣٤٥، الرقم: ٤٨٠، وقال الترمذي: حديث صحيح، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في الاستخارة، ٢/٨٩، الرقم: ١٥٣٨، والنسائي في السنن، كتاب النكاح، باب كيف الاستخارة، ٦/٨٠، الرقم: ٣٢٥٣، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في صلاة الاستخارة، ١/٤٤٠، الرقم: ١٣٨٣۔

دِيْنِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي. أَوْ قَالَ: فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي. قَالَ: وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَه.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمیں تمام معاملات میں استخارہ کرنا اسی طرح سکھایا کرتے تھے جیسے قرآن مجید کی سورت سکھاتے۔ آپ ﷺ فرماتے: جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نفل نماز پڑھے، پھر یوں کہے: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيْرُکَ بِعِلْمِکَ وَأَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَأَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِيْمِ. فَإِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ. اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِيْنِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي. أَوْ قَالَ: عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِکْ لِي فِيْهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِيْنِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي. (أَوْ قَالَ: فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ) فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي ''اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کے ذریعے بھلائی طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے سبب طاقت چاہتا ہوں اور تیرے عظیم فضل میں سے سوال کرتا ہوں کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا۔ تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو چھپی باتوں کا خوب جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ کام میرے دین، میری معاش، میرے اُخروی معاملے یا انجام کار میں میرے لیے بہتر ہے تو اسے میرے لیے مقدر فرما دے اور اسے میرے لیے آسان کر دے، پھر تُو اس میں مجھے برکت دے اور اگر تیرے علم میں یہ کام میرے دین، میری معاش، میرے اخروی معاملے یا انجام کار میں میرے لیے برا ہے تو اسے مجھ سے دور کر دے اور مجھے اس سے دور فرما اور میرے لیے بھلائی کو مقرر فرما خواہ وہ کہیں بھی ہو۔ پھر مجھے اس بھلائی سے راضی بھی فرما دے۔'' آپ ﷺ نے

فرمایا: اور (پھر) اپنی حاجت کا نام لے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، ترمذی، ابو داود، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٩. فَضْلُ صَلَاةِ الْحَاجَةِ

﴿نمازِ حاجت کی فضیلت کا بیان﴾

١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ كَانَتْ لَهُ إِلَى اللهِ حَاجَةٌ أَوْ إِلَى أَحَدٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُحْسِنِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ لِيُثْنِ عَلَى اللهِ، وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ لِيَقُلْ: ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، أَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ، لَا تَدَعْ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ﴾.

زَادَ ابْنُ مَاجَةَ: ثُمَّ يَسْأَلُ اللهَ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَا شَاءَ فَإِنَّهُ يُقَدَّرُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِمُ بِأَسَانِيْدِهِمْ.

١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء في صلاة الحاجة، ٢/٣٤٤، الرقم: ٤٧٩، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في صلاة الحاجة، ١/٤٤١، الرقم: ١٣٨٤، والحاكم في المستدرك، ١/٤٦٦، الرقم: ١١٩٩۔

''حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ یا کسی آدمی سے کوئی کام ہو، اُسے چاہیے کہ وہ اچھے طریقے سے وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے، پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرے، پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے، پھر کہے: ﴿لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، أَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ، لَا تَدَعْ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ﴾ ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بردبار بزرگی والا ہے۔ پاک ہے اللہ اور عرش عظیم کا مالک ہے۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے وہ چیزیں مانگتا ہوں جو تیری رحمت اور تیری بخشش کا سبب ہوتی ہیں اور میں ہر نیکی میں سے اپنا حصہ مانگتا ہوں اور ہر گناہ سے سلامتی طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے کسی گناہ کو بخشے بغیر، میرے کسی غم کو دور کئے بغیر اور میری کسی حاجت کو جو تیرے نزدیک پسندیدہ ہو، پورا کئے بغیر نہ چھوڑنا۔ اے رحم کرنے والوں میں سے سب سے زیادہ رحم کرنے والے! (رحم فرما)۔''

''امام ابنِ ماجہ نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: پھر دنیا اور آخرت کی کوئی چیز مانگے تو وہ اس کے لئے مقدر کر دی جائے گی۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور امام حاکم نے اپنی اپنی اسناد کے ساتھ نقل کیا ہے۔

۲. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا ضَرِيْرَ الْبَصَرِ أَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَالَ: ادْعُ اللهَ لِي أَنْ يُعَافِيَنِي. فَقَالَ: إِنْ شِئْتَ أَخَّرْتُ لَكَ وَهُوَ خَيْرٌ.

۲: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ۱۱۹، ۵/۵۶۹،—

وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ. فَقَالَ: ادْعُهْ. فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضُوْئَهُ وَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ. وَيَدْعُوَ بِهٰذَا الدُّعَاءِ: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْکَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ. يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِکَ إِلٰى رَبِّي فِي حَاجَتِي هٰذِهٖ لِتُقْضَ، اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ﴾.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظُ لَهٗ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میرے لئے بینائی کی دعا فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تو چاہے تو تیرے لئے دعا کو مؤخر کر دوں جو تیرے لئے بہتر ہے اور اگر تو چاہے تو تیرے لئے دعا کر دوں۔ اس نے عرض کیا: (آقا) دعا فرما دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اچھی طرح وضو کرنے اور دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم دیا

.... الرقم: ٣٥٧٨، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في صلاة الحاجة، ١/٤٤١، الرقم: ١٣٨٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٣٨، الرقم: ١٧٢٤٠ـ ١٧٢٤٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١٦٨، الرقم: ١٠٤٩٤ـ ١٠٤٩٥، وفي عمل اليوم والليلة، ١/٤١٧، الرقم: ٦٥٨ـ ٦٦٠، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/٢٢٥، الرقم: ١٢١٩، والحاكم في المستدرك، ١/٤٥٨، ٧٠٠، ٧٠٧، الرقم: ١١٨٠ـ ١٩٠٩ـ ١٩٢٩، والطبراني في المعجم الصغير، ١/٣٠٦، الرقم: ٥٠٨، وفي المعجم الكبير، ٩/٣٠، الرقم: ٨٣١١، والبخاري في التاريخ الكبير، ٦/٢٠٩، الرقم: ٢١٩٢، وعبد بن حميد في المسند، ١/١٤٧، الرقم: ٣٧٩ـ

اور فرمایا: (نماز کے بعد) یہ دعا کرنا: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْکَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ. يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِکَ إِلٰی رَبِّي فِي حَاجَتِي هٰذِهٖ لِتُقْضَ، اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ﴾ ''اے اللہ! میں نبیٔ رحمت (حضرت) محمد ﷺ کے وسیلے سے تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں۔ اے محمد (ﷺ)! میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی بارگاہ میں اپنی حاجت پیش کرتا ہوں کہ میری حاجت پوری فرمائی جائے۔ اے اللہ! میرے حق میں آپ ﷺ کی شفاعت قبول فرما۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ ابن ماجہ کے ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٠. فَضْلُ صَلَاةِ التَّوَسُّلِ

﴿نماز توسل کی فضیلت کا بیان﴾

١. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رضی الله عنه أَنَّ رَجُلًا ضَرِيْرَ الْبَصَرِ أَتَی النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ادْعُ اللهَ لِي أَنْ يُعَافِيَنِيْ. فَقَالَ: إِنْ شِئْتَ أَخَّرْتُ لَکَ وَهُوَ خَيْرٌ. وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ. فَقَالَ: ادْعُهُ. فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضُوْئَهُ وَيُصَلِّيَ رَکْعَتَيْنِ. وَيَدْعُوَ بِهٰذَا الدُّعَاءِ: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْکَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ. يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِکَ إِلٰی رَبِّي فِي

١: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب الدعوات، باب ١١٩، ٥/٥٦٩، الرقم: ٣٥٧٨، وابن ماجه في السنن، کتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في صلاة الحاجة، ١/٤٤١، الرقم: ١٣٨٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٣٨، الرقم: ١٧٢٤٠-١٧٢٤٢، —

حَاجَتِيْ هٰذِهٖ لِتُقْضَ، اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ﴾.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظُ لَهٗ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میرے لئے بینائی کی دعا فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تو چاہے تو تیرے لئے دعا کو مؤخر کر دوں جو تیرے لئے بہتر ہے اور اگر تو چاہے تو تیرے لئے دعا کر دوں۔ اس نے عرض کیا: (آقا) دعا فرما دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اچھی طرح وضو کرنے اور دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم دیا اور فرمایا: (نماز کے بعد) یہ دعا کرنا: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْکَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ. يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِکَ إِلٰی رَبِّي فِي حَاجَتِيْ هٰذِهٖ لِتُقْضَ، اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ﴾ ’’اے اللہ! میں نبیٔ رحمت (حضرت) محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے سے تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی بارگاہ میں اپنی حاجت پیش کرتا ہوں کہ میری حاجت پوری فرمائی جائے۔ اے اللہ! میرے حق میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت قبول فرما۔‘‘

.... والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١٦٨، الرقم: ١٠٤٩٤۔ ١٠٤٩٥، وفي عمل اليوم والليلة، ١/٤١٧، الرقم: ٦٥٨۔ ٦٦٠، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/٢٢٥، الرقم: ١٢١٩، والحاكم في المستدرك، ١/٤٥٨، ٧٠٠، ٧٠٧، الرقم: ١١٨٠۔ ١٩٠٩۔ ١٩٢٩، والطبراني في المعجم الصغير، ١/٣٠٦، الرقم: ٥٠٨، وفي المعجم الكبير، ٩/٣٠، الرقم: ٨٣١١، والبخاري في التاريخ الكبير، ٦/٢٠٩، الرقم: ٢١٩٢، وعبد بن حميد في المسند، ١/١٤٧، الرقم: ٣٧٩۔

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ ابن ماجہ کے ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱. فَضْلُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ

﴿گھر میں نفلی نماز ادا کرنے کی فضیلت کا بیان﴾

۱. عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: صَلُّوْا أَيُّهَا النَّاسُ، فِي بُيُوْتِكُمْ فَإِنَّ أَفْضَلَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهٖ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوْبَةَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو، کیونکہ افضل یہ ہے کہ آدمی فرض نمازوں کے علاوہ باقی نمازیں گھر میں ادا کرے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲. عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: إِذَا قَضٰی أَحَدُكُمُ

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب ما يكره من كثرة السؤال وتكلف ما لا يعنيه، ۶/۲۶۵۸، الرقم: ۶۸۶۰، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب استحباب الصلاة النافلة في بيته وجوازها في المسجد، ۱/۵۴۰، الرقم: ۷۸۱، والنسائي في السنن، كتاب قيام الليل، باب الحث على الصلاة في البيوت والفضل في ذلك، ۳/۱۹۷، الرقم: ۱۵۹۹۔

۲: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب استحباب صلاة النافلة في بيته، ۱/۵۳۹، الرقم: ۷۷۸، وعبد الرزاق في —

الصَّلَاةَ فِي مَسْجِدِهٖ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهٖ نَصِيْبًا مِنْ صَلَاتِهٖ فَإِنَّ اللهَ جَاعِلٌ فِي بَيْتِهٖ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْرًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَحْمَدُ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنی مسجد میں نماز پڑھ لے تو وہ اپنی نمازوں کا کچھ حصہ اپنے گھر پڑھنے کے لیے بھی رکھ لے کیونکہ اللہ تعالیٰ گھر میں اس کی نمازوں کی وجہ سے بہتری پیدا کر دے گا۔''

اس حدیث کو امام مسلم، عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ اور احمد بن حنبل نے بیان کیا ہے۔

٣. عَنْ أَبِي مُوْسٰی رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِي يُذْكَرُ اللهُ فِيْهِ وَالْبَيْتِ الَّذِي لَا يُذْكَرُ اللهُ فِيْهِ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس

.... المصنف، ٣/٧٠، الرقم: ٤٨٣٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٦٠، الرقم: ٦٤٥٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣١٥، الرقم: ١٤٤٣١۔

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب استحباب صلاة النافلة في بيته، ١/٥٣٩، الرقم: ٧٧٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٤٠١، الرقم: ٥٣٦، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٢٩١، الرقم: ٧٣٠٦، وابن حبان في الصحيح، ٣/١٣٥، الرقم: ٨٥٤۔

گھر میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے اور جس گھر میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا جائے ان کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدٍ رضی الله عنه قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَيُّمَا أَفْضَلُ: اَلصَّلَاةُ فِي بَيْتِي أَوِ الصَّلَاةُ فِي الْمَسْجِدِ؟ قَالَ: أَلَا تَرٰى إِلٰى بَيْتِي مَا أَقْرَبَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَأَنْ أُصَلِّيَ فِي بَيْتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصَلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ صَلَاةً مَكْتُوْبَةً.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وأَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: گھر میں ادا کی گئی نماز افضل ہے یا مسجد میں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم دیکھ نہیں رہے ہو کہ میرا گھر مسجد کے کتنا نزدیک ہے، اس کے باوجود فرض نماز کے علاوہ گھر میں نماز پڑھنا مسجد میں نماز پڑھنے سے مجھے زیادہ پسندیدہ ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، احمد اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٤: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في التطوع في البيت، ١/٤٣٩، الرقم: ١٣٧٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٤٢، الرقم: ١٩٠٢٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤١١، الرقم: ٣٩٣٤، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/١٧٢، الرقم: ٧٨٦٤۔

فَصْلٌ فِي أَجْرِ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلّٰهِ عزوجل وَنَظَّفَهُ

﴿رضاءِ الٰہی کے لئے مسجد بنانے اور اسے صاف رکھنے کے اجر کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ط اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ج وَفِی النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ○ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللهَ قف فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ○

(التوبة، ٩: ١٨)

’’مشرکوں کے لیے یہ روا نہیں کہ وہ اللہ کی مسجدیں آباد کریں درآنحالیکہ وہ خود اپنے اوپر کفر کے گواہ ہیں، ان لوگوں کے تمام اعمال باطل ہو چکے ہیں اور وہ ہمیشہ دوزخ ہی میں رہنے والے ہیں○ اللہ کی مسجدیں صرف وہی آباد کر سکتا ہے جو اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان لایا اور اس نے نماز قائم کی اور زکوٰۃ ادا کی اور اللہ کے سوا (کسی سے) نہ ڈرا۔ سو امید ہے کہ یہی لوگ ہدایت پانے والوں میں ہو جائیں گے○‘‘

٢. لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ط لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ط فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ط وَاللهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ○

اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰی تَقْوٰی مِنَ اللهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰی شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ط وَاللهُ لَا يَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ○ لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِیْ بَنَوْا رِيْبَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلَّآ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ط وَاللهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ○ (التوبۃ، ۹: ۱۰۸۔ ۱۱۰)

’’(اے حبیب!) آپ اس (مسجد کے نام پر بنائی گئی عمارت) میں کبھی بھی کھڑے نہ ہوں۔ البتہ وہ مسجد، جس کی بنیاد پہلے ہی دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے، حقدار ہے کہ آپ اس میں قیام فرما ہوں۔ اس میں ایسے لوگ ہیں جو (ظاہراً و باطناً) پاک رہنے کو پسند کرتے ہیں، اور اللہ طہارت شعار لوگوں سے محبت فرماتا ہے ○ بھلا وہ شخص جس نے اپنی عمارت (یعنی مسجد) کی بنیاد اللہ سے ڈرنے اور (اس کی) رضا و خوشنودی پر رکھی، بہتر ہے یا وہ شخص جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ایسے گڑھے کے کنارے پر رکھی جو گرنے والا ہے۔ سو وہ (عمارت) اس معمار کے ساتھ ہی آتشِ دوزخ میں گر پڑی، اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں فرماتا ○ ان کی عمارت جسے انہوں نے (مسجد کے نام پر) بنا رکھا ہے ہمیشہ ان کے دلوں میں (شک اور نفاق کے باعث) کھٹکتی رہے گی سوائے اس کے کہ ان کے دل (مسلسل خراش کی وجہ سے) پارہ پارہ ہو جائیں، اور اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے ○‘‘

۳۔ قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓی اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا○

(الکہف، ۱۸: ۲۱)

’’ان (ایمان والوں) نے کہا جنہیں ان کے معاملہ پر غلبہ حاصل تھا کہ ہم ان (کے دروازہ) پر ضرور ایک مسجد بنائیں گے (تاکہ مسلمان اس میں نماز پڑھیں اور ان کی قربت سے خصوصی برکت حاصل کریں) ○‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ: مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا يَبْتَغِي بِهٖ وَجْهَ اللهِ عزوجل بَنَى اللهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

’’حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ’’جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے مسجد بنائی، اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنائے گا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٢. عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَنَّهٗ قَالَ: مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا، صَغِيْرًا كَانَ أَوْ كَبِيْرًا: بَنَى اللهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ يَعْلٰى.

١: أخرجه البخاری في الصحيح، کتاب الصلاة، باب من بنی مسجداً، ١/١٧٢، الرقم: ٤٣٩، ومسلم في الصحيح، کتاب الزهد والرقائق، باب فضل بناء المسجد، ١/٣٧٨، الرقم: ٥٣٣، والنسائي في السنن، کتاب المساجد، باب الفضل في بناء المساجد، ٢/٣١، الرقم: ٦٨٨، وابن ماجه في السنن، کتاب المساجد والجماعات، باب من بنی لله مسجدا، ١/٢٤٣، الرقم: ٧٣٥۔

٢: أخرجه الترمذي في السنن، أبواب: الصلاة، باب ما جاء في فضل بنيان المسجد، ٢/١٣٥، الرقم: ٣١٩، وأبو يعلی في المسند، ٧/٢٧٧، الرقم: ٤٢٩٨، والبخاري في التاريخ الكبير، ٥/٣٢٩، الرقم: ١٠٤٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/١٢٠، الرقم: ٤١٨، والعيني في عمدة القاري، ٤/٢١٢۔

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے اللہ تعالیٰ (کی رضا) کے لیے چھوٹی یا بڑی مسجد بنائی اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٣. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: أَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ وَأَنْ تُنَظَّفَ وَتُطَيَّبَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محلوں میں مسجدیں بنانے اور انہیں صاف ستھرا اور خوشبودار رکھنے کا حکم دیا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: عُرِضَتْ عَلَيَّ أُجُوْرُ

٣: أخرجه الترمذي، كتاب الجمعة، باب ما ذكر في تطييب المساجد، ٢/٤٨٩، الرقم: ٥٩٤، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب اتخاذ المساجد في الدور، ١/١٢٤، الرقم: ٤٥٥، وابن ماجه في السنن، كتاب المساجد والجماعت، باب المساجد في الدور، ١/٢٥٠، الرقم: ٧٥٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/١٤١، الرقم: ٧٤٤٤۔

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب فضائل القرآن، باب ما جاء فيمن قرأ حرفا من القرآن ما له من الأجر، ٥/١٧٨، الرقم: ٢٩١٦، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في كنس المساجد، ١/١٢٦، الرقم: ٤٦١، وأبو يعلى في المسند، ٧/٢٥٣، الرقم: ٤٢٦٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٣٠٨، الرقم: ٦٤٨٩، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/٢٧١، الرقم: ١٢٩٧۔

أُمَّتِي حَتَّى الْقَذَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ، وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوبُ أُمَّتِي فَلَمْ أَرَ ذَنْبًا أَعْظَمَ مِنْ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ أَوْ آيَةٍ أُوتِيَهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے اجروثواب میرے سامنے لائے گئے حتیٰ کہ اس تنکے (کا ثواب بھی لایا گیا) جسے آدمی مسجد سے اٹھا کر باہر پھینکتا ہے اور میرے سامنے میری امت کے گناہ بھی لائے گئے۔ سب سے بڑا گناہ میں نے دیکھا کہ آدمی کو قرآن مجید کی کوئی سورت یا کوئی آیت عطا کی جائے اور وہ اسے بھلا دے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَتْ سَوْدَاءُ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ، فَتُوُفِّيَتْ لَيْــلًا، فَلَمَّا أَصْبَحَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أُخْبِرَ بِمَوْتِهَا، فَقَالَ: أَلَا آذَنْتُمُوْنِي بِهَا؟ فَخَرَجَ بِأَصْحَابِهٖ، فَوَقَفَ عَلٰى قَبْرِهَا، فَكَبَّرَ عَلَيْهَا وَالنَّاسُ خَلْفَهُ، وَدَعَا لَهَا، ثُمَّ انْصَرَفَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

''حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک سیاہ رنگ کی عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی۔ وہ رات کو فوت ہوگئی۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کے متعلق بتایا گیا۔ آپ نے فرمایا تم نے مجھے اس کی بروقت اطلاع کیوں نہیں دی تھی؟ (تاکہ میں خود

٥: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في الصلاة على القبر، ١/٤٩٠، الرقم: ١٥٣٣، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/١٤٣، الرقم: ٨٢٢٠، والروياني في المسند، ١/٨٠، الرقم: ٤٣، والكناني في مصباح الزجاجة، ٢/٣٥۔

اس کی نماز جنازہ پڑھاتا) پھر آپ ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ تشریف لے گئے پھر آپ ﷺ اس کی قبر پر کھڑے ہوئے، اللہ اکبر کہا۔ صحابہ آپ ﷺ کے پیچھے تھے اور اس کے لئے دعا فرمائی اور پھر واپس تشریف لائے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطَمِيِّ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَبْنِي الْمَسْجِدَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ رضی الله عنه يَقُوْلُ:

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ يَبْنِي الْمَسَاجِدَا
وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَائِمًا وَقَاعِدَا

وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: وَيَتْلُو الْقُرْآنَ قَائِمًا وَقَاعِدًا وَهُمْ يَبْنُوْنَ الْمَسْجِدَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت ابو جعفر الخطمی رضی اللہ عنہ سے روایت کہ حضور نبی اکرم ﷺ مسجد نبوی کی تعمیر فرما رہے تھے اور ساتھ ساتھ حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ شعر پڑھ رہے تھے:

’’کامیاب ہو گیا وہ شخص جو (ذکرِ الٰہی کے لئے) مسجدیں تعمیر کر رہا ہے
اور اٹھتے بیٹھتے قرآن پڑھ رہا ہے۔‘‘

اور حضور نبی اکرم ﷺ (ان کے اشعار کے جواب میں) فرما رہے تھے کہ وہ (یعنی صحابہ کرام) اٹھتے بیٹھتے تلاوتِ قرآن مجید کر رہے تھے جبکہ وہ مسجد کی تعمیر میں

٦: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٧٧، الرقم: ٢٦٠٥٣، وفي كتاب الأدب، ١/٣٧٠، الرقم: ٤٠١، والنميري في أخبار المدينة، ١/٣٩، الرقم: ١٦٥، والعسقلاني في فتح الباري، ١٠/٥٤١۔

مصروف تھے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابنِ ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ جَابِرٍ ﷺ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ حَفَرَ مَاءً لَم يَشْرَبْ مِنْهُ كَبِدٌ حَرَّى مِنْ جِنٍّ وَلَا إِنْسٍ وَلَا طَائِرٍ إِلَّا آجَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَمَنْ بَنٰى مَسْجِدًا كَمَفْحَصِ قَطَاةٍ أَوْ أَصْغَرَ بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ.

’’حضرت جابر ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص کنواں کھدوائے تو اس میں سے پینے والے پیاسے جنوں، انسانوں اور پرندوں میں سے ہر ایک کا ثواب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے عنایت فرمائیں گے۔ اور اگر کوئی مسجد بنائے، اگرچہ چیل کے گھونسلے کے برابر ہی کیوں نہ ہو یا اس سے بھی چھوٹی ہو پھر بھی اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنائیں گے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنْ أَبِي قِرْصَافَةَ ﷺ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ابْنُوْا الْمَسَاجِدَ وَأَخْرِجُوْا الْقُمَامَةَ مِنْهَا، فَمَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَهَذِهِ الْمَسَاجِدُ الَّتِي تُبْنٰى فِي

٧: أخرجه ابن خزيمة في الصحيح، ٢/٢٦٩، الرقم: ١٢٩٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/٢٤٠، الرقم: ١٨٥٧، وأبو يعلى في المسند، ٧/٨٥، الرقم: ٤٠١٧۔

٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/١٩، الرقم: ٢٥٢١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/١٢٢، الرقم: ٤٢٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/٩۔

الطَّرِيْقِ؟ قَالَ: نَعَمْ وَإِخْرَاجُ الْقُمَامَةِ مِنْهَا مُهُوْرُ حُوْرِ الْعِيْنِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابو قِرصافہ ﷛ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مسجدیں بناؤ اور اُنہیں صاف رکھو۔ جو شخص مسجد تعمیر کراتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنا دیتا ہے۔ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان مساجد کے بارے میں کیا خیال ہے جو راستے میں بنائی جاتی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں ان کا بھی یہی حکم ہے اور ان کی صفائی حور عین (مراد گوری رنگت والی کشادہ چشم حور) کا حق مہر ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الْمَسْجِدِ لِلصَّلَاةِ

﴿نماز کے لئے مسجد میں پیدل جانے کی فضیلت کا بیان﴾

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ. يَعْدِلُ بَيْنَ الاثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَيُعِيْنُ الرَّجُلَ عَلٰى دَابَّتِهٖ فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَكُلُّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ وَيُمِيْطُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انسان کے ہر جوڑ پر ہر روز جس میں سورج طلوع ہوتا ہے صدقہ واجب ہوتا ہے۔ دو آدمیوں کے درمیان انصاف سے فیصلہ کر دینا صدقہ ہے۔ کسی آدمی کو اس کی سواری پر سوار ہونے میں مدد دینا یا اس کا سامان اس کی سواری پر رکھوا دینا بھی صدقہ ہے۔ اچھی بات کہہ دینا بھی

:١ أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب من أخذ بالركاب ونحوه، ٣/١٠٩٠، الرقم: ٢٨٢٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب بيان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف، ٢/٦٩٩، الرقم: ١٠٠٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣١٦، الرقم: ٨١٦٨، وابن حبان في الصحيح، ١/٥٣٤، الرقم: ٢٩٩۔

صدقہ ہے۔ نماز کے لیے اُٹھایا جانے والا ہر قدم بھی صدقہ ہے اور تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲. عَنْ أَبِي مُوْسٰى قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَعْظَمُ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلَاةِ أَبْعَدُهُمْ فَأَبْعَدُهُمْ مَمْشًى، وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ، حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ، أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الَّذِي يُصَلِّي ثُمَّ يَنَامُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمام لوگوں میں نماز کے اجر و ثواب کے اعتبار سے سب سے بڑے اجر والا وہ شخص ہے جو زیادہ دُور سے چل کر آتا ہے، پھر وہ جو ان کی نسبت زیادہ دُور سے چل کر آتا ہے۔ وہ شخص جو (مسجد میں بیٹھ کر) نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ امام کے ساتھ نماز پڑھتا ہے، اجر کے اعتبار سے اس شخص سے بہت بڑے اجر کا حامل ہے جو نماز پڑھ کر (گھر چلا جائے اور) سو جائے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجماعة والإمامة، باب فضل صلاة الفجر في جماعة، ۱/۲۳۳، الرقم: ۶۲۳، ومسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب فضل كثرة الخطا إلى المساجد، ۱/۴۶۰، الرقم: ۶۶۲، والبزار في المسند، ۸/۱۴۷، الرقم: ۳۱۶۶، وأبو يعلى في المسند، ۱۳/۲۷۸، الرقم: ۷۲۹۴۔

۳: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب فضل إسباغ الوضوء على المكاره، ۱/۲۱۹، الرقم: ۲۵۱، والترمذي في السنن، كتاب الطهارة، باب ما جاء في إسباغ الوضوء، ۱/۷۲، الرقم: ۵۱، والنسائي في السنن، كتاب الطهارة، باب الفضل في ذلك، ۱/۸۹، —

يَمْحُو اللهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟ قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللهِ. قَالَ: إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تم کو ایسی عبادت نہ بتاؤں جس سے تمہارے گناہ مٹ جائیں اور جس سے تمہارے درجات بلند ہو جائیں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: تکلیف کے وقت اچھی طرح (پانی بہا کر) وضو کرنا، زیادہ قدم چل کر مسجد کی طرف جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا اور تمہارے لیے یہی رباط ہے (یعنی اپنے آپ کو عبادت کے لیے پابند کر لینا)۔''

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنهما قَالَ: خَلَتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ. فَأَرَادَ بَنُوْ سَلِمَةَ أَنْ يَنْتَقِلُوْا إِلٰى قُرْبِ الْمَسْجِدِ. فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَهُمْ: إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكُمْ تُرِيْدُوْنَ أَنْ تَنْتَقِلُوْا قُرْبَ

.... الرقم: ١٤٣، وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب ما جاء في إسباغ الوضوء، ١/١٤٨، الرقم: ٤٢٨ـ

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب فضل كثرة الخطا إلى المساجد، ١/٤٦٢، الرقم: ٦٦٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٣٢، الرقم: ١٤٦٠٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٣٣، الرقم: ٤٥٩٦، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٢٣٠، الرقم: ٤٥١ـ

الْمَسْجِدِ؟ قَالُوْا: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَدْ أَرَدْنَا ذٰلِکَ. فَقَالَ: يَا بَنِي سَلِمَةَ، دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ. دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضي الله عنهما بیان کرتے ہیں کہ مسجد کے قریب کچھ جگہ خالی ہوئی تو بنوسلمہ نے ارادہ کیا کہ مسجد کے قریب منتقل ہو جائیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ تک یہ خبر پہنچی تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تم مسجد کے قریب منتقل ہونا چاہتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: جی، یا رسول اللہ! ہمارا یہی ارادہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے بنوسلمہ! اپنے گھروں میں رہو، تمہارے قدموں کے نشان لکھے جاتے ہیں (دوبارہ فرمایا:) اپنے گھروں میں رہو، تمہارے قدموں کے نشان لکھے جاتے ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۵. عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ لَا أَعْلَمُ رَجُلًا أَبْعَدَ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ. وَكَانَ لَا تُخْطِئُهُ صَلَاةٌ. قَالَ: فَقِيْلَ لَهُ أَوْ قُلْتُ لَهُ: لَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهُ فِي الظَّلْمَاءِ وَفِي الرَّمْضَاءِ. قَالَ: مَا يَسُرُّنِي أَنَّ مَنْزِلِي إِلٰى جَنْبِ الْمَسْجِدِ. إِنِّي أُرِيْدُ أَنْ يُكْتَبَ لِي مَمْشَايَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَرُجُوْعِي إِذَا رَجَعْتُ إِلٰى أَهْلِي. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قَدْ جَمَعَ اللهُ لَکَ ذٰلِکَ كُلَّهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ.

۵: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب فضل كثرة الخطا إلى المساجد، ١/ ٤٦٠، الرقم: ٦٦٣، وابن حبان في الصحيح، ١/ ٤٦٠، الرقم: ٢٠٤١۔

''حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک شخص کو جانتا ہوں جس کا گھر مسجد سے سب سے زیادہ دور تھا اور اس کی نماز کبھی قضا نہیں ہوتی تھی، ابی بن کعب فرماتے ہیں کہ ان سے کہا گیا: میں نے اُسے مشورہ دیا کہ دراز گوش خرید لو جس پر سوار ہو کر اندھیرے اور دھوپ میں آسانی سے آ سکو۔ اس نے کہا: مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میرا گھر مسجد کے قریب ہو بلکہ میں تو چاہتا ہوں کہ (دور) گھر سے پیدل چل کے میرا مسجد میں آنا اور پھر چل کر اپنے گھر کو واپس لوٹنا لکھا جاتا رہے۔ (اس پر) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہ تمام (ثواب) تمہارے لیے (تمہاری نیت کے مطابق) جمع کر دیا ہے۔'' اس حدیث کو امام مسلم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلْقَى اللهَ غَدًا مُسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ حَيْثُ يُنَادٰى بِهِنَّ فَإِنَّ اللهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سُنَنَ الْهُدٰى وَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى وَلَوْ أَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوْتِكُمْ كَمَا يُصَلِّي هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِي بَيْتِهِ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُوْرَ ثُمَّ يَعْمِدُ إِلَى مَسْجِدٍ مِنْ هَذِهِ الْمَسَاجِدِ إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ يَخْطُوْهَا حَسَنَةً وَيَرْفَعُهُ بِهَا دَرَجَةً وَيَحُطُّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُوْمُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتٰى بِهِ يُهَادٰى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتّٰى

٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب صلاة الجماعة لك سنن الهدى، ١/٤٥٣، الرقم: ٦٥٤، والنسائي في السنن، كتاب الإمامة، باب المحافظة على الصلوات حيث ينادي بهن، ٢/١٠٨، الرقم: ٨٤٩، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في التشديد في ترك الجماعة، ١/١٥٠، الرقم: ٥٥٠۔

يُقَامَ فِي الصَّفِّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَالنَّسَائِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص کو کل حالتِ اسلام میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شوق ہو اس پر لازم ہے کہ جس جگہ اذان دی جاتی ہے وہاں ان نمازوں کو ہمیشہ ادا کرے، اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے سنن ہدیٰ مشروع فرمائی ہیں اور یہ (جماعت سے نماز پڑھنا) سنن ہدیٰ یعنی سنت مؤکدہ ہے اور اگر تم نے گھروں میں نماز پڑھی جیسا کہ یہ تارکِ جماعت پڑھتا ہے تو تم اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی سنت چھوڑ دو گے اور اگر تم نے اپنے نبی کی سنت چھوڑ دی تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ جو شخص اچھی طرح وضو کر کے ان مساجد میں جانے کا قصد کرتا ہو تو بے شک اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم کے بدلے میں ایک نیکی عطا فرماتا ہے، ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیتا ہے، (حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) ہم یہ سمجھتے تھے کہ صرف وہ منافق ہی باجماعت نماز ترک کر سکتا ہے جس کا نفاق معلوم و معروف ہو اور (جماعت کی اہمیت و فضیلت کا اندازہ یہاں سے لگا لیں کہ) ایک شخص دو آدمیوں کے سہارے مسجد میں لایا جاتا اور اس کو صف میں کھڑا کر دیا جاتا۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، نسائی، ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۷. عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

۷: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء في فضل العشاء والفجر في الجماعة، ۱/۴۳۵، الرقم: ۲۲۳، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء في المشي إلى الصلاة في الظلم، ۱/۱۵۴، الرقم: ۵۶۱، وابن ماجه عن أنس في السنن، كتاب المساجد والجماعات، باب المشي إلى الصلاة، ۱/۲۵۷، الرقم: ۷۸۱۔

’’حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رات کی تاریکیوں میں مساجد کی طرف کثرت سے جانے والوں کو قیامت کے دن مکمل نور کے حصول کی خوشخبری دے دو۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: حَضَرَ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ الْمَوْتُ فَقَالَ: إِنِّي مُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا مَا أُحَدِّثُكُمُوْهُ إِلَّا احْتِسَاباً. سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ يَقُوْلُ: إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ لَمْ يَرْفَعْ قَدَمَهُ الْيُمْنٰى إِلَّا كَتَبَ اللهُ عزوجل لَهُ حَسَنَةً وَلَمْ يَضَعْ قَدَمَهُ الْيُسْرٰى إِلَّا حَطَّ اللهُ عزوجل عَنْهُ سَيِّئَةً، فَلْيُقَرِّبْ أَحَدُكُمْ أَوْ لِيُبَعِّدْ فَإِنْ أَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى فِي جَمَاعَةٍ غُفِرَ لَهُ، فَإِنْ أَتَى الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّوْا بَعْضًا وَبَقِيَ بَعْضٌ صَلّٰى مَا أَدْرَكَ وَأَتَمَّ مَا بَقِيَ، كَانَ كَذٰلِكَ، فَإِنْ أَتَى الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّوْا فَأَتَمَّ الصَّلَاةَ، كَانَ كَذٰلِكَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت سعید بن مسیّب کا بیان ہے کہ ایک انصاری صحابی پر موت کا وقت آ گیا اور وہ کہنے لگا کہ میں تمہیں محض ثواب کی نیت سے ایک حدیث سناتا ہوں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کوئی آدمی اچھی طرح وضو کر کے

٨: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء في الهدى في المشى إلى الصلاة، ١/١٥٤، الرقم: ٥٦٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٩/١٢١، الرقم: ٨٦١١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٦٩، الرقم: ٤٧٩٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/١٣٠، الرقم: ٤٦٣۔

نماز کے لئے جاتا ہے تو ہر دائیں قدم کے اٹھنے پر اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک نیکی لکھ دیتے ہیں اور ہر بائیں قدم کے رکھنے پر ایک گناہ معاف کر دیتے ہیں، تم میں سے ہر شخص کی اپنی مرضی کہ وہ اپنی رہائش مسجد سے قریب رکھے یا دور، اگر وہ مسجد میں آ کر جماعت کے ساتھ نماز ادا کرے تو اس کو بخش دیا جاتا ہے اور اگر وہ مسجد میں اس وقت پہنچے جب لوگ کچھ نماز پڑھ چکے تھے اور کچھ باقی تھی تو اسے چاہیئے کہ وہ جماعت کے ساتھ پڑھ لے جو میسر آ جائے اور جو باقی رہ جائے اس کو بعد میں مکمل کرے۔ تب بھی اس کا یہی ثواب ہے اور اگر وہ مسجد میں آیا جبکہ لوگ نماز پڑھ چکے تھے (یعنی نماز یا جماعت ہو چکی تھی) تو اس نے تنہا نماز پڑھی تب بھی (حسن نیت کی وجہ سے) وہ باجماعت نماز پڑھنے والوں کی طرح ہو گا۔‘‘ اس حدیث کو امام ابوداود اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۹. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْمَشَّاءُوْنَ إِلَى الْمَسَاجِدِ فِي الظُّلَمِ، أُوْلٰئِکَ الْخَوَّاضُوْنَ فِي رَحْمَةِ اللهِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: تاریکیوں میں مسجد جانے والے ہی اللہ کی رحمت میں غوطہ زن ہوتے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

:۹ أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب المساجد والجماعات، باب المشي إلى الصلاة، ۱/۲۵٦، الرقم: ۷۷۹، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱/۱۳٤، الرقم: ٤۸٤، والمناوي في فيض القدير، ٦/۲۷۲۔

١٠. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يُكَفِّرُ اللهُ بِهِ الْخَطَايَا: إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي الْمَكَارِهِ، وَأَعْمَالُ الإِقْدَامِ إِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، يَغْسِلُ الخَطَايَا غَسْلًا.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالْبَزَّارُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَهٰذَا لَفْظُهُ.

’’حضرت علی بن ابی طالب رضی الله عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی الله علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں خبر نہ دوں ان چیزوں کے بارے میں جو گناہوں کو مٹا دیتی ہیں۔ (وہ یہ ہیں) مشکل اوقات میں اچھی طرح پانی بہا کر مکمل وضو کرنا، مساجد میں پیدل آنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا گناہوں کو اچھی طرح دھو دیتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابو یعلی اور بزار نے سند صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے، مذکورہ الفاظ بزار کے ہیں۔

١١. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: بَشِّرِ الْمُدْلِجِيْنَ إِلَى

١٠: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة و سننها، باب ما جاء في إسباغ الوضوء، ١/١٤٨، الرقم: ٤٢٨، والبزار في المسند، ٢/١٦١، الرقم: ٥٢٨، وأبو يعلى في المسند، ١/٣٧٩، الرقم: ٤٨٨، والحاكم في المستدرك، ١/٢٢٣، الرقم: ٤٥٦، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٢/١٠٢، الرقم: ٤٧٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/١٦، الرقم: ٢٧٣٩۔

١١: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٨/١٤٢، ٢٩٣، الرقم: ٧٦٣٣، ٨١٢٥، وفي مسند الشاميين، ٢/١٢٣، الرقم: ١٠٣٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/١٣٤، الرقم: ٤٨٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/٣١۔

الْمَسَاجِدِ فِي الظُّلَمِ بِمَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَفْزَعُ النَّاسُ وَلَا يَفْزَعُوْنَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اندھیروں میں مسجدوں کی طرف جانے والوں کو قیامت کے دن نور کے منبر کی خوش خبری سنا دو جب تمام لوگ گھبراہٹ میں ہوں گے، انہیں کوئی گھبراہٹ نہیں ہو گی۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٢. عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى الْغَسَّانِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَشْيُكَ إِلَى الْمَسْجِدِ، وَرُجُوْعُكَ إِلٰى بَيْتِكَ فِي الْأَجْرِ سَوَاءٌ.

''حضرت یحییٰ بن یحییٰ غسانی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارا مسجد کی طرف پیدل چل کر جانا اور اپنے گھر کی طرف واپس لوٹنا ثواب میں برابر ہیں۔''

١٢: أخرجه ابن المبارك في الزهد: ٤٤٢، وابن السرى في الزهد، ٢/٤٧٢، الرقم: ٩٥٦۔

فَصْلٌ فِي أَجْرِ مَنْ لَزِمَ الْمَسْجِدَ وَجَلَسَ فِيْهِ لِلْخَيْرِ وَالصَّلَاةِ

﴿مسجد میں نیکی اور نماز کی نیت سے بیٹھنے کے اَجر کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰی فِيْ خَرَابِهَا ط اُولٰٓئِکَ مَا کَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ط لَهُمْ فِی الدُّنْيَا خِزْیٌ وَّلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ (البقرة، ٢: ١١٤)

”اور اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جو اللہ کی مسجدوں میں اس کے نام کا ذکر کیے جانے سے روک دے اور انہیں ویران کرنے کی کوشش کرے، انہیں ایسا کرنا مناسب نہ تھا کہ مسجدوں میں داخل ہوتے مگر ڈرتے ہوئے، ان کے لیے دنیا میں (بھی) ذلّت ہے اور ان کے لیے آخرت میں (بھی) بڑا عذاب ہے ○“

٢. فِیْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْکَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ لا يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ○ (النور، ٢٤: ٣٦-٣٧)

”(اللہ کا یہ نور) ایسے گھروں (مساجد اور مراکز) میں (میسر آتا ہے) جن (کی قدر و منزلت) کے بلند کیے جانے اور جن میں اللہ کے نام کا ذکر کیے جانے کا حکم اللہ نے دیا ہے (یہ وہ گھر ہیں کہ اللہ والے) ان میں صبح و شام اس کی تسبیح کرتے ہیں ○“

٣. اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَی الزَّکٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللهَ قف فَعَسٰٓی اُولٰٓئِکَ اَنْ يَّکُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَo (التوبة، ٩: ١٨)

’’اللہ کی مسجدیں صرف وہی آباد کرسکتا ہے جو اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان لایا اور اس نے نماز قائم کی اور زکوٰۃ ادا کی اور اللہ کے سوا (کسی سے) نہ ڈرا۔ سو امید ہے کہ یہی لوگ ہدایت پانے والوں میں ہو جائیں گےo‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ فِي ظِلِّهِ، يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: اَلْإِمَامُ الْعَادِلُ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ رَبِّهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ، أَخْفٰی حَتّٰی لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ، وَرَجُلٌ ذَکَرَ اللهَ خَالِيًا، فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سات

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجماعة والإمامة، باب من جلس في المسجد ينتظر الصلاة وفضل المساجد، ١/٢٣٤، الرقم: ٦٢٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب فضل إخفاء الصدقة، ٢/٧١٥، الرقم: ١٠٣١، والترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب ما جاء في الحب في الله، ٤/٥٩٨، الرقم: ٢٣٩١۔

آدمی ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اپنے سایہ رحمت میں جگہ دے گا، جس روز اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا: عادل حاکم، وہ نوجوان جو اپنے رب کی عبادت میں پروان چڑھا، وہ آدمی جس کا دل مسجد میں لٹکا رہتا ہے، وہ دو آدمی جو اللہ سے محبت کے باعث اکٹھے ہوں اور اسی سبب سے جدا ہوں، وہ آدمی جس کو حیثیت اور جمال والی عورت نے بلایا (یعنی دعوتِ گناہ دی) تو اس نے کہا: میں اللہ سے ڈرتا ہوں، وہ آدمی جو اس طرح چھپا کر خیرات کرے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی معلوم نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا اور وہ آدمی جس نے تنہائی میں اللہ رب العزت کو یاد کیا تو اس کی آنکھیں بہہ پڑیں۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: هَلِ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ خَاتَمًا؟ فَقَالَ: نَعَمْ. أَخَّرَ لَيْلَةً صَلَاةَ الْعِشَاءِ إِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ بَعْدَ مَا صَلّٰى. فَقَالَ: صَلَّى النَّاسُ وَرَقَدُوْا، وَلَمْ تَزَالُوْا فِي صَلَاةٍ مُنْذُ انْتَظَرْتُمُوْهَا. قَالَ: فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى وَبِيْصِ خَاتَمِهٖ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: کیا رسول اللہ ﷺ

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجماعة والإمامة، باب من جلس في المسجد ينتظر الصلاة وفضل المساجد، ١/٢٣٥، الرقم: ٦٣٠، وكتاب اللباس، باب فص الخاتم، ٥/٢٢٠٣، الرقم: ٥٥٣١، ومسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب وقت العشاء وتأخيرها، ١/٤٤٣، الرقم: ٦٤٠، والنسائي في السنن، كتاب المواقيت، باب آخر وقت العشاء، ١/٢٦٨، الرقم: ٥٣٩۔

نے انگوٹھی پہنی تھی؟ فرمایا: ہاں۔ ایک دفعہ آپ ﷺ نے نصف رات تک نماز عشاء میں تاخیر کر دی۔ پھر نماز پڑھنے کے بعد ہماری جانب متوجہ ہوکر فرمایا: لوگ نماز پڑھ کر سو گئے اور تم اس وقت سے حالت نماز میں ہو جب سے اس کا انتظار کر رہے ہو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ گویا میں آپ ﷺ کی انگوٹھی کی چمک کو دیکھ رہا ہوں۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ جَلَسَ فِي مُصَلَّاهُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسَنًا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز پڑھنے کے بعد اپنے مصلیٰ پر بیٹھے رہتے یہاں تک کہ سورج اچھی طرح نکل آتا۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ابن ابی شیبہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَتَانِي اللَّيْلَةَ رَبِّي

۳: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب فضل الجلوس في مصلاه بعد الصبح وفضل المساجد، ١/٤٦٤، الرقم: ٦٧٠، والنسائي في السنن، كتاب الصلاة، باب قعود الإمام في مصلاه بعد التسليم، ٣/٨٠، الرقم: ١٣٥٧، وفي السنن الكبرى، ٦/٥١، الرقم: ٩٩٩٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٣٠٩، الرقم: ٢٦٣٨٤۔

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة ص، ٥/٣٦٦، الرقم: ٣٢٣٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٦٨، الرقم: ٣٤٨٤، وأيضاً، ٥/٢٣٣، الرقم: ٢٢١٦٢، —

تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِي أَحْسَنِ صُوْرَةٍ، قَالَ: أَحْسَبُهُ قَالَ: فِي الْمَنَامِ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، هَلْ تَدْرِي فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَـلَأُ الْأَعْلٰی؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا. قَالَ: فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ کَتِفَيَّ حَتّٰی وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ، أَوْ قَالَ: فِي نَحْرِي، فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ. قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، هَلْ تَدْرِي فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَـلَأُ الْأَعْلٰی؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فِي الْکَفَّارَاتِ. وَالْکَفَّارَاتُ: الْمُکْثُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ، وَالْمَشْيُ عَلَی الْأَقْدَامِ إِلَی الْجَمَاعَاتِ، وَإِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَکَارِهِ، وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ، عَاشَ بِخَيْرٍ، وَمَاتَ بِخَيْرٍ وَکَانَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ کَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَحْمَدُ، وَالدَّارِمِيُّ.

’’حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آج رات میرا پروردگار میرے پاس نہایت اچھی صورت میں جلوہ افروز ہوا۔ راوی فرماتے ہیں: میرا خیال ہے آپ ﷺ نے فرمایا: خواب میں آیا اور پوچھا: اے محمد (ﷺ)! جانتے ہو، مقربین فرشتے کس بات میں جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا: میں نہیں جانتا۔ حضور نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر اللہ تعالیٰ نے اپنا دستِ قدرت میرے دونوں کاندھوں کے درمیان رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں پائی اور میں نے زمین و آسمان میں جو کچھ ہے سب کچھ جان لیا۔ اللہ تعالیٰ نے پھر پوچھا: اے محمد (ﷺ)! جانتے ہو، بلند و بالا فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا: ہاں! باری تعالیٰ جانتا

--------- والدارمي في السنن، ٢/ ١٧٠، الرقم: ٢١٤٩، وأبو يعلی في المسند، ٤/ ٤٧٥، الرقم: ٢٦٠٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥/ ٣٤٢، الرقم: ٥٤٩٦، وفي مسند الشاميين، ١/ ٣٤٠، الرقم: ٥٩٧۔

ہوں، کفارات کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں اور کفارات یہ ہیں، نماز کے بعد مسجد میں ٹھہرنا۔ مساجد کی طرف پیدل چل کر جانا اور مشقت کے وقت کامل وضو کرنا۔ جس نے ایسا کیا وہ خیر اور بھلائی کے ساتھ زندہ رہا اور اسے بھلائی پر ہی موت آئی اور وہ اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح پاک صاف ہو گا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، دارمی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ فِي جَمَاعَةٍ، ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللهَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ: كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت انس ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح کی نماز با جماعت پڑھ کر طلوعِ آفتاب تک بیٹھا، اللہ کا ذکر کرتا رہا، پھر دو رکعت نماز (اشراق) ادا کی، اس کے لیے کامل (و مقبول) حج اور عمرہ کا ثواب ہے۔ حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے لفظ تامة ’’کامل‘‘ تین مرتبہ فرمایا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے

٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الجمعة، باب ذكر ما يستحب من الجلوس في المسجد بعد صلاة الصبح حتى تطلع الشمس، ٢/٤٨١، الرقم: ٥٨٦، والطبراني في مسند الشاميين، ٢/٤٢، الرقم: ٨٨٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/١٣٨، الرقم: ٩٧٦٢۔

کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٦. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُ الْمَسْجِدَ، فَاشْهَدُوْا لَهُ بِالْإِيْمَانِ. قَالَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللهِ مَنْ آمَنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ [التوبة، ٩: ١٨].

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَابْنُ مَاجَه وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ

''حضرت ابو سعید ﷺ سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جب کسی شخص کو دیکھو کہ وہ مسجد میں آنے جانے کا عادی ہے تو اس کے ایمان کی گواہی دو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿اللہ کی مساجد کو صرف وہی شخص آباد کرتا ہے جو اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان لایا﴾۔

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے، اس کے علاوہ اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابن خزیمہ اور ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا، اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا تَوَطَّنَ رَجُلٌ مُسْلِمٌ

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة التوبة، ٥/٢٧٧، الرقم: ٣٠٩٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٦٨، الرقم: ١١٦٦٩، والدارمي في السنن، ١/٣٠٢، الرقم: ١٢٢٣، وابن حبان في الصحيح، ٥/٦، الرقم: ١٧٢١، والحاكم في المستدرك، ١/٣٣٢، الرقم: ٧٧٠۔

٧: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب المساجد و الجماعات، باب لزوم —

الْمَسَاجِدَ لِلصَّلَاةِ وَالذِّكْرِ، إِلَّا تَبَشْبَشَ اللهُ لَهُ كَمَا يَتَبَشْبَشُ أَهْلُ الْغَائِبِ بِغَائِبِهِمْ، إِذَا قَدِمَ عَلَيْهِمْ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تک بندہ مسجد میں رہ کر اللہ کا ذکر کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے بشاشت و مسرت کا اظہار فرماتا رہتا ہے جس طرح کسی گمشدہ کے گھر والے اس کے واپس گھر لوٹ آنے سے خوش ہوتے ہیں۔''

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے، اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

٨. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الْمَغْرِبَ. فَرَجَعَ مَنْ رَجَعَ. وَعَقَّبَ مَنْ عَقَّبَ. فَجَاءَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

.... المساجد وانتظار الصلاة، ١/٢٦٢، الرقم: ٨٠٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٥٣، الرقم: ٩٨٤٠، وابن حبان في الصحيح، ٤/٤٨٤، الرقم: ١٦٠٧، والحاكم في المستدرك، ١/٣٣٢، الرقم: ٧٧١، وابن جعد في المسند، ١/٤١٥، الرقم: ٢٨٣٨۔

٨: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب المساجد والجماعات، باب لزوم المساجد وانتظار الصلاة، ١/٢٦٢، الرقم: ٨٠١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٨٦، الرقم: ٦٧٥٠، والبزار في المسند، ٦/٣٥٧، الرقم: ٢٣٦٥، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٦/٥٤۔

مُسْرِعًا، قَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ، وَقَدْ حَسَرَ عَنْ رُكْبَتَيْهِ، فَقَالَ: أَبْشِرُوْا. هٰذَا رَبُّكُمْ قَدْ فَتَحَ بَابًا مِنْ أَبْوَابِ السَّمَاءِ. يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ يَقُوْلُ: انْظُرُوْا إِلٰى عِبَادِي قَدْ قَضَوْا فَرِيْضَةً وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَ أُخْرٰى.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ.

''حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی پھر جو واپس جانا چاہتا تھا وہ واپس چلا گیا اور جو پیچھے ٹھہرنا چاہتا تھا وہ پیچھے ٹھہر گیا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس طرح تیزی سے تشریف لائے کہ آپ کا سانس پھولا ہوا تھا اور اپنے دونوں گھٹنوں سے کپڑا اٹھایا ہوا تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم خوش ہو جاؤ کہ تمہارے رب نے آسمان کا ایک دروازہ کھولا ہے اور تمہارا ذکر فرشتوں سے فخریہ فرما رہا ہے کہ میرے (ان) بندوں کی جانب دیکھو، ایک فریضہ پورا کر کے دوسرے فریضہ کا انتظار کر رہے ہیں۔''

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۹. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ: اَلْمَسْجِدُ بَيْتُ كُلِّ تَقِيٍّ، وَ قَدْ ضَمَّنَ اللهُ عزوجل لِمَنْ كَانَ الْمَسَاجِدُ بُيُوْتَهُ الرَّوْحَ وَالرَّحْمَةَ وَالْجَوَازَ عَلَى الصِّرَاطِ.

۹: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٦/٢٥٤، الرقم: ٦١٤٣، وعبد الرزاق في المصنف، ١١/٩٧، الرقم: ٢٠٠٢٩، والبزار في المسند، ٦/٥٠٦، الرقم: ٢٥٤٦، والقضاعي في مسند الشهاب، ١/٧٧، الرقم: ٧٢، والديلمي في مسند الفردوس، ٤/٢١٧، الرقم: ٦٦٥٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٨٤، الرقم: ٩٥٠۔

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَزَّارُ، وَقَالَ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مسجد ہر متقی کا گھر ہے اور مساجد جس شخص کے گھر ہوں اللہ رب العزت نے اس کو راحت، رحمت اور پل صراط سے (سلامتی کے ساتھ) گزرنے کی ضمانت دے دی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی اور بزار نے روایت کیا ہے نیز بزار نے کہا ہے کہ اس کی سند حسن ہے۔

۱۰. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ جَلَسَ حَتَّى يُصَلِّيَ الْفَجْرَ كُتِبَتْ صَلَاتُهُ يَوْمَئِذٍ فِي صَلَاةِ الْأَبْرَارِ وَكُتِبَ فِي وَفْدِ الرَّحْمٰنِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص وضو کرے، پھر مسجد میں پہنچ کر نماز فجر سے پہلے دو رکعت نماز پڑھے اور نماز فجر تک بیٹھا رہے، اس کی اس دن کی نماز ابرار (نیک لوگوں) کی نماز شمار ہوتی ہے اور اسے رحمٰن کے وفد میں شمار کیا جاتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۰: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۸۵/۸، الرقم: ۷۷۶٦، وفي مسند الشاميين، ۳۰۰/۱، الرقم: ۵۲۵، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۴۱/۲، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱٦٤/۱، الرقم: ٦۹۷۔

١١. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ أَلِفَ الْمَسْجِدَ أَلِفَهُ اللهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مسجد سے پیار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے پیار کرتا ہے۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. قَالَ الإِمَامُ مَالِكٌ رحمه الله: مَثَلُ الْمُنَافِقِيْنَ فِي الْمَسْجِدِ كَمَثَلِ الْعَصَافِيْرِ فِي الْقَفَصِ إِذَا فُتِحَ بَابُ الْقَفَصِ طَارَتِ الْعَصَافِيْرُ.

''امام مالک بن انس رَحِمَهُ اللہ نے فرمایا: مسجد میں منافقوں کی حالت پنجرے میں بند ان چڑیوں کی طرح ہے کہ جب پنجرے کا دروازہ کھولا جاتا تو وہ (نکل کر) اڑ جاتی ہیں۔''

٢. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ رحمه الله: صَلَاحُ خَمْسَةِ أَصْنَافٍ فِي خَمْسَةِ مَوَاطِنَ: صَلَاحُ الصِّبْيَانِ فِي الْكُتَّابِ، وَصَلَاحُ الْقُطَّاعِ فِي السِّجْنِ، وَصَلَاحُ النِّسَاءِ فِي الْبُيُوتِ، وَصَلَاحُ الْفِتْيَانِ فِي الْعِلْمِ، وَصَلَاحُ الْكُهُوْلِ فِي الْمَسَاجِدِ.

١١: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٢٦٩، الرقم: ٦٣٨٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/١٣٧، الرقم: ٤٩٨۔

١: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٨٠۔

٢: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ٢١٩۔

’’محمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: پانچ طرح کے لوگوں کی اصلاح پانچ مقامات پر ہوتی ہے۔ بچوں کی اصلاح مدرسہ میں، ڈاکوؤں کی جیل میں، عورتوں کی اصلاح گھروں میں، جوانوں کی علم میں اور بوڑھوں کی اصلاح مساجد میں ہوتی ہے۔‘‘

٣. قَالَ سُهَيْلُ بْنُ حَسَّانَ الْكَلْبِيُّ رَحِمَهُ اللهُ: إِنَّ اللهَ لَيُعْطِي الْعَبْدَ مَا دَامَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ بِحَضَرِ الْفَرَسِ السَّرِيْعِ مِلْءَ كَشْحِهِ فِي الْجَنَّةِ، وَتُصَلِّي عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ، وَيُكْتَبُ لَهُ فِي الرِّبَاطِ الْأَكْبَرِ.

’’حضرت سہیل بن حسان کلبی رَحِمَہُ اللہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ بندہ کو جتنی دیر وہ مسجد میں بیٹھتا ہے اتنی دیر جنت میں تیز رفتار موٹے تازے گھوڑے کی دوڑ کے برابر جگہ عطا فرماتا ہے، اور فرشتے اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں اور اس کے لئے جنت میں ایک بہت بڑی قیام گاہ لکھ دی جاتی ہے۔‘‘

٤. عَنْ دَاوُدَ بْنِ صَالِحٍ رحمه الله قَالَ: قَالَ لِي أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رحمه الله: يَا ابْنَ أَخِي، هَلْ تَدْرِي فِي أَيِّ شَيْءٍ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا﴾ [آل عمران، ٣: ٢٠٠] قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ، يَا ابْنَ أَخِي، عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ

٣: أخرجه ابن المبارك في كتاب الزهد: ١٣٧۔

٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٣٢٩، الرقم: ٣١٧٧، وابن المبارك في الزهد: ١٤٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٧٠، الرقم: ٢٨٩٧، والطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ٤/٢٢١، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٤٤٥، والسيوطي في الدر المنثور، ٢/٤١٦۔

غَزْوٌ يُرَابَطُ فِيْهِ، وَلٰكِنَّهُ انْتِظَارُ الصَّلَاةِ خَلْفَ الصَّلَاةِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت داود بن صالح رَحِمَهُ الله فرماتے ہیں کہ مجھے ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! کیا تو جانتا ہے کہ یہ آیت ﴿اے ایمان والو! صبر کرو اور ثابت قدمی میں (دشمن سے بھی) زیادہ محنت کرو اور (جہاد کے لیے) خوب مستعد رہو﴾ کس چیز کے بارے میں اتری ہے؟ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! بے شک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک میں کوئی ایسا غزوہ نہیں تھا کہ جس میں سرحد پر مقیم رہا جاتا، بلکہ یہاں رباط سے مراد ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار ہے۔''

اس کو امام حاکم اور ابن مبارک نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ ابن مبارک کے ہیں۔

مصادر التخریج

١ . القرآن الحكيم۔

٢ . **احمد بن حنبل**، ابو عبد اللہ بن محمد (١٦٤۔٢٤١ھ/ ٧٨٠۔٨٥٥ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٨ھ/ ١٩٧٨ء۔

٣ . **احمد بن حنبل**، ابو عبد اللہ بن محمد (١٦٤۔٢٤١ھ/ ٧٨٠۔٨٥٥ء) ۔ الزهد۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العلمیہ ، ١٤٢٠ھ/ ١٩٩٩ء۔

٤ . **احمد بن حنبل**، ابو عبد اللہ بن محمد (١٦٤۔٢٤١ھ/ ٧٨٠۔٨٥٥ء) ۔ الزهد۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٢٣ھ/ ٢٠٠٢ء۔

٥ . **ازدی**، معمر بن راشد (م ١٥١ھ)۔ الجامع۔ بیروت، لبنان: مکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ۔

٦ . **ازدی**، معمر بن راشد (م ١٥١ھ)۔ الجامع ۔ بیروت، لبنان: مکتبۃ الایمان، ١٩٩٥ء۔

٧ . **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤۔٢٥٦ھ/ ٨١٠۔ ٨٧٠ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ١٤٠١ھ/ ١٩٨١ء۔

٨ . **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤۔٢٥٦ھ/ ٨١٠۔ ٨٧٠ء)۔ الادب المفرد۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ١٤٠٩ھ/ ١٩٨٩ء۔

٩ . **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤۔٢٥٦ھ/ ٨١٠۔

۸۷۰ء)۔ التاریخ الکبیر۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۱۰. بزار، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۰۔۲۹۲ھ/۸۲۵۔۹۰۵ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: ۱۴۰۹ھ۔

۱۱. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ السنن الصغری۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۱۲. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ السنن الکبری۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۱۳. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ السنن الکبری۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۱٤. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ الاعتقاد۔ بیروت، لبنان: دار الآفاق، ۱۴۰۱ھ۔

۱۵. بیہقی، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ شعب الایمان۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیۃ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۱٦. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ فضائل الأوقات۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ المنارۃ، ۱۴۱۰ھ۔

۱۷. **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰-۲۷۹ھ/ ۸۲۵-۸۹۲ء)۔ الجامع الصحیح۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۱۸. **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسی بن ضحاک سلمی (۲۱۰-۲۷۹ھ/ ۸۲۵-۸۹۲ء)۔ الجامع الصحیح۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

۱۹. **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰-۲۷۹ھ/ ۸۲۵-۸۹۲ء)۔ الشمائل المحمدیہ۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیہ، ۱۴۱۲ھ۔

۲۰. **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰-۲۷۹ھ/ ۸۲۵-۸۹۲ء)۔ الشمائل المحمدیہ۔ ملتان، پاکستان: فاروقی کتب خانہ۔

۲۱. **ابن تیمیہ**، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (۶۶۱-۷۲۸ھ/ ۱۲۶۳-۱۳۲۸ء)۔ مجموع الفتاویٰ۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

۲۲. **ابن جعد**، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (۱۳۳-۲۳۰ھ/ ۷۵۰-۸۴۵ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۲۳. **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰-۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶-۱۲۰۱ء)۔ الوفا بأحوال المصطفی ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

۲۴. **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱-۴۰۵ھ/ ۹۳۳-۱۰۱۴ء)۔ المستدرک علی الصحیحین۔ بیروت، لبنان: مکتبہ اسلامی، ۱۳۹۸ھ

٢٥. **حاکم**، ابو عبد الله محمد بن عبد الله بن محمد (۳۲۱۔۴۰۵ھ/۹۳۳۔۱۰۱۴ء)۔ المستدرک علی الصحیحین۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء۔

٢٦. **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/۸۸۴۔۹۶۵ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

٢٧. **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ تغلیق التعلیق علی صحیح البخاری۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی + عمان + اُردن: دار عمار، ۱۴۰۵ھ۔

٢٨. **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ المطالب العالیہ۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ۱۴۰۷ھ/۱۹۷۸ء۔

٢٩. **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ فتح الباری۔ لاہور، پاکستان: دارنشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

٣٠. **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/۱۳۷۲۔ ۱۴۴۹ء)۔ تلخیص الحبیر فی أحادیث الرافعی الکبیر۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب، ۱۳۸۴ھ/۱۹۶۴ء۔

٣١. **حکیم ترمذی**، ابوعبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر[1]۔ نوادر الاصول فی احادیث الرسول۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۹۹۲ء۔

(١) حکیم ترمذی ٣١٨ھ/٩٣٠ء میں زندہ تھے مگر اُن کی تاریخ وفات معلوم نہیں۔

۳۲. **ابن حمید**، عبد بن حمید بن نصر ابو محمد (م ۲۴۹ھ)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنۃ، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

۳۳. **ابن خزیمہ**، ابو بکر محمد بن اسحاق (۲۲۳۔۳۱۱ھ/ ۸۳۸۔۹۲۴ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/ ۱۹۷۰ء۔

۳٤. **خطیب بغدادی**، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔۴٦۳ھ/ ۱۰۰۲۔ ۱۰۷۱ء)۔ **تاریخ بغداد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۳٥. **دار قطنی**، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰٦۔۳۸٥ھ/ ۹۱۸۔۹۹٥ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۸٦ھ/ ۱۹٦٦ء۔

۳٦. **ابو داود**، سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد ازدی سجستانی (۲۰۲۔۲۷٥ھ/ ۸۱۷۔۸۸۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء۔

۳۷. **ابو داود**، سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد ازدی سجستانی (۲۰۲۔۲۷٥ھ/ ۸۱۷۔۸۸۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۳۸. **دارمی**، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (۱۸۱۔۲٥٥ھ/ ۷۹۷۔۸٦۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

۳۹. **دیلمی**، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ بن فناخسرو ہمذانی (۴۴٥۔٥۰۹ھ/ ۱۰٥۳۔۱۱۱٥ء)۔ **مسند الفردوس**۔ بیروت، لبنان: دار

الکتب العلمیہ، ۱۹۸۶ء۔

٤٠. **ذہبی**، شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (۶۷۳۔۷۴۸ھ/۱۲۷۴۔۱۳۴۸ء)۔ سیر أعلام النبلاء۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۷ء۔

٤١. **ذہبی**، شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (۶۷۳۔۷۴۸ھ/۱۲۷۴۔۱۳۴۸ء)۔ الکبائر۔ بیروت، لبنان: دار الندوۃ الجدیدۃ۔

٤٢. **ابن راہویہ**، ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلد بن ابراہیم بن عبداللہ (۱۶۱۔۲۳۷ھ/ ۷۷۸۔۸۵۱ء)۔ المسند۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء۔

٤٣. **ابن رجب حنبلی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن شہاب الدین (۷۳۶۔۷۹۵ھ)۔ جامع العلوم والحکم في شرح خمسین حدیثا من جوامع الکلم۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ۱۴۰۸ھ۔

٤٤. **ابن رجب حنبلی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن شہاب الدین (۷۳۶۔۷۹۵ھ)۔ جامع العلوم والحکم۔ مصر: مطبعۃ البیالی الحلبی، ۱۳۴۶ھ۔

٤٥. **رویانی**، ابو بکر محمد بن ہارون (م ۳۰۷ھ)۔ المسند۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ۱۴۱۶ھ۔

٤٦. **ابن سعد**، ابو عبد اللہ محمد (۱۶۸۔۲۳۰ھ/۷۸۴۔۸۴۵ء)۔ الطبقات الکبری۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء۔

٤٧. **ابن سعد**، ابو عبد اللہ محمد (۱۶۸۔۲۳۰ھ/۷۸۴۔۸۴۵ء)۔ الطبقات الکبری۔ بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعہ والنشر، ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء۔

٤٨. **سُلَمی**، ابو عبد الرحمٰن محمد بن حسین بن محمد الازدی السلمی نیشاپوری (۳۲۵۔۴۱۲ھ/ ۹۳۶۔ ۱۰۲۱ء)۔ **طبقات الصّوفیہ**۔ قاہرہ، مصر: مطبعۃ المدنی، ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء۔

٤٩. **ابن السُّنّی**، احمد بن محمد دینوری (۲۸۴۔۳۶۴ھ)۔ **عمل الیوم واللیلۃ**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ۱۴۲۵ھ/ ۲۰۰۴ء۔

٥٠. **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ **الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٥١. **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ **التدریب الراوی**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبہ الریاض الحدیثہ۔

٥٢. **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ **الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

٥٣. **شافعی**، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱۵۰۔۲۰۴ھ/ ۷۶۷۔۸۱۹ء)۔ **المسند**۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٥٤. **شعرانی**، عبدالوہاب بن احمد بن علی بن احمد بن محمد بن موسیٰ، الانصاری، الشافعی الشاذلی، المصری (۸۹۸۔۹۷۳ھ/ ۱۴۹۳۔ ۱۵۶۵ء)۔ **الطبقات الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء۔

٥٥. **شعرانی**، عبدالوہاب بن احمد بن علی بن احمد بن محمد بن موسیٰ، الانصاری،

الشافعی الشاذلی، المصری (۸۹۸۔۹۷۳ھ/ ۱۴۹۳ ۔ ۱۵۶۵ء)۔ لواقع الأنوار القدسية فی بيان العهود المحمدية۔ بیروت، لبنان: دار الأحیاء التراث العربی، ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء۔

۵۶. **شوکانی**، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳۔۱۲۵۰ھ/۱۷۶۰۔۱۸۳۴ء)۔ نيل الأوطار شرح منتقى الأخبار۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء۔

۵۷. **ابن ابی شیبہ**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹۔۲۳۵ھ/ ۷۷۶۔۸۴۹ء)۔ المصنف۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد۔

۵۸. **ابن ابی شیبہ**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹۔۲۳۵ھ/ ۷۷۶۔۸۴۹ء)۔ المصنف۔ کراچی ،پاکستان :ادارہ القرآن والعلوم ۔

۵۹. **ابن ابی شیبہ**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹۔۲۳۵ھ/ ۷۷۶۔۸۴۹ء)۔ کتاب الأدب۔

۶۰. **طبرانی**، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ مسند الشاميين۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۴ء۔

۶۱. **طبرانی**،سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ المعجم الاوسط۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔

۶۲. **طبرانی**،سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ المعجم الاوسط. قاہرہ، مصر: دارالحرمین، ۱۴۱۵ھ۔

٦٣. **طبرانی**، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الصغیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

٦٤. **طبرانی**، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

٦٥. **طبرانی**، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ موصل، عراق: مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۳ء۔

٦٦. **طبرانی**، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **کتاب الدعاء**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیۃ، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱ء۔

٦٧. **طبری**، ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴۔۳۱۰ھ/۸۳۹۔۹۲۳ء)۔ **جامع البیان فی تفسیر القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

٦٨. **طحاوی**، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (۲۲۹۔۳۲۱ھ/۸۵۳۔۹۳۳ء)۔ **شرح معانی الآثار**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۹۹ھ۔

٦٩. **طیالسی**، ابو داود سلیمان بن داود جارود (۱۳۳۔۲۰۴ھ/۷۵۱۔۸۱۹ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

٧٠. **ابن ابی عاصم**، ابو بکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶۔۲۸۷ھ/ ۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ **الزھد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث، ۱۴۰۸ھ۔

٧١. **ابن عبد البر**، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/ ۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ التمہید۔ مغرب (مراکش): وزات عموم الأوقاف و الشؤون الإسلامیہ، ۱۳۸۷ھ۔

٧٢. **عبد الرزاق صنعانی**، ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶۔۲۱۱ھ/۷۴۴۔۸۲۶ء)۔ المصنف۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

٧٣. **عدنی**، محمد بن یحیٰی بن ابی عمر (۱۵۰۔۲۴۳ھ)۔ کتاب الایمان، کویت: الدار السّلفیہ، ۱۴۰۷ھ۔

٧٤. **ابن عساکر**، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (۴۹۹۔۵۷۱ھ/ ۱۱۰۵۔۱۱۷۶ء)۔ تاریخ دمشق الکبیر (تاریخ ابن عساکر)۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱ء۔

٧٥. **ابن عساکر**، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (۴۹۹۔۵۷۱ھ/ ۱۱۰۵۔۱۱۷۶ء)۔ تاریخ مدینۃ دمشق۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۹۹۵ء۔

٧٦. **ابو عوانہ**، یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید نیشاپوری (۲۳۰۔۳۱۶ھ/ ۸۴۵۔۹۲۸ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۹۹۸ء۔

٧٧. **عینی**، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود (۷۶۲۔۸۵۵ھ/ ۱۳۶۱۔۱۴۵۱ء)۔ عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔

٧٨. **ابن قدامہ**، ابو محمد عبد اللہ بن احمد مقدسی حنبلی (۶۲۰ھ)۔ المغنی فی فقہ

الإمام أحمد بن حنبل الشیبانی۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ۱۴۰۵ھ۔

۷۹. **قسطلانی**، ابو العباس احمد بن محمد بن ابی بکر بن عبد الملک بن احمد بن محمد بن حسین بن علی (۸۵۱۔۹۲۳ھ/ ۱۴۴۸۔۱۵۱۷ء)۔ **المواهب اللدنیة بالمنح المحمدیة**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۸۰. **قشیری**، ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن نیشاپوری (۳۷۶۔۴۶۵ھ/ ۹۸۶۔۱۰۷۳ء)۔ **الرسالة**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل۔

۸۱. **قشیری**، ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن نیشاپوری (۳۷۶۔۴۶۵ھ/ ۹۸۶۔۱۰۷۳ء)۔ **الرسالة**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء۔

۸۲. **قضاعی**، ابوعبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر بن علی بن حکمون بن ابراہیم بن محمد بن مسلم قضاعی (م ۴۵۴ھ/ ۱۰۶۲ء)۔ **مسند الشهاب**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۶ء۔

۸۳. **ابن قیم**، ابو عبداللہ محمد بن ابی بکر ایوب جوزیہ (۶۹۱۔۷۵۱ھ/ ۱۲۹۲۔۱۳۵۰ء)۔ **مدارج السالکین**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۲۰۰۴ء۔

۸۴. **ابن قیم**، ابو عبداللہ محمد بن ابی بکر ایوب جوزیہ (۶۹۱۔۷۵۱ھ/ ۱۲۹۲۔۱۳۵۰ء)۔ **الصلاة وحکم تارکها**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۶ء۔

۸۵. **ابن کثیر**، ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضوء بن کثیر بن زرع بصروی (۷۰۱۔۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ **تفسیر القرآن العظیم**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

٨٦. **کنانی**، احمد بن ابی بکر بن اسماعیل (۷۶۲-۸۴۰ھ)۔ مصباح الزجاجة فی زوائد ابن ماجة۔ بیروت، لبنان: دار العربیۃ، ۱۴۰۳ھ۔

٨٧. **لالکائی**، ابو قاسم ھبۃ اللہ بن حسن بن منصور (۴۱۸ھ)۔ شرح أصول إعتقاد أهل السنة والجماعة من الكتاب والسنة وإجماع الصحابة۔ ریاض، سعودی عرب: دار طیبۃ، ۱۴۰۲ھ۔

٨٨. **ابن ماجہ**، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹-۲۷۳ھ/۸۲۴-۸۸۷ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء۔

٨٩. **ابن ماجہ**، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹-۲۷۳ھ/۸۲۴-۸۸۷ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء۔

٩٠. **مالک**، ابن انس بن مالک رضی اللہ عنہ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اصبحی (۹۳-۱۷۹ھ/۷۱۲-۷۹۵ء)۔ الموطأ۔ لاہور، پاکستان: مطبع مجتبائی

٩١. **مالک**، ابن انس بن مالک رضی اللہ عنہ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اصبحی (۹۳-۱۷۹ھ/۷۱۲-۷۹۵ء)۔ الموطأ۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۵ء۔

٩٢. **مبارکپوری**، محمد عبدالرحمن بن عبدالرحیم ابوالعلا (۱۲۸۳-۱۳۵۳ھ)۔ تحفة الأحوذی بشرح جامع الترمذی۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٩٣. **ابن مبارک**، ابوعبد الرحمن عبد اللہ بن واضح مروزی (۱۱۸-۱۸۱ھ/۷۳۶-۷۹۸ء)۔ کتاب الزھد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء۔

٩٤. **ابن مبارک**، ابوعبد الرحمن عبد اللہ بن واضح مروزی (۱۱۸-۱۸۱ھ/۷۳۶-

۷۹۸ء)۔ المسند۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۷ھ۔

۹۵. **مروزی**، ابو عبد اللہ محمد بن نصر بن الحجاج، (۲۰۲۔۲۹۴ھ)۔ **تعظیم قدر الصلاۃ**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبہ الدار، ۱۴۰۶ھ۔

۹۶. **مزی**، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (۶۵۴۔ ۷۴۲ھ/ ۱۲۵۶۔۱۳۴۱ء)۔ **تہذیب الکمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۹۷. **مسلم**، ابو الحسین ابن الحجاج بن مسلم بن ورد قشیری نیشاپوری (۲۰۶۔ ۲۶۱ھ/ ۸۲۱۔۸۷۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۹۸. **مسلم**، ابو الحسین ابن الحجاج بن مسلم بن ورد قشیری نیشاپوری (۲۰۶۔ ۲۶۱ھ/ ۸۲۱۔۸۷۵ء)۔ **الصحیح**۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ، ۱۳۷۵ھ۔

۹۹. **مقدسی**، ضیاء الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد الواحد بن احمد بن عبد الرحمٰن بن اسماعیل بن منصوری سعدی حنبلی (۵۶۹۔۶۴۳ھ/۱۱۷۳۔۱۲۴۵ء)۔ **الاحادیث المختارہ**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النھضۃ الحدیثۃ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۱۰۰. **مقدسی**، ضیاء الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد الواحد بن احمد بن عبد الرحمٰن بن اسماعیل بن منصوری سعدی حنبلی (۵۶۹۔۶۴۳ھ/۱۱۷۳۔۱۲۴۵ء)۔ **الاحادیث المختارہ**۔ فضائل بیت المقدس، شام: دار الفکر، ۱۴۰۵ھ۔

۱۰۱. **مقدسی**، ضیاء الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد الواحد بن احمد بن عبد الرحمٰن بن

اسماعیل بن منصوری سعدی حنبلی (۵۶۹۔۶۴۳ھ/ ۱۱۷۳۔۱۲۴۵ء)۔ **فضائل الاعمال**۔ قاہرہ، مصر: دار الغد العربی۔

۱۰۲. **مقریزی**، ابو العباس احمد بن علی بن عبد القادر بن محمد بن ابراہیم بن محمد بن تمیم بن عبد الصمد (۷۶۹۔۸۴۵ھ/ ۱۳۶۷۔۱۴۴۱ء)۔ **مختصر کتاب الوتر**۔ اُردن: مکتبۃ المنار، ۱۴۱۳ھ۔

۱۰۳. **مناوی**، عبد الرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (۹۵۲۔۱۰۳۱ھ/ ۱۵۴۵۔۱۶۲۱ء)۔ **فیض القدیر شرح الجامع الصغیر**۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ۱۳۵٦ھ۔

۱۰٤. **منذری**، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱۔٦۵٦ھ/ ۱۱۸۵۔۱۲۵۸ء)۔ **الترغیب والترھیب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

۱۰۵. **نسائی**، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **السنن**۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ۔

۱۰٦. **نسائی**، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **السنن الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۱۰۷. **نسائی**، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **عمل الیوم واللیلہ**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۱۰۸. **نمیری**، ابو زید عمر بن شیبہ بصری (م ۲٦۲ھ)۔ **أخبار المدینہ**۔ بیروت،

لبنان: دار الکتب العلميه، ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۶ء۔

۱۰۹. **ابونعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ **المسند المستخرج علی صحیح مسلم**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۶ء۔

۱۱۰. **ابونعیم**، احمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ **حلية الأولياء وطبقات الأصفياء**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۱۱۱. **ابونعیم**، احمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ **حلية الأولياء وطبقات الأصفياء**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۳ھ/ ۲۰۰۲ء۔

۱۱۲. **نووی**، ابوزکریا یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱۔ ۶۷۷ھ/ ۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ **الأذكار من كلام سيد الأبرار**۔ بیروت، لبنان: المکتبۃ العصریہ، ۱۴۲۳ھ/ ۲۰۰۳ء۔

۱۱۳. **نووی**، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱۔ ۶۷۷ھ/ ۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ **شرح صحيح مسلم**۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ، ۱۳۷۵ھ/ ۱۹۵۶ء۔

۱۱۴. **نووی**، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱۔ ۶۷۷ھ/ ۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ **رياض الصالحين من كلام سيد المرسلين** ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الخیر، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۱۱۵. **ہناد**، ہناد بن سری کوفی (۱۵۲۔۲۴۳ھ)۔ **الزهد**۔ کویت: دار الخلفاء

للمكتاب الإِ سلامی، ١۴٠٦ھ۔

١١٦. **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔۱۴۰۵ء)۔ **مجمع الزوائد ومنبع الفوئد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

١١٧. **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔۱۴۰۵ء)۔ **مجمع الزوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث+ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

١١٨. **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔ ۱۴۰۵ء)۔ **موارد الظمآن اِلی زوائد ابن حبان**۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دارالثقافۃ العربیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء۔

١١٩. **ابو یعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔